توفیق الہدایت

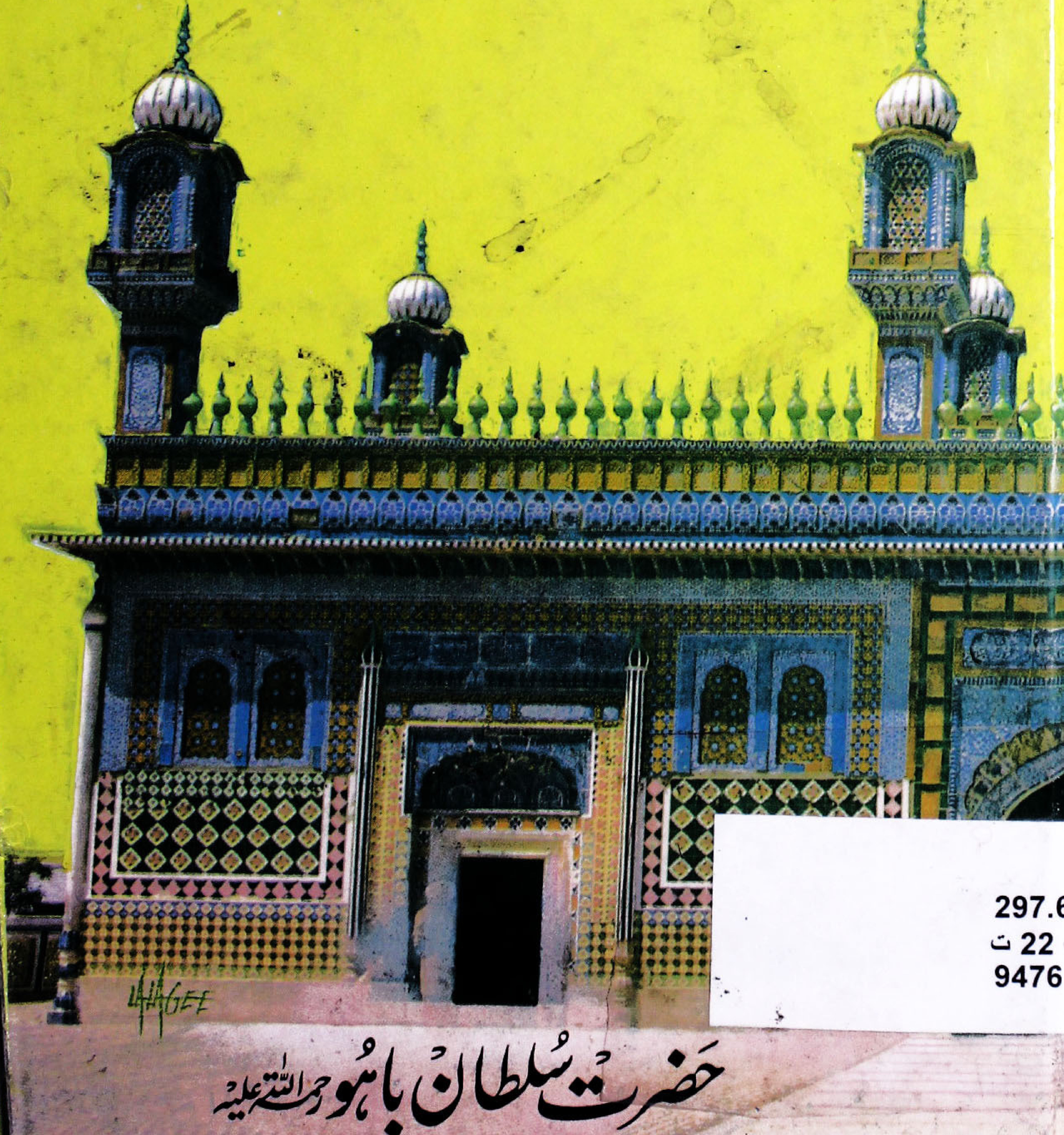

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

297.6
ت 22
9476

Marfat.com

نصاب الشفاعت

اردو ترجمہ

توفیق الہدایت

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

ابو الطیب محمد شریف عارف نوری نقشبندی

پروگریسو بکس
۴۰-بی اردو بازار، لاہور

DATA ENTERED

Marfat.com

۲۹۷.۶۲
ب ۲۳ ت
۹۷۷۶۷

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

ناشر ـــــــ میاں شہباز رسول

پرنٹرز ـــــــ نیک پرنٹرز لاہور

مصنف ـــــــ حضرت سلطان باہوؒ

اشاعت بار اول ـــ یکم اگست ۱۹۹۳ء

قیمت ـــــــ ۴۵/- روپے

Marfat.com

عنوانات

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
آغاز	۱۷	**شرح مشق**	۲۴
کامل مرشد کے فرائض	۱۸	شرح مشق کیا ہے؟	۲۴
ستر ہزار راہوں کا حصول	۱۹	معرفتِ الٰہی کا حصول	۲۴
کامل مرشد کی نشانی	۱۹	صاحبِ مشق کی علامات	۲۵
معرفت کا راز	۲۰	قربِ حق کا حصول	۲۵
خزائنِ الٰہی سے بے خبری	۲۰	طریقہ قادری کی اقسام	۲۵
کلید اور تقلید میں فرق	۲۰	پہلی توفیق کا کمال	۲۶
اقسامِ پیر	۲۱	دوسری توفیق کا کمال	۲۶
پہلا فرض کیا ہے؟	۲۱	فقیر کون؟	۲۷
کیمیا کی اقسام	۲۱	دو عین کی طلبی	۲۷
چہار توفیقات کا حصول	۲۲		
پہلی توفیق	۲۲	**شرح دعوت**	۲۸
دوسری توفیق	۲۳	مشکلات کے رفع کرنے کا طریقہ	۲۸

Marfat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
دعویٰ فقر پر گواہوں کی طلبی	۳۰	قرب، معرفت اور وصالِ الٰہی کا حصول	۳۹
صاحبِ دعوت کی پہچان	۳۰	ارشادِ باری تعالیٰ	۳۹
بادشاہ کا فقیر کے تابع ہونا	۳۱	فقیر کی شناخت	۳۹
فقیر اللہ کون؟	۳۱	فقر کی تخلیق	۴۰
حق سے دوری	۳۱	فقر کی 'ف' کی تاثیر	۴۲
توحید پرست فقیر	۳۲	تلقین مرشد	۴۳
تیسری توفیق دعوتِ قبور	۳۲	حیلہ شیطانی اور مکر نفس	۴۳
اسم اللہ ذات کی روانی	۳۲	اسم اللہ کی تحریر	۴۴
فقیر درویش اور مکّار میں فرق	۳۲	مقام مشق فی قلب الغیب	۴۴
فقیر مرد کی نشانی	۳۳		
باطنی راہ کی توفیق کا حصول	۳۳	**شرح مشعب**	۴۶
علمِ معرفت کا حصول	۳۴	شرح مشعب کے مراتب	۴۶
باطن ظاہر کے خلاف ہو تو باطل ہے	۳۵	دعوت کے عمل کی تخصیص	۴۶
فقیر کے دس علوم کا حصول	۳۵	ذاکر کے عمل کی تخصیص	۴۶
تمام علوم سے شناسائی کا حصول	۳۵	معرفت کے عمل کی تخصیص	۴۶
استخارہ کی اہمیت و افادیت	۳۶	جمعیت کے عمل کی تخصیص	۴۷
فقرِ محمدی سے محرومی کا سبب	۳۷		
ظاہر میں کمال اور باطن میں زوال ہے	۳۷	**شرح مقام یقین**	۴۸
اصلی اور نقلی قادری کی پہچان	۳۸	یقین کی تعریف	۴۸
فقیر کامل کی شناخت	۳۸	اسم اللہ کا وجود میں تاثیر کرنا	۴۹

Marfat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
باطن کی پاکیزگی کے اثرات	۴۹	فقیر صحابہ کرام کی معیت میں	۵۶
ظاہری مرشد کی حاجت نہ ہونا	۴۹	عارف کے لیے جواز کا پہلو	۵۷
خلاصۂ یقین کیا ہے ؟	۵۰	ہستی سے نیستی اور نیستی سے ہستی کا وجود	۵۷
دردناک قلب کی کیفیت	۵۰	ذکرِ حقیقی کی اہمیت	۵۸
مرشد حقیقی کا مقام	۵۱	'یاد' کی تعریف	۵۸
سات ولایت اور اُس کی کیفیت	۵۱	غیر تشرع کا عمل	۵۹
وجودِ انسانی کی کیفیت	۵۱	ذاکر سر کون ؟	۵۹
نجات دہندہ نسخہ	۵۲	پشتِ ناخن پر تماشا دیکھنا	۶۰
قبر کا عذاب اور بھوک کے عذاب میں فرق	۵۲	قلب کیا ہے ؟	۶۰
سلک اور سلوک میں فرق	۵۳	مخلوق اور خالق کی نظر میں فقیر و	
ظاہری سلک کیا ہے ؟	۵۳	عارف ۔	۶۱
باطنی سلک کیا ہے ؟	۵۳	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل	۶۱
اہلِ دل کی نماز کا راز	۵۴	اسم اللہ ذات کے تصور کے حصول	
اقسامِ راز	۵۴	کا علاج ۔	۶۲
رازِ الہامی	۵۵	ذکرِ الٰہی کی اہمیت	۶۲
رازِ معرفتی	۵۵	ذکرِ حقیقی سے دس صفات کا حصول	۶۲
رازِ توحیدی	۵۵	ذاکر اور کلید میں فرق	۶۳
رازِ نوری	۵۵	قلبی ذکر کے اثرات	۶۳
اجتماعِ راز کے اثرات کی کیفیت	۵۵	ارواح انبیاء و اولیاء سے ملاقات	
فقیر کی حقیقی منزل	۵۶	کا حصول	۶۳

Marfat.com

مضمون	صفحہ
نورحقیقت کا مشاہدہ	٦٣
عضو کا نور سے منور ہونا	٦٤
جمعیت کل کسے کہتے ہیں	٦٤
کامل فقیر کی نشانی	٦٥
قلب کیا ہے؟	٦٥
مرشد کی توجہ کے اثرات	٦٦
سرکل کلید کسے کہتے ہیں	٦٦
طالب اللہ کون؟	٦٦
ذکر وصال کیا ہے؟	٦٧
ذکر احوال کیا ہے؟	٦٧
شعلہ کا متجلی ہونا	٦٧
مخفی ذاکر کے باطن کی کیفیت	٦٧
اقسام ذکر	٦٨
ذکر کمال کیا ہے؟	٦٨
ذکر خفی کے حصول کا طریقہ	٦٩
ذکر حقیقی کے اثرات	٦٩
نفس امارہ کے قتل کے ثمرات	٧٠
حاجات سے چھٹکارا پانا	٧٠
ذاکر کو دو حالتوں کا حصول	٧٠
صادق طالب کی نشانی	٧١

مضمون	صفحہ
مرنے سے پہلے مرنا	٧١
حضور غوث الاعظم کا فرمان	٧١
قرب خدا سے محرومی کا سبب	٧٢
حقیقی فقیر کون؟	٧٢
کامل مرد کون؟	٧٢
مراتب کشف و کرامت	٧٣
کیفیت نفس	٧٣
فتنہ کی تعلیم کا حصول	٧٣
نفس کی بادشاہی اور شیطان کی وزارت۔	٧٣
تین کروڑ ذکر کا رواں ہونا	٧٤
قادری کی ابتداء و انتہا	٧٤
شرح	٧٤
ذاکر دنیوی اور اُخروی میں فرق	٧٦
شرح ذکر فکر و مراقبہ	٧٨
گواہان ذکر	٧٨
ذکر کا پہلا گواہ	٧٨
ذکر کا دوسرا گواہ	٧٨
فکر کسے کہتے ہیں؟	٧٨

Marfat.com

مضمون	صفحہ
مقامات مراقبہ	۷۹
مراقبہ کے حصول کا سبب	۷۹
مراقبہ ومکاشفہ نفسانی	۷۹
کتاب کا مطالعہ کے ثمرات	۸۱
کلید توحید	۸۱
ریاضت بامشاہدہ اور ریاضت بےمشاہدہ میں فرق	۸۲
ہدایت اور نہایت میں فرق	۸۲
شریعت، ہدایت اور نہایت میں فرق	۸۲
طالب مرد اور نامرد میں فرق	۸۳
مرشد مرد اور نامرد میں فرق	۸۴
مثنوی شریف	۸۴
ریاضت کی حقیقت	۸۷
سرِّ باطنی کیا ہے؟	۸۷
معرفت کی آنکھ کی اہمیت	۸۷
توجّہ کیا ہے؟	۸۸
کامل توجہ کے اثرات	۸۸
توجہ تمام اور توجہ مجمل کیا ہے؟	۸۸
توجہ صورت اور توجہ نور کیا ہے؟	۸۹
کامل توجہ کے حصول کا مرکز	۸۹
شرح توجّہ	۹۰
توجّہ کی اقسام	۹۰
توجہ ناقص نفسانی۔ توجہ جنونیت شیطانی۔	۹۰
مردہ وجود کو زندہ کرنے کا نسخہ	۹۱
خاموشی سرِّ الٰہی ہے	۹۲
قال کی اہمیت	۹۲
خاموشی حقیقی اور تقلیدی میں فرق	۹۳
ریاضت اور راز کی حقیقت کا انکشاف	۹۳
کاملین عمل	۹۳
قادری کی ابتدا وانتہا کا تعین	۹۵
کامل مرشد کے لیے چہار قسم کی توفیق کا حصول	۹۵
ذکر کے اثرات	۹۶
قادری فقیر کی منزل	۹۶
کامل مرشد کی فضیلت	۹۶
مرشد کے لیے قوت باطنی کا حصول	۹۷
غنی فقیر کے مراتب کی تحقیق	۱۰۰
پرندۂ نفس کا ذبح کرنا	۱۰۱

Marfat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
مجذوب عارف باللہ کی منزل	۱۰۲	اقسام تفکر	۱۱۵
فنا فی اللہ اور مستغرق فی اللہ میں فرق	۱۰۲	تفکرات نماز	۱۱۵
فقیر بادشاہ کی نشانی	۱۰۳	زندہ مردہ اور مردہ زندہ ہونا	۱۱۷
ہدایت اور غنایت میں فرق	۱۰۳	**شرح کشف**	
زمین کا سونا چاندی بن جانا	۱۰۳		۱۱۹
نگاہِ فقیر کا کمال	۱۰۴	اقسام کشف	۱۱۹
فقیر کون ؟	۱۰۴	ذکر حقیقی کیا ہے ؟	۱۲۰
غنایتِ باطلہ کیا ہے ؟	۱۰۴	ذکر سے قربِ الٰہی کا حصول	۱۲۰
فخر محمدی اور فخر فرعون کی تخصیص	۱۰۵	ذاکر کا عارف باللہ ہونا	۱۲۱
زوال اور بے زوال خزانہ	۱۰۶	ذاکر کے لیے چار مراتب کا حصول	۱۲۱
دنیاوی بادشاہی کی اہمیت	۱۰۷	گواہانِ ذاکر	۱۲۲
فقیر کے لیے جمعیت کا حصول	۱۰۷	گواہانِ حیاتی	۱۲۲
صاحب معرفت عارف کے مراتب	۱۰۸	گواہانِ مماتی	۱۲۲
عارف کی حقیقی پوزیشن	۱۰۸	اہل قلب کی کیفیت	۱۲۳
ذاکر کے ابتدائی مراتب	۱۱۰	مراتب روحانی کا حاصل ہونا	۱۲۵
ذاکر کا اللہ تعالیٰ سے ملاپ	۱۱۱	کامل شخص کی نشانی	۱۲۵
توجہ کی اہمیت و افادیت	۱۱۱	ذکر کیا ہے ؟	۱۲۶
زندہ قلب کی کیفیت	۱۱۲	مشاہدہ کیا ہے ؟	۱۲۶
اقسامِ ذکر	۱۱۳	ذکر کا کمال	۱۲۶
ہر مشکل کا حل	۱۱۴	الہام و پیغام کیا ہے ؟	۱۲۶

Marfat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
حضوری کی اقسام	۱۲۷	اہل معرفت اور اہل محبت کے درجہ کا تعین۔	۱۴۱
مراتبِ فقر	۱۲۸		
اہل حضور کا وردخاص	۱۲۹	لفظ "چوبیں" کی وضاحت	۱۴۱
معرفت سے بے بہرہ نابینا کی مانند ہے	۱۳۰	صاحب سجادہ اور طالب فقیر میں فرق	۱۴۳
مسکین کون ؟	۱۳۱	سجادہ کے لیے اسباب کا حصول	۱۴۳
فقر کی رفاقت میں	۱۳۲	طالب فقیر کے لیے چھ اشیاء کا حصول	۱۴۳
حروفِ فقر کی تخصیص	۱۳۲	مراتب سجادگی کا حصول	۱۴۴
فقر کی بے مثال بادشاہی	۱۳۳	نارِ جہنم کا سرد ہو جانا	۱۴۵
سلطان الفقر کی پیروی	۱۳۳	جوہر ایمانی کے ظہور کا دن	۱۴۶
کامل قادری کا عین العیان ہونا	۱۳۴	وجود میں یکتائی کا حصول	۱۴۷
غیر قادری کے دعویٰ کی اہمیت	۱۳۴	گواہان فقیر مست	۱۴۷
شیطانی کے علم کی خرابی	۱۳۵	حدیث نبوی	۱۴۸
علمِ آدم علیہ السلام	۱۳۵	شہادت کی موت	۱۴۹
خزائن الارشاد	۱۳۶		
پانچ ظلمات اور ان کی حقیقت	۱۳۷	**شرح ذکر قلب**	۱۵۰
نفس کی حقیقت کا انکشاف	۱۳۷	اقسام قلب	۱۵۰
چہار خصائل کا حصول	۱۳۸	قلب سلیم کیا ہے؟	۱۵۲
رجعاتِ علم	۱۴۰	قلب کی اقسام مخصوصہ	۱۵۲
رجعتوں میں علادم کا شمار	۱۴۰	حقیقی قلبی زندگی	۱۵۳
ذکر میں رجعات کا حصول	۱۴۱	مردہ قلب کیا ہے؟	۱۵۴

Marfat.com

مضمون	صفحہ
ذکر اور ذاکر کے حروف کی تاثیرات	۱۵۴
مشاہدات میں مستغرق رہنا	۱۵۵
ذاکر کا دیوانہ ہو جانا	۱۵۶
حصولِ درجات کا مرکز کون؟	۱۵۷
ذاکرِ قلب اور اہلِ کلب میں فرق	۱۵۷
قلبی ذاکر کا پہلا گواہ	۱۵۷
قلبی ذاکر کا دوسرا گواہ	۱۵۸
قلبی ذاکر کا تیسرا گواہ	۱۵۸
قلبی ذاکر کا چوتھا گواہ	۱۵۸
وصالِ الٰہی ہونا	۱۵۸
زندہ قلب کی ظاہر نشانی	۱۶۰
کامل قادری کی ظاہر نشانی	۱۶۰
صاحبِ قلبی ذاکر کی ظاہری پہچان	۱۶۱
ذاکرِ قلبی کی ہڈی سے عذابِ قبر میں تخفیف	۱۶۱
قلبِ حقیقی کیا ہے؟	۱۶۲
تعلق بالقلب	۱۶۲
قلب کا کمال	۱۶۴
مقاماتِ فقر	۱۶۴
مقامِ عبرت کیا ہے؟	۱۶۴
مقامِ عین کیا ہے؟	۱۶۵

مضمون	صفحہ
شرح ذکر توحید	۱۶۷
اہلِ توحید اور اہلِ تقلید میں فرق	۱۶۷
ثابت اور اثبات میں فرق	۱۶۷
ذاکر کی ابتدائی زندگی کی کیفیت	۱۶۸
اقسامِ علم	۱۶۸
علمِ باطن حاصل کرنے کے فوائد	۱۶۸
ظاہری اور باطنی علم کے حصول کی تخصیص	۱۶۹
عالم عامل اور غیر عامل میں تخصیص	۱۶۹
پانچ طریقوں کا حصول	۱۶۹
قادری فقیر کی حقیقت	۱۷۱
توفیق، تحقیق اور رفیق کیا ہے؟	۱۷۲
فقیر کون؟	۱۷۳
عارف باللہ کون؟	۱۷۳
شرح طریق ظاہری و باطنی	۱۷۴
فقر لازوال کی منزل	۱۷۴
ولایت اور فقر فنا فی اللہ کے مختلف درجات کی تشریح	۱۷۶

Marfat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
درجات کی پسندیدگی	۱۷۶	قلب کی پہلی علامت	۱۸۸
فکر کسے کہتے ہیں	۱۷۸	قلب کی دوسری علامت	۱۸۸
ولایت قلب کا کمال	۱۷۸		
فقیر کا حقیقی مقام	۱۷۹	شرح علم	۱۹۱
فقیر کا ابتدائی اور منتہی علم کیا ہے؟	۱۷۹	بے علم عالم اور با عمل عالم کیا ہے۔	۱۹۱
قلب کا زندہ ہو جانا	۱۸۰		
عارف کے لیے الہام کا حصول	۱۸۰	دال کا علم کیا ہے؟	۱۹۱
فقر کیا ہے؟	۱۸۰	علم کے معنی اور دال کی حقیقت کیا ہے؟	۱۹۲
فقیر اور مراتب قرب	۱۸۱		
طالب اللہ کیا ہے؟	۱۸۱	علم کے حقیقی معنی	۱۹۲
اقسام مرشد	۱۸۴	علم دال کا پہلا علم	۱۹۲
مردک مرشد	۱۸۴	علم دال کا دوسرا علم	۱۹۲
مرد مرشد	۱۸۴	علم دال کا تیسرا علم	۱۹۲
لذات کا تلخ ہو جانا	۱۸۵	علم دال کا چوتھا علم	۱۹۳
دکاندار گمراہ فقیر	۱۸۵	علم دال کا پانچواں علم	۱۹۳
فقیر مرد کی نشانی	۱۸۶	قادری کے لیے اعلیٰ منزل کا حصول	۱۹۳
قادری کے مراتب قلب کا حصول	۱۸۶	قادری کی جلالی حالت	۱۹۳
الہام کے معنی اور قلب کی اقسام	۱۸۶	قادری کے ظاہر و باطن کی کیفیت	۱۹۴
اہل محبت کون؟	۱۸۷	دست بیعت کیا ہے؟	۱۹۴
گواہان جمعیت	۱۸۷	ہدایت باطنی کیا ہے	۱۹۴

Marfat.com

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
ہدایت کسے کرنی چاہیئے؟	۱۹۵	**ناقص وکامل پیر اور صادق کاذب مرید کی شرح**	۲۰۱
تعلیم وتلقین خداوندی	۱۹۵	مرشد کامل اور مرشد موصل میں فرق	۲۰۱
اول مرتبہ ربانی	۱۹۵	ابتداء وانتہا فقر کیا ہے؟	۲۰۲
دوسری مرتبہ تعلیم ربانی	۱۹۵	پانچ اشیاء کا حصول	۲۰۳
تیسری مرتبہ تعلیم ربانی	۱۹۶	طالب اللہ کیلئے دس صفات کا حصول	۲۰۳
قفل کا کھل جانا	۱۹۸	**شرح دعوت**	۲۰۵
فقیر عارف باللہ کی اقسام	۱۹۸	دعوت پڑھنے کے فوائد	۲۰۵
کامل قادری کی صفات	۱۹۸	کامل اہل دعوت کون؟	۲۰۸
کامل قادری کی نشانی	۱۹۹		
مجاہدہ اور مشاہدہ	۱۹۹		
طالب قادری کی منزل	۱۹۹		

Marfat.com

سید انوار الحق ظہوری

"نصاب الشفاعت" کی متصوفانہ اہمیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تبارک و تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے تخلیقِ آدم کے بعد، رفتہ رفتہ وجود میں آنے اور پھر اجتماعی شکل اختیار کرنے والے انسانی معاشرے کیلئے اپنی ودیعت کردہ جبلت و فطرت کے عملی تقاضوں پر حسب ضرورتِ زمانہ جب تہذیب و تطہیر کی عملی تطبیق میں کمی دیکھی یا انحراف و اختلاف کی صورتیں پیدا ہوئیں تو اس عرفانِ حق اور معرفتِ ذات و کائنات کا تسلسل قائم رکھنے کیلئے جو تخلیقِ آدم کا اصل منشا تھا، انبیاء و مرسلین علیہم السلام کو مبعوث فرمانا لازم جانا۔ مشیتِ ایزدی ہمیشہ اس امر کی مقتضی رہی کہ نسلِ آدم تخلیقِ آدم کے اصل مقصد کی تکمیل میں کوشاں رہے اور فرائضِ عبودیت اُس کی رضا و منشا کے مطابق ادا کرتا چلا جائے۔ شیطانِ رجیم، نفس اور تمتعاتِ حیات کی ہوس مندانہ خارجی مداخلتیں جب ان فرائضِ حیات کی تکمیل میں حارج ہوئیں یا معاملاتِ حیات کسی دَور میں دگرگوں نظر آئے۔ کسی نبی یا رسول کو عصری قیادت و سیادت کے لیے اپنی ہدایتوں کے ساتھ اصلاحِ احوال کے لیے مامور کیا۔

انبیاء و مرسلین علیہم السلام چونکہ بشری تقاضوں کے ساتھ بشری ماحول میں انسانی فلاح و بہبود اور حق و صداقت کی راہوں میں رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے رہے اس لیے کردار و سیرت کے اعتبار سے انھیں اپنے الوہی تحفظات کا سہارا فراہم کیا۔ انبیاء و مرسلین علیہم السلام حیات و کائنات کی رسم و راہ کے مطابق دنیا میں تشریف لاتے اور اپنی حیاتِ فانی گزار کر واپس جاتے رہے۔ بعض انبیاء و مرسلین علیہم السلام اپنے عہد پر اس طرح اثر انداز ہوئے کہ ان کا معاشرہ، قبیلہ، ملک اور بعض حالات میں تمام دُنیا ان کی ہدایت و رہنمائی سے مستفیض ہوئی۔ ان کے بعد ان کی تعلیمات کو تواتر سے عام کرنے کے لیے ان کی قائدانہ صحبتوں کے فیض یافتہ افراد ان کی پیروی کا حق ادا کرتے ہوئے قیادت و ہدایت کی علامت بن گئے۔ رفتہ رفتہ جب ایسی شخصیتیں بھی منزلِ ہستی سے ہٹتی چلی گئیں ان کے عہد کا معاشرہ اپنے رسول یا نبی کی تعلیمات سے ہٹتا چلا گیا۔ کسی نبی یا رسول کی تعلیمات پر کاربند نہ رہ سکا اور جہالت کی تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر کسی نئے نبی یا رسول کو مبعوث فرمایا گیا

Marfat.com

اور نئے سرے سے تعلیمِ حق عام کی گئی۔ خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث فرمائے جانے تک یہ تسلسل قائم رہا۔ نبی کریم رؤف ورحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے بعد اللہ تعالیٰ نے کسی مزید نبی کی ضرورت سے دنیا کو بے نیاز کر دیا۔ اس لیے انسانی فطرت کے ادلتے بدلتے زمانی تقاضوں کا لحاظ کرتے ہوئے متبعینِ رسول کی ایسی توانا، قوی اور مضبوط جماعتیں پیدا کیں جو نسل در نسل عالمِ انسانی کے لیے رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تعلیمات پر عمل پیرائی کے قرینے عام کرتی رہیں۔ خود ان پر عمل پیرائی کا مظہر بنیں اور دوسروں کو اتباعِ نبی کی ترغیب دیتی رہیں۔ یہی سبب ہے کہ اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زمانہ تابعین کرام اور پھر تبع تابعین کرام کی ان فضیلتوں سے روشناس ہوا جو انہیں اتباعِ رسول کی سعادتوں سے نصیب ہوئیں۔ یہ گروہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور اپنے بعد آنے والے افرادِ اُمت کے لیے عملی انسلاک وانطباق اور اتباعِ شریعت وکتاب کے لیے بذاتِ خود ایک درمیانی کڑی بن گیا۔ یہ انہیں شخصیتوں کی عملی خدمات کا حُسن تھا جس نے اُمتِ مسلمہ کو شعائرِ محمدیہ پر عمل اور حُبِ رسول کی نعمتوں سے نوازا۔ اس طرح مختلف مناصب سے متعلق ایسی شخصیتیں وجود میں آئیں جو اپنے اپنے میدانِ عمل میں اسلام کی تعلیمات کو ہر دور میں قابلِ عمل ثابت کرنے میں کوشاں رہیں اور انہیں خدماتِ جاریہ کے لیے اپنی عمریں گزار گئیں۔

ایسی تمام شخصیتوں میں دو گروہ شہداء کی طرح نمایاں حیثیت رکھتے ہیں جو اسلام کی حقانیت کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرتے اور مُہرِ تصدیق ثبت کرتے رہے۔ ان میں ایک جماعت علمائے کرام کی اور دوسری صوفیائے عظام کی ہے۔ علمائے کرام سے وہی افراد بحُسن وخوبی استفادہ کر سکے جو خود بھی کسی نہ کسی معیار تک عقل وشعور کے حامل تھے۔ ایسے تمام افراد جو علمائے کرام کی لطیف نکتہ آفرینیوں کا ادراک نہ رکھتے تھے، صوفیائے کرام کی طرف رجوع پر مائل ہوتے اور ان کی تفہیمِ حق وصداقت کے ذریعے دامنِ اسلام سے وابستہ رہے۔

صوفیائے کرام کو اللہ تعالیٰ نے فطرتِ انسانی کا نبّاض بنایا اور ان میں سیرت وکردار کی علو مرتبتی کے ذریعے تالیفِ قلب کی صلاحیت ودیعت کی۔ یہی سبب ہے کہ تقریباً ہر زمانے میں درویشوں، فقیروں اور اہل اللہ کی مجالس میں بندگانِ خدا کے جمگھٹے رہے۔ ان شخصیات نے

Marfat.com

اخلاق و کردار اور عمل و سیرت کے مقناطیسی کشش رکھنے والے رویوں سے متلاشیانِ حق و صداقت کو رشتۂ اخلاص و محبت میں پرو دیا۔ خود اتباعِ رسول کا عملی نمونہ بن کر اپنے عصری تماشائیوں کے لیے وجہِ کشش بنی رہیں۔ اور قریب آنے والوں کو حبِ رسول کی صاف سیدھی اور پاک سچی راہیں سجھائیں۔

مسلمانِ دنیا جہاں بھی گئے صوفیاء و فقراء، درویشوں اور خدا رسیدہ بزرگوں نے اسلام کی عملی پیروی اور قرآنی اصولِ حیات کی پیش رفت کے لیے اپنی زندگیاں صرف کر دیں کہ یہی ان کے خداداد مناصبِ جلیلہ کا اصل تقاضہ تھا۔ اسلام کو سلاطین و ملوک سے اتنا فروغ میسر نہ آسکا جو ان عزلت گزینوں گوشہ نشینوں کے تصرفاتِ نظر سے نصیب ہوا۔ یہ حاملانِ طریقت بذاتِ خود اتباعِ رسول کا عملی نمونہ بنے رہے۔ اُن کی سیرت و کردار نے اپنی جاذبیت کا جوہر چمکایا اور سلاطین و ملوک سے کہیں زیادہ خدمات انجام دیں بلکہ بسا اوقات ان کی سدِ راہ قوتوں کو اپنے ثبات و قرار اور استقامت و استقرار سے پسپائی پر مجبور کیا۔

برصغیر کی تاریخ میں اس گروہ نے فروغ اسلام کے لیے بیک وقت کئی محاذوں پر قابلِ رشک اور موجبِ تقلید خدمات انجام دیں۔ بات ان شخصیتوں کی نہیں جو علمائے سوء کی طرح ان میدانوں میں خالص پیشہ ورانہ دلچسپیوں کے ساتھ نمایاں ہوئیں اور تصوّف یا طریقت کی رسوائی کا ذریعہ بنی رہیں۔ صوفیائے حق نے ہمیشہ کتاب و شریعت کی پاسداری کا حق ادا کیا اور اپنے ماحول کی مناسبت سے کہیں بصورتِ عمل اور کہیں زبان و قلم کی ناقابلِ تسخیر قوتوں سے کام لیا۔

برصغیر میں تاریخی اعتبار سے پنجاب کو سندھ کے ابتدائی اسلامی عہد کے بعد ہمیشہ خصوصی اہمیت حاصل رہی۔ پنجاب کی حدود میں نہایت کثرت کے ساتھ اولیاء و اصفیاء نے پنجاب کو اپنے اپنے عصری تقاضوں کا لحاظ کرتے ہوئے غیر معمولی خدمات انجام دیں۔ کئی مرتبہ ابتلاء کا شکار بھی ہونا پڑا۔ لیکن ایسے دور میں انہیں پاک نفوس اور سادہ فطرت شخصیتوں کی مساعیٔ جمیلہ نے ظلمتوں کے سائے سمیٹے اور اسلام کی ابدی روشنی سے جہانتابی کے سلیقے آزمائے۔ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے ہی گروہِ صوفیاء میں اپنے دور کی مقتضیانہ مناسبت سے کردار و عمل کے ساتھ زبان و قلم کی صلاحیتوں سے بھی کام لیا۔ ان کی علمی خدمات

Marfat.com

پر تاحال معتدبہ حیثیت میں کوئی مبسوط کام نہ ہو سکا۔ زیرِ نظر کتاب "نصاب الشفاعت" سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی جامع تصنیف "توفیق الہدایت" کا اُردو میں ایک عام فہم اور سادہ و سلیس ترجمہ ہے۔ یہ خدمت جناب ابو الطیب محمد شریف عارف نوری نقشبندی کی محنت شاقہ کا نتیجہ ہے جس پر حضرت مولانا شاہ محمد اوّل شاہ صاحب نے دقتِ نظر سے کام کیا اور نظرِ ثانی کے ساتھ ساتھ تراجم اشعار کا دشوار کن مرحلہ طے کیا۔ "نصاب الشفاعت" سلطان باہو کی وہ علمی خدمت ہے جو افادۂ عام کے لیے اپنی جامعیت کا ایک مستقل حوالہ قرار پاتی ہے۔ ابتداء میں ابتدائے طریقت کے حوالے سے مرشدِ کامل کے فرائض متعین کیے ہیں اور پھر اصولِ طریقت کی وضاحتیں کی ہیں۔ جہاں ذکرِ توحید پر قلم اٹھایا ہے۔ فقر کی ظاہری و باطنی تفہیم اور علم کی تشریح بھی کی ہے۔ مدارجِ ولایت، مراقبہ و توجہ، ذکر و فکر، دعوت و کشف، رجوعِ قلب، شعب اور مقامِ یقین کے موضوعات کی وضاحت و شرح پیش کی ہے۔ جن مباحث پر قلم اُٹھایا ہے وہ طریقت سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے نئے تو نہیں لیکن عمومی تفہیم کی سہولت پیدا کر دی ہے جو قارئین تصوف و طریقت کے میلان سے عاری ہیں یا ان اسالیبِ حیات سے اختلاف رکھتے ہیں یا ان کا جداگانہ مسلک اس طرف پیش رفت میں سدِّ راہ بن جاتا ہے وہ بھی اس تصنیف کے مطالعے سے اپنی الجھن کسی نہ کسی قدر دور کرنے اور طریقت کی اصل تعریف تک پہنچنے میں کوئی دقت محسوس نہ کر سکیں گے۔ سلطان باہو کی یہی وہ اصل علمی خدمت ہے جس نے متصوفانہ رنگ میں پنجاب کی مسلم تہذیب و ثقافت کو بڑی شدت سے متاثر کیا اور اس پر وارد ہونے والے غیر مسلم اثرات کو بحسن و خوبی زائل کیا۔ لوگ عموماً انہیں، ان کے واحد مختصر پنجابی دیوان کے ذریعے پہچانتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ فارسی میں ان کی تقریباً ڈیڑھ صد کتابیں اپنے دور کے علمی تصرفات کا ایک عظیم و جلیل ثبوت ہیں۔ جو انہیں صرف پنجابی شاعری کے حوالے سے جانتے ہیں، میرے نقطۂ نظر سے وہ ان کی وسیع تر حیثیت رکھنے والی عظیم علمی خدمات سے آگاہی نہیں رکھتے۔ ان کی تعلیمات کا عمومی ادراک و عرفاں موجودہ عہد کی ایک اہم ضرورت ہے۔ اس طرح ماضی کی مخصوص فضا میں ان کے افکار و نظریات کی دوامی روشنی کے رشتے ہمارے حال سے منقطع نہ ہونے پائیں گے۔ یہ محسوس کیا جانا چاہیئے کہ وہ کس دور میں اور کن حالات میں علمی خدمات کا ہمالہ سر کرنے پر آمادہ ہوئے۔ موجودہ حالات میں ہم ان کی خدمات سے فائدہ اُٹھا کر عصری تقاضوں کا لحاظ کرتے ہوئے صادق جذبوں کے ساتھ جدید علمی خدمات کی سنگلاخ راہیں طے کر سکتے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ انکی دیگر تصانیف کے تراجم سے بھی موجودہ عہد کے اربابِ فکر و نظر اور عام قارئین کو متعارف کرایا جائے۔

ع   خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

Marfat.com

آغاز

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ. لَیْسَ فِی الدَّارَیْنِ اِلَّا ھُوَ ؕ

دونوں عالم میں اس کے سوا کوئی نہیں، درود لامحدود معبود کی وحدانیت کے سمندر میں مستغرق کرنے والے سردار دوجہان پر ہوں جن کی وجہ سے اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق پیدا کی گئی اور جس نے اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ کے موافق ہدایت باہدایت ازلی کو رفیق باتوفیق بنایا۔ جمعیت باجمعیت فعل بافعل اور عنایت باعنایت بخشی۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے ارشاد فرمایا:

فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ

"اس میں اُن متقی لوگوں کے لیے سراسر ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

کل اناء یترشح بما فیہ

"ہر ایک برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس میں ہوتا ہے۔"

Marfat.com

اور ہر ایک کو فیض فضل کے مراتب کے موافق نصیبہ دیا ہے

محمدؐ چو بینی بیابی خُدا
خدا را مکن از محمدؐ جُدا

ترجمہ: جب تو نے محمد کا دیدار کر لیا تو خدا کو پا لیا خدا کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا مت کر۔

کیونکہ لولاک اس کی نعت میں وارد ہے اس لیے کہ نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نور ذات احدی ہے صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِ خَيْرِ خَلْقِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔

"نبی، صدیق، شہید اور صالحین بہت اچھے ساتھی ہوتے ہیں۔"

اس کے بعد مصنف تصنیف فقیر باہو ولد بازید عرف اعوان ساکن قلعہ شور عرض کرتا ہے کہ چند ایک کلمات تصوّف کی صفات، صحیح شناختِ حق، معرفت اور ذکر کے بارے میں قرآن وحدیث کے موافق نفس خبیث اور شیطان لعین کے دفع کرنے کے لیے تحریر کیے گئے ہیں جو سراسر توفیق ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ وَمَا تَوْفِيْقِىْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ اس کتاب کا نام توفیق الہدایت رکھ کر تحقیق الہدایت قادری خطاب دیا گیا ہے کیونکہ یہ فقیر فی اللہ اور طالب اللہ کے لیے رفیق باتوفیق ہے۔ اَلرَّفِيْقُ ثُمَّ الطَّرِيْقُ۔

کامل مرشد کے فرائض

کامل مرشد پر پہلے فرض عین ہے کہ وجود زندگی اور قلب محمود کی زکوٰۃ دیگر طالب اللہ

Marfat.com

کو اسم اللہ ذات کے تصوّر سے مقصود تک پہنچائے اور نیز اسم اللہ ذات کے تصوّر سے اسے دنیا و عقبیٰ کی زندگی بخش دے۔ اور اسم اللہ ذات کے تصرفات سے طالب اللہ کو دس خزانے دکھادے اور اس پر منکشف کردے تاکہ اس کا دل دونوں عالم کے حوادث سے سرد ہو جائے کیونکہ مرد وہی ہوتا ہے جو دونوں جہان کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھے۔ تلقین کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ مرشد طالب کو دس خزانے عنایت کرے تاکہ اس کا دل پریشان اور بے جمعیت نہ ہو۔

ستر ہزار راہوں کا حصول

اوّل گنج کیمیا کے لیے ستر ہزار راہیں ہیں اور ہر ایک راہ کی ستر ہزار علامات ہیں پہلے یہ تمام کی تمام اس پر منکشف کرے اور ایک لحظہ میں بغیر محنت و مشقت اسے عطا کردے۔ اسم اللہ ذات کے حاضرات سے ایسا روشن ضمیر اور صاحبِ نظر ہو جاتا ہے کہ کیمیا کے ہر ایک مرتبے کو توفیق باطنی کے سبب عین بعین عیاں کر دیتا ہے۔ یہ ابتدائی مراتب بھی اس کی نگاہوں میں آسان ہیں۔ اگر جنگل اور پہاڑ میں کئی سنگریزوں اور کنکروں کو نگاہ سے سونا بنادے تو بھی اس کے لیے آسان ہے۔ اگر زمین کے تمام غیبی خزانے اسے دکھائی دیں، جن، انسان اور ملائکہ اس کے فرمانبردار غلام بن جائیں تو یہ بھی آسان ہے لیکن مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور استغراق مع اللہ دائمی طور پر حاصل کرنا بہت ہی مشکل ہے۔

کامل مُرشد کی نشانی

کامل مُرشد وہ ہے جو طالب کو پہلے ہی روز ابتدائی مراتب میں یہ انتہائی مراتب بخش دے جس سے طالب لامحتاج ہو جائے اور اس سے کوئی شے مخفی نہ رہے۔

Marfat.com

معرفت کا راز

مرشدی اور طالبی کوئی آسان کام نہیں بلکہ یہ معرفت اور توحید الٰہی کے بہت بڑے راز ہیں۔ یہ مردوں کا راستہ ہے نہ کہ مخنثوں کا راستہ۔

خزائن الٰہی سے بے خبری

اے خام کور چشم بے نظارہ! سنیئے! جن دس خزانوں کا ہم نے اُوپر اشارہ کیا ہے ان میں سے ہر ایک میں ہزاروں خزانے ہیں جنہیں صاحب سر بغیر کسی مشکل کے دوسرے کو بخش سکتا ہے لیکن کم حوصلہ اور احمق کے لیے ان کا معلوم کرنا بالکل گناہ ہے کیونکہ راہ توحید اسم اللہ ذات کے حاضرات کے سبب ایک چابی ہے ناقص لوگ خزائن الٰہی کی اس چابی سے بے خبر ہوتے ہیں کیونکہ وہ اہل تقلید ہوتے ہیں سو اہل تقلید اور توحید کی ہم نشینی راست نہیں آتی۔

کلید اور تقلید میں فرق

کلید سراسر جمعیت ہے اور تقلید بے جمعیتی اور پریشانی بلکہ اہل تقلید جاہل اور حیوان سے بھی بدتر ہوتے ہیں۔

حضور نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا:۔

لَا فَرْقَ بَيْنَ الْحَيْوَانِ وَالْاِنْسَانِ اِلَّا بِالْعِلْمِ

"انسان اور حیوان میں صرف علم کا فرق ہے۔"

اس علم سے مراد علم معرفت الٰہی ہے۔

اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

Marfat.com

اقسامِ پیر

پیر چار اقسام میں منقسم ہے:۔
پیر کی پہلی قسم عام ہے۔
پیر کی دوسری قسم خاص ہے۔
پیر کی تیسری قسم خاص الخاص ہے۔
پیر کی چوتھی قسم اخص ہے۔
ذکر پیر اخص ہے تو اعتقاد کافی ہے الیقین ھو اللہ۔

پہلا فرض کیا ہے؟

طالب فقیر پر پہلا فرض یہ ہے کہ علم تکسیر کو عمل میں لائے اور پھر اس کے ذریعے علم تصوّر اکسیر اور پھر علم تکسیر اور علم اکسیر کے ذریعے علم تصوّر اسم اللہ ذات اور اسم اللہ ذات کے تصوّر کے ذریعے عین العلم حی القیوم۔ جو شخص یہ چہار علوم عمل میں نہیں لاتا وہ عامل کامل نہیں بنتا اور نہ فقر کے مرتبے کو پہنچتا ہے۔

کیمیا کی اقسام

کیمیا تین اقسام میں منقسم ہے:۔

۱۔ کیمیائے سیم وزر۔
۲۔ کیمیائے تاثیر نظر۔
۳۔ کیمیائے امر۔

وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ۔

Marfat.com

ز ہجرت یک ہزار و صد سہ کم بود
بشد تصنیف سراسر از معبود

ترجمہ: سنہ ہجری کے ایک ہزار تین سو سال سے کچھ کم ہیں معبود کے فضل سے میری تصنیف مکمل ہو گئی۔

مطالعہ می در آید راز داند
توحیدش معرفت در نکتہ خواند

ترجمہ: جو اسکا مطالعہ کریگا راز پالے گا مخفی کو جان لے گا توحید کی معرفت ایک نکتہ سے سمجھ لیگا۔

بود آن عالم و عارف الٰہی
سنانش سیف شد از لش سیاہی

ترجمہ: وہ عالم اور عارف باللہ تھا ازل سے اس کے قلم کے نوک کی سیاہی تلوار ہے۔

دلش زندہ شود ہرگز نمیرد
شود فی اللہ فنا حق راز گیرد

ترجمہ: اس کا دل زندہ ہو گیا وہ ہرگز نہیں مرے گا وہ فنا فی اللہ ہو گیا اور اللہ کا راز دار ہو گیا۔

چہار توفیقات کا حصول

صادق طالب اللہ کو مرشد سے چہار توفیقات عطا ہوتی ہیں جن سے طالب غلطی نہیں کرتا اور ہمیشہ قرب و وصال الٰہی میں رہتا ہے اور اُسے ہر حال میں جمعیت لازوال حاصل رہتی ہے۔

پہلی توفیق

پہلی توفیق جو نگاہِ مرشد سے حاصل ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اسے ارض و سمٰوات کے تمام خزانے دکھائی دینے لگتے ہیں۔

۹۷۲۶۷

Marfat.com

دوسری توفیق

دوسری توفیق یہ ہے کہ اسم اللہ ذات کے تصور سے مشرق سے مغرب تک کی تمام مخلوق اس کی فرمانبردار بن جاتی ہے اور یہ بات مشق وجودیہ مرقوم سے حاصل ہوتی ہے جو خالق کے نزدیک پسند اور مخلوق کے نزدیک ناپسند ہے ؎

ہر کہ باشد پسند خالقِ پاک
ورنہ باشد ناپسند خلق چہ باک

ارشادِ باری تعالیٰ ہے،

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ۔

نماز و روزہ و بسیار طاعت
ازاں بہتر بدیدار ساعت

ترجمہ:۔ نماز روزہ اور کثرت سے فرمانبرداری۔ ان سے بہتر ایک ساعت

Marfat.com

عشق کی تشریح

شرح عشق کیا ہے؟

جاننا چاہیئے کہ عشق محبت الٰہی کا مغز اور معرفت الٰہی کا خلاصہ ہے۔ عشق ہی سے دائمی معراج اور شرف دیدار اور حضور مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاصل ہوتے ہیں۔

معرفت الٰہی کا حصول

صاحب عشق دنیا اور عقبیٰ میں لایحتاج ہوتا ہے۔ اولیاؤں کا سردار اور سرتاج اور مشاہدہ ربوبیت میں ہمیشہ غرق ہوتا ہے۔ عشق کے شروع کرتے ہی پہلے روز معرفت الٰہی کے مراتب نصیب ہوتے ہیں۔ عشق مقرب رحمانی اور قدرت سبحانی ہے۔ اس سے رُوح و جسم میں دوری واقع ہوتی ہے۔ قلب زندہ اور نفس فانی ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

صاحب مشق کی علامات

صاحب مشق ہمیشہ لامکانی اور عین العیانی ہوتا ہے اس کی کئی علامات ہیں وہ یہ کہ ہر ایک روحانیت پر غالب ہوتا ہے۔ ایک لحظہ میں ہزاروں سال کی مسافت طے کر لیتا ہے۔ جسے مشق کا طریقہ یاد نہیں اُسے فقر و معرفت کی خبر ہی نہیں اور نہ وہ انھیں قائم رکھ سکتا ہے ؎

ہر کرا راہ بود از مشق راز
عارف باللہ شود حق بے نیاز

ترجمہ:۔ جس کو رازہائے خداوندی کے حل کرنے کا تجربہ و مشق ہو وہ اللہ بے نیاز کا عارف باللہ ہوتا ہے۔

ہر کہ صاحب مشق غرقش در وجود
ہر دم قاتل کند نفس یہود

ترجمہ:۔ جو صاحب مشق ہے وہ وجودِ خدا میں فنا ہے ہر وقت اپنے یہودی نفس کو قتل کرتا ہے۔

قربِ حق کا حصول

طریق کی مشق باعث قربِ حق ہے کیونکہ یہ اسم اللہ ذات کے تصوّر سے برحق ہے جسے طریقِ قادری کی مشق حاصل نہیں اُسے معشوقی اور محبوبی کا طریقہ کہاں سے حاصل ہو سکتا ہے۔ مشق وجود میں وہی عمل کرتی ہے جو سیاہی کاغذ پر کرتی ہے۔

طریقہ قادری کی اقسام

طریقہ قادری دو اقسام میں منقسم ہے:۔

۱۔ اوّل کامل مکمل اکمل، نور الہدیٰ، عارف باللہ، باخدا نفس پر قہر کرنے والا، صاحب نفس

Marfat.com

مطمئنہ، روحانی، زندہ قلب، فانی نفس، سروری، قادری، زاہدی قادری۔ جب یہ تمام ایک میں جمع ہوں تو اُسے جامع الجمعیت جوہر قادری کہتے ہیں ؎

ہر سخن مارا سرے است از اللہ
ہر سخن سرے است کہ از مصطفےٰ

ترجمہ:۔ میری ہر بات اللہ کے رازوں میں سے ایک راز ہے مصطفےٰ کی ہر بات اسرارِ خداوندی ہے۔

ہر سخن سر است با اسرار راہ
ہر سخن سرے برد باحق نگاہ

ترجمہ:۔ ہر بات راز ہے اور رازوں کا راستہ دکھاتی ہے جو بات راز ہو اسکے حل کرنیکے لیے نصرت الٰہی درکار ہے۔

ہر کہ خواند عالمے عامل شود
ہر کہ داند عالمے کامل شود

ترجمہ:۔ جو عالم اس کو پڑھے گا عامل ہو جائے گا جو عالم اسکو سمجھ لے گا کامل ہو جائے گا۔

پہلی توفیق کا کمال

نگاہِ مُرشد سے پہلی توفیق جو طالب کو حاصل ہوتی ہے وہ یہ کہ ارض و سماوات کے تمام خزانے اُسے دکھائی دینے لگتے ہیں۔

دوسری توفیق کا کمال

دوسری توفیق کا کمال یہ ہے کہ اسم اللہ ذات کے حاضرات سے مشرق سے مغرب تک سب اس کے قبضے میں آجاتے ہیں، تمام دنیا کی سیر کر سکتا ہے، خشکی اور تری اس کے لیے برابر ہوتی ہے۔ نگاہ سے مٹی کو سونا بنا سکتا ہے اگر چاہے تو گداگر کو سات ولایت کا بادشاہ بنا دے اور اگر چاہے تو سات ولایتوں کے بادشاہ کو معزول کر دے۔ دیکھنے اور

Marfat.com

سننے میں فرق ہے۔

فقیر کون؟

فقیر وہی ہے جس کی آزمائش کر لی جائے اور وہ معرفت کی انتہا کو پہنچا ہوا ہو، اس کی بات قیامت تک رد نہ ہو، اس کی ہر ایک بات کن سے ہو، جس چیز کو ہونے کے لیے کہے وہ دیر سے یا جلدی بحکم الٰہی ہو جائے۔ پس معلوم ہوا کہ یہ باتیں دعوت سے حاصل ہوتی ہیں۔

دو عین کی طلبی

دعوت سے دو عین طلب کرو۔

۱۔ ایک عابد عارف باللہ ہو۔

۲۔ دوم عاقبت بالخیر اور عرش سے تحت الثریٰ تک باخبر ہو۔ آسمان سے زمین تک کے تمام طبقات تک بقدرت الٰہی پہنچ سکے۔ ایسا شخص دعوت عامل کامل، ولی اللہ، اہل اللہ، بادشاہ پر غالب اور اولوالامر ہوتا ہے۔

در حقیقت معرفت راحت مجو
ہر یکے را ترک بدنامش مگو

ترجمہ:- حقیقت و معرفت کی تلاش میں آرام نصیب نہیں ہوتا۔ ہر چیز کو ترک کر دے اور اس کو بدنامی مت دے۔

Marfat.com

دعوت کی تشریح

مشکلات کے رفع کرنے کا طریقہ

شرح دعوت کا طریق یہ ہے کہ رات کو تنہا کسی تیغ برہنہ ولی اللہ کی قبر پر جا کر اس طرح سوار ہو جس طرح گھوڑے پر ہوتے ہیں اور جتنا قرآن مجید اسے یاد ہو پڑھے۔ اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ بزرگوں کا ادب ملحوظ رکھنا ضروری ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ قبر اور روحانی کے آداب اچھے یا قرآن مجید کا پڑھنا اچھا کیونکہ اس طرح قرآن مجید پڑھنے سے صاحبِ قبر کی عزت، عظمت، شرف، مراتب اور فخر زیادہ ہوتا ہے اس قسم کی دعوت عامل، کامل، اکمل، مکمل، جامع نور الہدیٰ اور عارف باللہ قادری ہی پڑھ سکتا ہے جسے قوتِ علمی کی وجہ سے حی قیوم کے مرتبے پر پہنچنا نصیب ہو اور دعوت سے ہر مشکل حل کر سکے۔

باہو فقیر دعوت را شناسد بانظر
گرچہ می پوشد لباس سیم و زر

ترجمہ:۔ باہو صاحبِ دعوت فقیر کو ایک نظر میں پہچان لیتا ہے اگرچہ وہ فقیر سونے چاندی کے لباس میں زرق برق ہو پہنا ہو۔

Marfat.com

باہو کاملاں را می شناسد بانظر
گرچہ پوشد ہر لباسے از فقر

ترجمہ:- باہو کاملوں کو ایک نظر میں پہچان لیتا ہے اگرچہ وہ فقر کے کسی لباس میں ہوں۔

روحانی می بر آید از قبر شد ہم سخن
دریں مراتب عارفاں از کنہ کن

ترجمہ:- روحانی حضرات قبر سے باہر آکر بات کرتے ہیں عارفوں کو یہ مرتبہ کن کی ماہیت سے حاصل ہوتا ہے۔

یا دلیلش وہم یا سخن از خیال
یا بود الہام با قربش وصال

ترجمہ:- اسکی دلیل سے وہم ہو یا بات خیال سے ہو یا الہام ہو اس کے قرب وصال سے حاصل ہوتا ہے۔

یا بود آگاہ در نظرش نگاہ
یا بود عین العیان قرب از اللہ

ترجمہ:- یا باخبر ہو اور اسکی نظر کے اشارے پر نگاہ ہو یا اللہ کے قرب سے عین العیان ہو گیا ہو۔

شد مراتب اہل دعوت دم زدم
اہل دعوت انتہا را نیست غم

ترجمہ:- جب تک دم میں دم ہے اہلِ دعوت کو یہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے اہلِ دعوت کو انجام کا کوئی غم نہیں ہوتا ہے

در و راز می شود زاں ترتیب تر
دعوتے باشد چنیں صاحب نظر

ترجمہ:- اس ترتیب سے رازِ خدا اس سے بہت قریب ہو جاتے ہیں۔ اہلِ دعوت ایسا صاحب نظر ہونا چاہیئے۔

تا نخوانی ورد زاں غلبے درود
خواندن دعوت نباشد ہیچ شود

ترجمہ:- جب تک تو ایسا غلبی ورد اور درود اُن پر نہیں پڑھے گا تو صاحبِ دعوت نہیں تیرے دعوت دینے کا کوئی فائدہ نہیں۔

Marfat.com

ورد غلبی چیست آں ورد ختام
از مصطفےٰ حاصل شود غیب از مقام

ترجمہ:۔ وردِ غلبی کیا ہے وہ مہر شدہ مصدقہ ورد ہے۔ غیب کا مقام مصطفیٰ سے حاصل ہوتا ہے۔

اسم اعظم گفت نبوی و از کرم
ہر کہ دعوت خواند اعظم شد ختم

ترجمہ:۔ اسمِ اعظم نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے کرم سے تعلیم فرمایا ہے۔ جس نے اسم اعظم کی دعوت پڑھی وہ فنا کے مقام کو پہنچا۔

دعوائے فقر پر گواہوں کی طلبی

صاحب دعوت عامل، کامل، کل الکلید، فقیر نور الہدیٰ اور سرِ خدا ہوتا ہے دعوت کے لائق فقیر کا وجود ہوتا ہے۔ جو فقیر فقر کا دعویٰ کرے اس سے دو گواہ طلب کرنے چاہئیں:۔

اوّل فقر خاصہ راہ۔

دوم فقر فنائے نفس۔

نیز اس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ دنیا اور شیطان کے شر و فساد سے فارغ ہوتا ہے اور بفضل خدا اس کی روح کو خوشی حاصل ہوتی ہے اور اس کی نگاہ حق پر ہوتی ہے اور باطل سے بے خبر ہوتا ہے۔

صاحب دعوت کی پہچان

جو شخص دعوت کا دعویٰ کرے اُس کی پہچان یہ ہے کہ ایک تو عابد اور عارف باللہ ہو۔ دوسرے عاقبت بالخیر اور عرش سے تحت الثریٰ تک اور آسمان سے زمین تک کے تمام طبقات سے بقدرتِ الٰہی باخبر ہو۔ اس قسم کا اہل دعوت عامل، کامل، ولی اللہ،

Marfat.com

اہل اللہ، بادشاہ پر غالب اور اولوالامر ہوتا ہے۔ مہمات کے لیے ہزاروں خزانے خروج کرنے اور لشکر سمیت چڑھائی کرنے اور طلسمات کرانے کی نسبت فقیر کی صرف ایک توجہ کافی ہے۔ یہ خدمت فقیر ولی اللہ کے سپرد ہوتی ہے ؎

حمایت را کہن داماں درویش
بہ از سد سکندر صد مدد بیش

ترجمہ:۔ حمایت درویش کے دامن کی پرانی صفت و عادت ہے سکندر کی حفاظت کی دیوار سے اس کی مدد سو درجہ زیادہ ہے۔

بادشاہ کا فقیر کے تابع ہونا

بادشاہ کی مہمات خواہ کیسی ہی سخت یا آسان ہوں فقیر کی باطنی توجہ بغیر سر نہیں ہوتیں مطلب یہ کہ ایمان اور بادشاہ کے لیے عین فرض ہے یقیناً بادشاہ اہل اللہ فقیر کے تابع ہوتا ہے جس نے دونوں جہان کی بادشاہی پائی فقیر اور درویش سے پائی جو ان کا منکر ہے وہ ہمیشہ بے جمعیت اور پریشان رہتا ہے۔

فقیر اللہ کون؟

فقیر کی پہچان یہ ہے کہ دعوت کی توفیق میں کامل اور اہل قبور کا شہسوار ہو اور اسم اللہ ذات کے تصوّر کی طاقت رکھتا ہو اور صاحب حضور ہو۔ جس فقیر کو انبیا و اولیاء اللہ کی روحانیت کی ملاقات اور اسم اللہ ذات کی معرفت اور حضوری حاصل نہیں اسے فقیر نہیں کہنا چاہیئے۔

حق سے دوری

جو فقیر کشف و کرامت پر نفسانی خواہشات کی بناء پر مغرور ہو وہ قرب و معرفت

Marfat.com

حق سے دُور ہوتا ہے۔

توحید پرست فقیر

جو فقیر ہمیشہ توحید میں غرق ہے اس کے ہاتھ میں چابی ہے جس سے ہر مشکل کا قفل کھل سکتا ہے۔

تیسری توفیق دعوتِ قبور

تیسری دعوت قبور کی توفیق جس سے انبیاء و اولیاء اللہ کی ارواح کو اپنی قید میں لا سکتے ہیں اور جس وقت چاہیں حاضر کر سکتے ہیں۔

اسم اللہ ذات کی روانی

چوتھی اسم اللہ ذات کو رواں کرنا، ہمیشہ خونِ جگر پینا۔ جسے یہ توفیق حاصل ہو وہ ولی اللہ بن جاتا ہے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا منظور نظر رہتا ہے اور حضور نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔

فقیر درویش اور مکّار میں فرق

اے احمق بے شعور! یہ عارفین کے ابتدائی مراتب ہیں اسے توفیق ابتدا بھی کہتے ہیں کہ پانچوں تصرف ہاتھ میں لائیں اور پھر انھیں چھوڑ دیں۔ معرفتِ فقر اور توحید کو اختیار کریں اسے صاحب ترک توکل کہتے ہیں۔ یہ فقیر درویش نہیں بلکہ مکّار اور گداگر ہے۔

مصرعہ از دست نارسا ست کہ مکارہ پارسا ست

Marfat.com

فقیر مرد کی نشانی

فقیر مرد وہ ہے جن کی نگاہ میں ہزاروں خزانے ہیں لیکن طمع نفسانی کے لیے ایک قدم بھی نہ اُٹھائے ۔

نفس را رُسوا کنند بہر از گدا
بر ہر درے قدمش برند بہر از خدا

ترجمہ: نفس کو رسوا اور ذلیل کرتے ہیں بھیک منگوا کر خدا رسیدہ کرنے کے لیے اس کے قدم ہر دروازے پر لے جاتے ہیں ۔

باطنی راہ کی توفیق کا حصول

فقر، معرفت، توحید، تجرید اور تفرید کی راہ نہ زبان، زبان سے ۔ نہ کان، کان سے ۔ نہ آنکھ، آنکھ سے ۔ نہ ہاتھ، ہاتھ سے اور نہ پاؤں پاؤں سے حاصل کر سکتا ہے بلکہ باطنی راہ توفیق، تصدیق اور تصدیق ہے ۔ جو قلب، قلب سے ۔ رُوح، رُوح سے ۔ سر، سر سے ۔ مشاہدہ، مشاہدہ سے ۔ تصوّر، تصوّر سے ۔ اسرار، اسرار سے ۔ قرب، قرب سے ۔ معرفت، معرفت سے ۔ تجلیّات، تجلیات سے ۔ نُور، نُور سے ۔ حضور، حضور سے ۔ فناء، فنا سے اور بقاء بقا سے حاصل کرتا ہے ۔ یہ مجمل مجموعہ توحید ذات، وحدانیت استغرق باخدا اور کفر و شرک سے نکلتا ہے ۔ اعضاء کے اعمال صرف حرص و ہوا ہیں ۔

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا :

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا یَنْظُرُ اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ ۔

"تحقیق اللہ تمہاری صورتوں اور تمہارے اعمال کو نہیں دیکھتا لیکن وہ تمہارے قلوب اور نیتوں کو دیکھتا ہے ۔"

Marfat.com

پس یہ توفیق بھی اسم اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتی ہے نہ کہ ظاہری درجات سے چنانچہ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ۔ نیک لوگوں کی نیکیاں مقربین کے لیے بمنزلہ بدیاں ہیں۔ ؎

نیم کباب کہ ہنگام سوختن بکریم
چو کاغذیم کہ در سوزش است خندۂ ما

ترجمہ: کباب خام بھنتے وقت میں تو کاغذ کی مثل ہوں کہ وہ جلتے ہوئے ہنستا ہے۔

اور دائمی طور پر بے خوف رہنا، خواہ ظاہر میں لوگوں سے بات چیت کریں لیکن باطن میں حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے ہم صحبت رہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ۔

"جس نے مجھے دیکھا پس ٹھیک اُس نے اللہ کو دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا"

اگر کسی کو اس پر اعتبار نہ ہو تو وہ دین میں سست ہے اور منافق کی طرح بے یقین حاسد اور مردہ اور سیاہ دل ہے۔ اگر یقین ٹھیک ہو تو باطن میں حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو حلیہ مبارک کے موافق ضرور دیکھے گا۔ یہ مراتب بھی حقیقت میں تحقیق ہو چکے ہیں جو ان پر شک کرتا ہے وہ کافر اور بے دین ہے ؎

مرد شد می برد مجلس حضور
مرشدِ نامرد بر خود خود غرور

ترجمہ: مرشد کامل حضور کی مجلس میں لے جاتا ہے۔ مرشد ناقص اپنے اعمال پر مغرور ہوتا ہے۔

علمِ معرفت کا حصول

اے مردہ و سیاہ دل نابینا اور لبوں پر نفاق اور کینے کا لباس پہنے ہوئے ایک

Marfat.com

علم ہے جسے عین العلم کہتے ہیں۔ اس سے مُردہ قلب زندہ ہو جاتا ہے نفس مر جاتا ہے اور وجود میں حرص و ہوا کا نام تک نہیں رہتا۔ یہ علم عارف لوگ طالبوں کو پہلے دن سکھاتے ہیں۔ یہ علم سینہ بسینہ ہوتا ہے۔ معرفت اس علم سے حاصل نہیں ہوتی جو سینے میں ہو ۔

علم رسمی سینہ صافاں را نمی آید بکار
چوں شود آئینہ روشن بے نیاز از جوہر است

ترجمہ:۔ رسمی علم صاف دل لوگوں کے کام نہیں آتے۔ جب دل کا شیشہ منوّر ہو تو وہ جوہر سے بے نیاز ہے۔

باطن ظاہر کے خلاف ہو تو باطل ہے

جاننا چاہیئے کہ فقیری، معرفت الٰہی اور سلک سلوک علم ہی سے شروع ہوتی ہے اور علم پر ہی ختم ہوتی ہے اور شریعت، قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے باہر نہیں جو باطن ظاہر کے موافق ہے برحق ہے کیونکہ منجانب اللہ ہے اور جو باطن ظاہر کے مخالف ہے وہ باطل ہے۔

فقیر کے دس علوم کا حصول

فقیر عارف باللہ پہلے دس علم حاصل کرتا ہے پھر کہیں تلقین و ارشاد وسیلہ کے لائق ہوتا ہے وہ علم یہ ہیں۔

اوّل علم حدیث شریف۔

دوم علم تصوّف۔ تصدیق قلب۔

سوم علم رُوح القدس۔

چہارم خلاف نفس اور محاسبہ اور محاسبہ با انصاف نفس۔

Marfat.com

پنجم علم سیر بے حجاب اللہ فنا از فنا۔
ششم علم معرفت اسرار۔ بقا ازبقا۔
ہفتم علم زبان حلال کھانا، سچ بولنا۔ اور ہر ایک بات حدیث کے موافق کرنا اور ہر ایک کام محض للہ کرنا۔
ہشتم علم عفو۔ لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ۔
نہم علم قبور اور روحانیت مغفور کی ملاقات۔
دہم علم حاضرات اسم اللہ ذات۔

تمام علوم سے شناسائی کا حصول

اسم اللہ ذات کے حاضرات سے طالب ایک ہی دم میں تمام علوم سے واقف ہو جاتا ہے اور پہلا سبق پڑھنے سے اس سے کوئی شے پوشیدہ اور چھپی نہیں رہتی۔ جو کچھ وہ باطن میں دیکھتا ہے، جانتا ہے اور پہچانتا ہے اور ہم کلام ہوتا ہے، وہ غیب نہیں محض عطائے ربانی ہے۔ باطن میں جو کچھ اسے فیض ہوتا ہے اس سے وہ مسلمانوں کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ ایسے باطن سے ظاہر میں کیوں گریز کیا جائے خواہ حقیقت ماضی ہو، خواہ حال ہو، خواہ مستقبل۔ کیونکہ صاحب شریعت کے لیے خواب اور مراقبہ الہام گاہ ہے جو بادلیل اور عیاں ہوتا ہے۔

استخارہ کی اہمیت و افادیت

قرب الٰہی سے استخارہ کرنا معرفت اور توحید ہے اور یہ صحیح ہوتا ہے کیونکہ اس کی بنیاد اسم اللہ ذات کے تصوّر پر ہوتی ہے۔ اکثر اہل بدعت شریعت اور آیاتِ قرآنی سے منحرف ہو کر طریقت سے مردود، حقیقت سے محروم اور معرفت سے بے نصیب رہتے ہیں۔

Marfat.com

اور دیدارِ حق کو عکس ظاہری سے تشبیہہ دے کر اسے برحق کہتے ہیں لیکن وہ حقیقت میں بالکل باطل ہوتا ہے۔ بعض کے وجود میں شیطانی اور ناری تجلیات کا ظہور ہوتا ہے یا یہ کہ نفسانی نار خوبصورت بچے کی شکل اختیار کرتی ہے اور وہ اُسی کو دیدارِ حق اور وصال حق برحق کہتے ہیں۔ یہ بھی بالکل باطل ہے۔ بعض سرود وغیرہ سننے سے دیوانے ہو جاتے ہیں اور خط وخال پر لٹو ہو کر اُسی کو قُرب، وصال اور معرفت الٰہی خیال کرتے ہیں لیکن یہ بھی باطل ہے۔ بعض اپنے باطن میں نار بے مثل ہزاروں انوار دیکھ کر اُسی کو معراج خیال کرتے ہیں لیکن یہ بھی محض باطل ہے کیونکہ یہ معراج شیطانی ہے رحمانی نہیں ہے۔

فقرِ محمدیؐ سے محرومی کا سبب

جاننا چاہیئے کہ جن مراتب کا اُوپر ذکر ہو چکا ہے ان میں سے کسی ایک کے وسیلہ سے بھی معرفت الٰہی حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ اُلٹا توحید مطلق اور فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محروم اور دُور ہو جاتے ہیں۔ دوسرے اگر کوئی ایک جسم سے ہزار جسم میں آئے اور پھر ہزار جسم سے ایک جسم میں چلا جائے جیسا کہ پارہ بھی بکھر کر ذرّے ذرّے ہو جاتا ہے اور پھر ایک ہو جاتا ہے۔ یہ مراتب بھی سانپ کا کینچلی بدلنا ہے ایسے لوگوں سے توبہ بہتر ہے یہ صرف بازی گری ہے۔ یہ طریقہ سراسر فقرِ محمدی اور معرفت اور توحید الٰہی سے دُور ہے۔

ظاہر میں کمال اور باطن میں زوال ہے

بعض لوگ بارہ سال یا ایک سال کا روزہ رکھتے ہیں لیکن باطن میں انہیں معرفت و وصالِ الٰہی کی مطلق خبر نہیں ہوتی۔ یہ بھی اُن کی خام خیالی ہے گو لوگوں کی نگاہوں میں تو یہ کمال ہے لیکن آخر اس کمال کو زوال آتا ہے۔ یہ بات بھی فقرِ محمدی اور فنا

Marfat.com

فی التوحید الٰہی سے دُور ہے۔

اصلی اور نقلی قادری کی پہچان

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جن کے ظاہر آراستہ لیکن باطن خراب ہیں اور اُنہوں نے قادری طریق کو پناہ گاہ خیال کر کے اختیار کر رکھا ہے یہ حقیقت میں چور ہیں ان کی شناخت یہ ہے کہ یہ اہلِ تکلیف اور تقلید ہوتے ہیں جو اصلی قادری ہیں ان کی ابتداء و انتہا اسم اللہ ذات کے تصوّر پر ہوتی ہے ۔

باھو قادری را می شناسد بانظر
ہمچو زرگر می شناسد سیم و زر

ترجمہ:۔ باہو قادری کو ایک نظر میں شناخت کر لیتا ہے جیسے سنارا چاندی کو پہچان لیتا ہے۔
قادری طریقہ میں کوئی شخص دنیا کا طالب نہیں ہوتا۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

فقیر کامل کی شناخت

فقیر کامل اُسے کہتے ہیں جو دو اعمال کا عامل ہو۔
ایک عمل جلالی کہ اگر قہر و غضب سے کسی کی صورت کا تصوّر کر لے تو تاوقتیکہ وہ مر نہ جائے خلاصی نہ پائے جیسے منافق، کافر اور علماء کا دشمن وغیرہ۔
دوسرا عمل جمالی کہ اگر کسی کی صورت تصوّر میں لائے تو جب تک اسے معرفتِ الٰہی اور مجلس محمدی تک نہ پہنچا لے اسے نہ چھوڑے۔ یہ ان دونوں رفقاد کو منظورِ نظرِ الٰہی کہتے ہیں۔ جو ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے وہ ذکر مذکور سے فارغ ہو جاتا ہے۔ اسی کو توفیق مطلق کہتے ہیں ۔

نہ ہر سر بود لائق بادشاہی
نہ ہر فقر دارد بقربِ الٰہی

ترجمہ:۔ ہر سر بادشاہ بننے کے لائق نہیں ہوتا نہ ہر فقیر اللہ کا مقرب ہوتا ہے۔

Marfat.com

قُرب، معرفت اور وصالِ الٰہی کا حصول

یہ مراتب غالب الاولیاء قادری کے ہیں۔ اگر اور کوئی شخص دعویٰ کرے یا اُن کی برابری کرے تو وہ دونوں عالم میں ذلیل و خوار ہوتا ہے۔ یہ لوگ مقامِ جلالی کی بناء پر جب عزرائیل علیہ السلام رُوح قبض کرنے کو آتا ہے تو رُوح کو استخوانِ ابیض میں پہنچا دیتے ہیں جسے خود اللہ ربُّ العزت تبارک و تعالیٰ دستِ قدرت سے قبض کرتا ہے اور مقامِ جمالی سے ہر ایک مشکل کو حل کر سکتے ہیں۔ جس فقیر کو یہ دونوں اعمال حاصل ہیں اُسے قُرب، معرفت اور وصال خداوندی حاصل ہوتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ

اللہ ربُّ العزت تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے،

”اگر کوئی شخص مجھے شناخت کرنا، پانا یا مجھ سے کلام کرنا چاہتا ہے یا میرا قرب یا میری حضوری چاہتا ہے تو فقیر سے یہ باتیں حاصل کرے۔“

اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ فقیر کون ہے۔ یہ فقیر نہیں جو فاقہ کشی کرتے ہیں بلکہ فقیر وہ ہیں جن کو فیض و فضل الٰہی سے رُوح کو فرحت اور جمعیت ازلی نصیب ہے۔

فقیر کی شناخت

فقیر کی سب سے بڑی شناخت یہ ہے کہ اسے اسم اللہ ذات کے حاضرات کا تصوّر حاصل ہو اور اگر وہ قہر جلالیت کی نگاہ سے دیکھے تو مشرق سے مغرب تک آتش جذبہ سے جلا کر خاک بنا دے اور اگر جمالیت کی نگاہ سے دیکھے تو تمام

Marfat.com

جہان کو فیضِ الٰہی سے بھرپور کر دے اور ہر ایک کو اس کے مطلب و مقصود تک پہنچا دے۔ ذات و صفات کے یہ مراتب و درجات، معرفت، قرب، مشاہدہ اور حضورِ الٰہی اور استغراق حی قیوم حاصل کرنا اور اپنے اختیار سے انھیں عمل میں لانا بالکل آسان ہے۔ لیکن اس کام کے لیے حوصلہ وسیع ہونا چاہیئے لیکن ان میں سے ہر عمل کو وجود میں محفوظ رکھنا بہت مشکل ہے ہاں اگر اللہ تعالیٰ توفیق عنایت کرے تو اور بات ہے یا کامل مرشد عارف باللہ کی نگاہ ہو جائے کیونکہ مرشد کامل نظر ہی سے تلقین کرتا ہے۔ نظر ہی سے ہر ایک مرتبہ اور مقام پر پہنچا دیتا ہے، نظر ہی سے معرفت اور توحید الٰہی تک پہنچاتا ہے۔ اور نظر ہی سے طالب کو گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ کامل مُرشد تجربہ کار ہوتا ہے اور وہی نفس و شیطان کی قید سے چھڑاتا ہے۔ بشرطیکہ طالب صاحب احسان اصل انسان اور بالیقین و با اختیار ہو اور فقر کے مراتب کی برداشت کر سکے۔ ؎

گر تو خواہی نیک گردد نیک تر

فقر را بردار بر فقرش نظر

ترجمہ:۔ اگر تو بہت زیادہ نیک بننا چاہے تو اپنے فقر کو چھوڑ کر اس کے فقر پہ نظر رکھ۔

فقر کی تخلیق

فقر کیا چیز ہے؟ کسے کہتے ہیں؟ اور کہاں سے پیدا ہوتا ہے؟ فقر نورِ الٰہی سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ تمام عالم کا ظہور نورِ فقر سے ہوا ہے۔ فقر ہدایت ہے، فقر نورِ حق کی ایک صورت ہے جو اس درجہ خوبصورت ہے کہ دونوں عالم اس کے شیدا اور اس پر فریفتہ ہیں لیکن فقر کسی کی طرف توجہ نہیں کرتا مگر حکم الٰہی اور حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی اجازت سے۔ ؎

فقر رحمت راز وحدت نورِ حق

زیر پائے فقر باشد ہر طبق

ترجمہ:۔ فقر رحمت ہے وحدت کا راز ہے اللہ کا نور ہے۔ فقیر کے پاؤں کے نیچے زمین و آسمان کا ہر طبق ہے۔

Marfat.com

ہر کہ بیند فقر را عارف شود
فقر را از فقر وحدت می شود

ترجمہ:۔ جو فقر کے مقام کو دیکھ لیتا ہے وہ عارف باللہ ہو جاتا ہے فقر سے وحدت حاصل ہوتی ہے۔

مردہ نفس و زندہ قلب و روح پاک
لخت لخت جگر دل او چاک چاک

ترجمہ:۔ جن کے نفس مردہ ہیں دل زندہ ہیں روح پاک ہے جگر ٹکڑے ٹکڑے اور دل کٹے پھٹے ہیں۔

فقر در ذاتست باشد لازوال
فقر حاصل کے شود با قیل و قال

ترجمہ:۔ فقر لازوال کی ذات میں فنا ہوتا ہے بغیر دیکھے اور سنے اسکا فقر مکمل کب ہو سکتا ہے۔

چشم بند و گوش شنود ہم کلام
بے دیدہ شنیدہ کے شود فقرش تمام

ترجمہ:۔ آنکھ بند ہوتی ہے کان سے سن کر ہمکلام ہوتا ہے بغیر دیکھے اور سُنے اسکا فقر کب مکمل ہو سکتا ہے۔

باہو لب بستہ کن با چشم بین
غیر دیدن کے شود طالب یقین

ترجمہ:۔ باہو ہونٹ زبان بند کر لے آنکھ سے دیکھ بغیر دیکھے طالب کو یقین کب ہوتا ہے۔

باہو خوش بہ بیند می نماید خویش را
در خویش بینی خوش ببین وحدت خُدا

ترجمہ:۔ باہو انتہائی خوشی سے دیکھتا ہے جب وہ اپنا دیدار کراتا ہے اگر تو اسکے اوصاف پر نظر رکھے گا، اللہ کی وحدت کا مشاہدہ کرے گا

چشم را بر بند و بر دل کن نظر
تا شوی واصل خدا ہمچوں خضر

ترجمہ:۔ آنکھ کو بند کر کے دل پر نظر کر تا کہ تو خضر علیہ السّلام کی طرح واصل باللہ ہو جائے۔

Marfat.com

چشم را بر بند و بر دل کن نگاہ
تا ترا حاصل شود قربِ اِلٰہ

ترجمہ:۔ اللہ کو بند کرکے دل پر نظر کر تاکہ تجھ کو اللہ کا قرب حاصل ہو جائے۔

چشم را بر بند و در دل خوش بیا
تا شوی ہم صحبتِ ما مصطفےٰ

ترجمہ:۔ آنکھ کو بند کرکے دل میں ذوق شوق پیدا کرتا کہ تجھکو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت

چشم را بر بند و در دل عین عین
عاقبت عارف شوی حق الیقین

ترجمہ:۔ آنکھ کو بند کرکے دل میں تصورِ ذاتِ باری کر کیونکہ عارف کا انجام حق الیقین کا مقام ہوتا ہے

دل یکے ملک است مالک حق طلب
ہر کس ولایت دل بیابد یافت رب

ترجمہ:۔ دل ایک مقام ہے اللہ سے اس کی ملکیت طلب کر جس نے دل کی حکومت پالی اسنے

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ
مِنَ الْخَاسِرِيْنَ

"اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اگر تو نے ہم پر رحم نہ کیا اور ہمیں نہ بخشا تو واقعی ہم خسارہ میں رہیں گے۔"

فقر کی "ف" کی تاثیر

جس شخص کے وجود میں فقر کی ف تاثیر کرتی ہے اسے نفس پر فتح، رُوح کی فرحت، فیضِ قالب، دائمی جمعیت، ایمان کی سلامتی، فقر لایحتاج حاصل ہوتا ہے اور وہ بدعت، شرک، کفر اور استدراج سے فارغ ہو جاتا ہے۔ یہ

Marfat.com

مراتب مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا ۔ جو اس میں داخل ہوا وہ امن و امان میں ہو گیا' کے ہیں ؎

ہر کہ گیرد فقر را از حرف ف
فقر فخری یافتہ از بحر ب

ترجمہ :۔ جو آدمی فقر کی ف سے فقیری حاصل کرے فقر میرا فخر ہے اس نے حاصل کیا بحر کی ب سے ۔

ہر کہ گیرد فقر را ق از قرار
شُد زُبانِ او بمثل ذوالفقار

ترجمہ :۔ جس نے فقر کے ق سے قرار حاصل کیا اس کی زبان تلوار کی مثل چلنے والی ہو گئی ۔

ہر کہ گیرد فقر را از حرف ر
راز یابد رحمت اللہ ذوق ر

ترجمہ :۔ جس کسی نے فقر کی ر سے فقیری پائی اس نے اللہ کی رحمت کا راز پا لیا اور اُسے ر کا ذوق

فقر را فقر از بدان فقر از شناس
خواہ گدا و بادشاہ در ہر لباس

ترجمہ :۔ فقر کے مراتب کی فقری سے جان پہچان حاصل کر چاہے وہ فقیری کے لباس میں ہو یا بادشاہ اس قسم کا فقر لائق ارشاد ہوتا ہے ۔ ارشاد باری تعالیٰ :۔ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۔

حضور نبی پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے ارشاد فرمایا :۔

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ

" فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے ۔"

تلقینِ مُرشد

مرشد سے تلقین حاصل کرنا فرض عین ہے ۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :۔

Marfat.com

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ

" اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اُس کی جانب وسیلہ تلاش کرو۔"

حیلہ شیطانی اور مکر نفس

اگر کوئی شخص کہے کہ اس زمانے میں کوئی فقیر صاحب ارشاد اور وسیلے کے لائق نہیں صرف علم فقہ اور مسائل وسیلہ کے لیے کافی ہیں تو سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ اس کا حیلہ شیطانی ہے اور نفس کا مکر ہے۔ وہ معرفتِ الٰہی سے باز رکھنا چاہتا ہے۔ اولیاء اللہ قیامت تک ایک دوسرے کے قائم مقام ہو کر سورج کی مانند روشن رہیں گے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَالَ فِى الْاَرْضِ اللّٰهُ اللّٰهُ۔

"جب تک رُوئے زمین پر اللہ اللہ کہا جائے گا تب تک محشر برپا نہ ہوگا۔"

وہ مسلمان کیسے ہو سکتا ہے وہ تو حیوان کی مانند ہے۔

اسمِ اللہ کی تحریر

مطلب یہ ہے کہ انسان کے اندر دل، دل کے اندر سر اور سر کے اندر اسم اللہ لکھا ہوا ہے جسے نور ایمان ہویدا اسویدا کہا جاتا ہے۔

مقام مشق فی قلب الغیب

اسم اللہ ذات کی مشق وجودیہ کو مشق فی قلب الغیب بھی کہتے ہیں۔ جب

Marfat.com

انسان اس مرتبے پر پہنچ جاتا ہے تو اس کا دل اللہ تعالیٰ کی مدِ نظر ہونے کے قابل ہو جاتا ہے اور دل میں جو نام لکھا ہوا ہے۔ خدا کی قدرت سے وہ سورج کی طرح طلوع کرنے لگتا ہے۔ اس کے طلوع ہونے کے وجود میں سے خناس، خرطوم، وسوسہ، واہمات، خطرات اور صفات وعاداتِ بد یکبارگی نکل جاتی ہیں۔

شد مرا دیدار دائم در آئینہ عین ازنما
زاں بقائم یافتم من از خدا

ترجمہ: مجھ کو دیدار کی دولت ہمیشہ کے لیے حاصل ہے اس لیے کہ میں شیشۂ دل میں مشاہدہ ذات کرتا ہوں۔ اس لیے کہ میں نے خدا کی طرف سے مرتبۂ بقا حاصل کر لیا ہے۔

بر تنم ہر سوئے عارف شد وجود معرفت
احتیاجے نیست ذکرش ہر کرا ایں شد صفت

ترجمہ: عارف کے جسم کا ہر بال معرفت کا وجود ثابت کرتا ہے جس کو یہ صفت حاصل ہو جائے اس کو ذکر زبانی کی ضرورت نہیں رہتی۔

Marfat.com

مشعب کی تشریح

شرح مشعب کے مراتب

شرح مشعب چار مراتب میں منقسم ہے:۔

۱۔ دعوت ۲۔ ذاکر ۳۔ معرفت ۴۔ جمعیت

دعوت کے عمل کی تخصیص

دعوت کے عمل میں ہونے یہ نشانی ہے کہ وہ ایک دم میں تمام عالم کو خراب کر سکتا ہے یا آباد کر سکتا ہے۔

ذاکر کے عمل کی تخصیص

ذاکر ایک دم میں تمام عالم کو وصال یا زوال دے سکتا ہے۔

معرفت کے عمل کی تخصیص

اہلِ معرفت تمام عالم کو ایک دم میں یا فیضِ فضل بخش سکتا ہے یا خلل میں ڈال

Marfat.com

سکتا ہے اور۔

جمعیت کے عمل کی تخصیص

صاحبِ جمعیت چاہے تو تمام عالم کو ایک دم میں فنا فی التوحید اور مشاہدہ مع اللہ میں کردے۔ جمالِ الٰہی کے حضور کے نور میں سراسر جمعیت ہے۔ اور حضور وجمال کی جُدائی سراسر بے جمعیتی، پریشانی، خطرات اور خام خالی ہے۔ اس جمعیت سے عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ۔ انسان کو وہ کچھ سکھایا جو اُسے یاد نہ تھا؛ والا علم حاصل ہوتا ہے اور وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّهَا۔ اور آدم کو ان سب کے نام سکھائے؛ والے علم کی تاثیر سے انسان روشن ضمیر، صاحبِ تفسیر، صاحبِ نظیر اور نفس پر حکمران ہو جاتا ہے اسی کو علمِ لدنی کہتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَعَلَّمْنَاہُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا

"اور ہم نے اسے اپنے پاس سے علم سکھایا"

پس معلوم ہوا کہ توریت، انجیل، زبور اور فرقان کے علوم تمام کے تمام اسم اللہ ذات کے تصوّر سے منکشف ہوتے ہیں اور عمل میں آتے ہیں۔ ایسے شخص کو 'تلمیذ الرحمٰن' اور 'عالم علم العیانی' کہتے ہیں۔

Marfat.com

مقامِ یقین کی تشریح

یقین کی تعریف

یقین مجموعۂ جمعیت ہے، اور جمعیت اس بات کا نام ہے کہ انسان شیطانی ظلم و ستم، نفسانی جہالت، دنیاوی شامت اور پریشانی سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی امان میں آجائے اور اویسی۔ تلمیذ الرحمان۔ موافق قرآن۔ قاتل نفس۔ قاطع ہوا اور مخالف شیطان بن جائے اور ہمیشہ مشاہدہ میں رہے چنانچہ اس کی حالت کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِی شَانٍ۔ ہر روز وہ ایک خاص حالت میں ہوتا ہے! کے مصداق ہو۔ یہ مراتب لامکان فقیر کے ہیں جن پر لَا یَمْلِکُوْنَ مِنْہُ خِطَابًا صادق آتا ہے، یہ محض اُس کی عنایت ہے۔ فنا فی اللہ کے حجاب میں ہوتا ہے پس معلوم ہُوا کہ اللہ تعالیٰ کے دینی اور دنیاوی خزانے اس لازوال کتاب میں ہیں جو شخص عاجز محتاج اور پریشان ہو کر اس کتاب سے عنایت اور ہدایت حاصل نہیں کرتا اس کے سوال کا وبال اسی کی گردن پر ہوتا ہے۔ تجھے معلوم ہو گا کہ بہت سے لوگ جو ذاکر قلبی کہلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر تفکر سے یا دم بند کر کے کرتے

Marfat.com

ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ طریقہ ناقص اور محض فریب نفس ہے۔ جب تک مشق وجودیہ مرقوم نہ کی جائے تب تک نفس، قلب، رُوح اور سِر کی حقیقت کا انکشاف نہیں ہوتا۔ ویسے تو عام طور پر سب ہی دل میں یا زبان پر اسم اللہ صبح شام پڑھتے ہیں۔ لیکن ہزاروں میں سے کوئی ایک آدھ ہوتا ہے جو اسم اللہ کنہ کن سے پڑھتا ہے جو اس طرح کرتا ہے وہ ابتدا و انتہا میں معرفت کو پہچانتا ہے۔

اسم اللہ کا وجود میں تاثیر کرنا

جب اسم الٰہی وجود میں تاثیر کرتا ہے تو دل اور رُوح اللہ اللہ کہنے لگتے ہیں لیکن خواہ قیامت تک بھی کہتے رہیں تو بھی اسم اللہ ذات کی کُنہ کو نہیں پہنچ سکتے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِسْمَ اللّٰہِ شی طاھر لا یستقر الا بمکان طاھر

"اللہ تعالیٰ کا نام ایک پاک چیز ہے جو پاک مکان کے بغیر کہیں نہیں رہتا۔"

باطن کی پاکیزگی کے اثرات

جس شخص کا باطن اللہ تعالیٰ کا منظورِ نظر ہو اور اُسے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری حاصل ہو اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلیم، تلقین اور دست بیعت حاصل ہو۔

ظاہری مرشد کی حاجت نہ ہونا

جس شخص نے ظاہر و باطن میں ہدایت نبوی کو اپنا رفیق بنایا ہُوا ہو بلکہ خود یہی یہ حالت ہے کہ اُسے ظاہری مُرشد کی حاجت نہیں رہتی۔ یہ میرا کہنا کسی کی حالت کے

Marfat.com

لیے نہیں بلکہ میری خود یہ حالت ہے یا پھر اُس کی حالت کے لیے جن پر یہ باتیں ہیں منکشف کروں یا دکھا دوں۔

خُلاصۂ یقین کیا ہے؟

یقین کا خلاصہ حق الیقین لاہوت کی ابتدا ہے اور بیت المعمور کی بھی۔ ملائکہ کے کعبہ کو بھی لاہوت کہتے ہیں۔ لامکان حق الیقین کا انتہائی مقام ہے اور حق الیقین لامکان کو معراج کا قاب قوسین کہتے ہیں ؎

نہ دریائے محبت را چہ آرائی خطاب
چوں حباب از خود تہی شد گشت آب

ترجمہ:۔ محبت کے دریا کو تو خطاب سے کیسے سنوار سکتا ہے کیونکہ بلبلہ کی جب ہوا نکلی تو وہ پانی ہو جاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔

"وہ پاک ذات ہے جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام لے چلا۔"

دردناک قلب کی کیفیّت

دردناک دل اسم اللہ ذات کے تصوّر کی معرفت سے چاک چاک ہوتا ہے اور یہی دل سلیم ہوتا ہے۔ جو دل ذکرِ الٰہی کرتا ہے اُس سے ظاہری اور باطنی علوم کی کوئی شے چھپی نہیں رہ جاتی ایسے شخص کو قلب العالم، واقفِ احوال اور عالم روشنضمیر کہتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جاہل بے دین ہوتا ہے۔ اس راہِ باطن میں بے حیا جاہل چل ہی نہیں سکتا۔ جاہل بے دین اور بے حیا ہوتا ہے۔ عالم جان کا غم خوار ہے اور جاہل شیطان کا مصاحب ہے۔

Marfat.com

مُرشدِ حقیقی کا مقام

(سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا) جو کچھ میں کہتا ہوں سچ کہتا ہوں کوئی حسد کی بنا پر نہیں کہتا بلکہ حالت حقیقی بیان کرتا ہوں فقیر اُسے کہتے ہیں جو ایک ہی نگاہ سے طالب کا مرتبہ اپنے مرتبے کے برابر کر دے اور طالب کو اس میں ذرہ برابر بھی ریاضت و محنت نہ کرنی پڑے۔ یہ توفیق اہل حضور کو حاصل ہوتی ہے جو مرشد خود دائمی حضور ہے اس کے لیے طالبوں کو مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پہنچانا کون سی مشکل بات ہے لیکن طالب صادق ہونا چاہیئے نہ کہ کاذب اور مُرشد بھی کامل ہونا چاہیئے نہ کہ ناقص۔

سات ولایت اور اُس کی کیفیّت

جاننا چاہیئے کہ انسان کا جسم۔ خون، چربی، ریم، گوشت اور بہت سی نجاستوں سے پُر ہے اگرچہ انسان عقل و دانائی سے بیرونی حصّے کو پاک و صاف رکھ سکتا ہے لیکن سات اعضاء میں سات ہی ولایات ہیں جن میں سے ہر ایک میں الگ الگ بادشاہ ہے اور الگ اس کا سلسلہ ہے۔

وُجودِ انسانی کی کیفیّت

انسان کے وجود میں نفس بادشاہ ہے اور اس کا وزیر شیطان ہے۔ قلب بادشاہ ہے اور اس کا وزیر امیر خناس، خرطوم، وسوسہ، وہمات اور خطرات ہیں۔ رُوح بادشاہ ہے اور اس کے وزیر علم، عبادت اور سعادت ہے اور وجود میں دنیا بادشاہ ہے اس کے وزیر امیر حرص، حسد، طمع، بغض اور نفاق ہیں۔ یہ ناشائستہ لشکر بے شمار ہیں۔

Marfat.com

نجات دہندہ نسخہ

اگر کوئی شخص تمام عمر ریاضت نماز، روزے اور نوافل میں گزار دے تو بھی صفاتِ بد سے وجود کو خالی نہیں کر سکتا جب تک کہ اسم اللہ ذات کو مشق وجودیہ مرقوم کا تصور نہ کرے کیونکہ یہی اسے ہر ایک مصائب سے نجات دے سکتی ہے ؎

نظر بہ شاہد معنی ز چشم دل کردم
حجاب عینک چشم است مرد بینا را

ترجمہ:۔ میں نے محبوب کی طرف دل کی آنکھ سے نظر کی بینا آدمی کو عینک آنکھ پہ پردہ ہے۔

نظر آن باشد کہ برحق شد نظر
چشم ظاہر داشتند ہم گاؤ خر

ترجمہ:۔ نظر حقیقتاً وہ ہے جو اللہ کے حسن وجمال پر ہو ظاہری آنکھ تو گائے بیل اور گدھے بھی رکھتے ہیں۔

؎ تا گلو پُر مشو کہ دیگ نۂ
آب چنداں مخور کہ ریگ نۂ

ترجمہ:۔ گلے تک پیٹ بھر کر مت کھا کہ تو دیگ نہیں ہے۔ پانی بھی بہت زیادہ مت پی کیونکہ تو ریت ہے۔

قبر کا عذاب اور بھوک کے عذاب میں فرق

حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

عَذَابُ الْجُوْعِ اَشَدُّ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

"بھوک کا عذاب قبر کے عذاب سے بھی زیادہ سخت ہے۔"

دلم بے ز خطرہ شکم پر طعام
کہ ایں است معراج واصل مدام

ترجمہ:۔ میرا دل خطرات سے پاک اور پیٹ کھانے سے پُر ہے کہ اصل میں واصل کی ہمیشہ رہنے والی معراج یہی ہے۔

Marfat.com

دلم پُر ز خطرہ شکم بے طعام
ریاضت زیا شد ز کُفر مدام

ارشادِ نبوی ہے:۔

اَلرِّیَاءُ اَشَدُّ مِنَ الْکُفْرِ

"ریا کفر سے بھی بُرا ہے۔"

سِلک اور سلوک میں فرق

جاننا چاہیئے کہ سِلک سے مراد باطنی راستہ ہے اور سُلوک سے مُراد علم تصوف باتوفیق مُراد ہے۔ پس سِلک سُلوک کے پر و بال ہوتے ہیں جو ظاہر و باطن کی خبر لاتے ہیں۔

ظاہری سِلک کیا ہے؟

ظاہری سِلک تو یہ ہے کہ سر معبود کے سجدہ میں ہو۔

باطنی سِلک کیا ہے؟

باطنی سِلک یہ کہ باطن میں غرق فی التوحید ہو اور مشاہدۂ ربوبیت کے اسرار کا مشاہدہ کرتا ہو۔

ارشادِ نبوی ہے:۔

مَنْ لَمْ یود فرض الدائم لم یتقبل اللہ فرض الوقت

"جو دائمی فرض ادا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس کا وقتی فرض بھی قبول نہیں کرتا۔"

یعنی منافقوں، خارجیوں اور اہلِ شراب کی نماز لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَ اَنْتُمْ سُکَارٰی ہے۔

Marfat.com

لیکن حدیث شریف میں ہے لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ. حضوری قلب بغیر نماز نہیں ہوتی۔ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ انسان کو اللہ تعالیٰ سے نفاق نہیں کرنا چاہیئے ؎

با نفس پلید جامہ پاک چہ سُود
در دل ہمہ مشرکی سجدہ بر خاک چہ سُود

ترجمہ:۔ جب نفس ناپاک ہو تو پاک کپڑوں سے کیا فائدہ۔ دل میں تمام شرکی باتیں ہوں تو خاک پر سجدہ کرنے سے کیا فائدہ۔

اہل دل کی نماز کا راز

پس تکبیر تحریمہ کے وقت اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر غیر خدا کے خطرات کو دل سے دور کر دینا چاہیئے اور قبلہ کی طرف رُخ کر کے اللہ اکبر کہہ کر نماز با راز اور راز بانماز ادا کرنا چاہیئے کیونکہ راز بغیر باطن باطل ہوتا ہے۔ اہل دل کی نماز اللہ قبول کرتا ہے اور ان کے قلوب کو زندہ کرتا ہے۔ اَلرِّضَاءُ فَوْقَ الْقَضَاءِ۔ اَلرَّازُ فَوْقَ الرِّضَاءِ کیونکہ رضا، قضا سے بہتر اور راز رضا سے بھی بہتر ہوتا ہے۔

اَقسامِ راز

راز چار اقسام میں منقسم ہے:۔

۱۔ پہلی قسم کا نام الہامی ہے۔
۲۔ دوسری قسم کا نام معرفتی ہے۔
۳۔ تیسری قسم کا نام توحیدی ہے۔
۴۔ چوتھی قسم کا نام نُوری ہے۔

ان چاروں قسموں والا فنا فی اللہ، مشاہدہ ذات اور قربِ حضوری میں ہوتا ہے۔

Marfat.com

رازِ الہامی

رازِ الہامی کا مقام قلب میں ہے اور اسے ہر ایک آواز رازِ الست سے معلوم ہوتی ہے۔

رازِ معرفتی

رازِ معرفتی کا مقام سر دماغ ہے اس کو آواز حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے نور سے آتی ہے۔ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا یا پایا حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت سے پہچانا یا پایا۔

رازِ توحیدی

رازِ توحیدی کا مقام وجود کا ہر ایک ذرہ ہے اس کو آواز لامکان اور قرب الٰہی سے آتی ہے۔

رازِ نوری

راز نوری کو حق اور حضور حق سے آتی ہے۔ اس قسم کے راز کو جمعیت کل کہتے ہیں۔

اجتماعِ راز کے اثرات کی کیفیت

جب یہ تمام راز اکٹھے ہو جائیں تو جمعیت اور فنا فی اللہ اور غرق حضور حاصل ہوتے ہیں اور اسے آواز واجب الوجود سے آتی ہے، اسی کو فنا فی اللہ با معبود کہتے ہیں ایسے شخص کی آنکھ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں واضح اور روشن رہتی ہے اور

Marfat.com

ہمیشہ دیدارِ الٰہی دیکھتا رہتا ہے اور اسے قربِ الٰہی حاصل ہو جاتا ہے۔ جو شخص ان مراتب پر پہنچتا ہے تو دونوں جہان اس کے فرمانبردار غلام بن جاتے ہیں۔

فقیر کی حقیقی منزل

فقیر حقیقت میں بادشاہ ہوتا ہے، فقیری کوئی آسان کام نہیں۔ فقیر ہمیشہ دیدار الٰہی کا مشاہدہ کرتا ہے اور ماسوی اللہ سے بیزار رہتا ہے۔ جب ہمیشہ تفکر کے ساتھ طاعت کی جائے تو وجود کامل اور قلب زندہ ہو جاتا ہے۔ پھر ساتوں کی صورتیں الگ الگ پیدا ہوتی ہیں۔ چنانچہ نفس، قلب، رُوح، سرّ، علم، اسم اللہ ذات اور توفیق الٰہی جامع الجمعیت کی صورتیں الگ الگ نمودار ہوتی ہیں۔ ان میں سے نفس و شیطان کی صورتوں کو سلطان الفقر دُور کر دیتا ہے اور زبان سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے لگتا ہے۔

ارشاد نبوی ہے:۔

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ. مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَاءِ

"جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اُس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔
جس نے اپنے نفس کو فانی سمجھا اس نے اپنے رب کو باقی سمجھا"

فقیر صحابہ کرام کی معیت میں

جب انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے تو پھر حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی مجلس اقدس میں باریاب ہوتا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے پہلے اسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، صدق کی تعلیم و تلقین فرماتے ہیں۔ پھر

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عدل اور محاسبہ نفس کی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ادب و حیاء کی۔ اور پھر حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم، حلم، کرم، جود اور فقر کی تلقین و تعلیم فرماتے ہیں۔ اس کے بعد حضور نبیٔ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زبان مبارک سے فرماتے ہیں خُذْ بِیَدِیْ میرا ہاتھ پکڑو، اور پھر اسم اللہ ذات کے تصور سے تعلیم و تلقین فرماتے ہیں اور جمعیت خلق عنایت فرماتے ہیں۔ یہ پانچوں تلقینات مرشد کامل مکمل اکمل جامع نور الہدیٰ اور عارف خدا طالب اللہ کو بے ریاضت، بے ذکر اور بے فکر باطن میں مجلسِ محمدی سے کراتا ہے اور فضیلت دلاتا ہے۔ جو شخص ایک دفعہ بھی زبان سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتا ہے ذرہ بھر بھی گناہ باقی نہیں رہتا۔

عارف کے لیے جواز کا پہلو

عارف کے لیے حیات اور ممات، مستی و ہوشیاری، خواب و بیداری اور مراقبہ میں کلمہ طیبہ کا ذکر زبان، قلب، رُوح اور سرّ سے خلا اور ملا اور ظاہر و باطن میں جائز ہے۔

ہستی سے نیستی اور نیستی سے ہستی کا وجود

جس کے وجود میں اسم اللہ ذات اثر کرتا ہے اُس کے نفس کو زندگی میں ہی موت کا درجہ مل جاتا ہے اور موت میں حیاتی حاصل ہو جاتی ہے خواہ عارف منتہی الامکان میں رہتا ہو۔

ذکر در ذاتست فی اللہ ذات نور
لا زوال و باوصال شُد حضور

ترجمہ:۔ ذکر ذات میں ہوتا ہے اور اللہ ذات کا نور ہے وہ واصل لازوال حضوری میں رہتا ہے۔

Marfat.com

درمیانش کس نگنجد ذات نور
ذکر ذاتی عین ببرد در حضور

ترجمہ:۔ ذاکر کی ذات اور نُور کے درمیان کسی غیر کے سمانے کی گنجائش نہیں ہے کیونکہ ذکر ذاتی حقیقتِ حق کی طرف حضوری میں لے جاتا ہے۔

ذکرِ حقیقی کی اہمیت

تقلیدی اور بعیدی ذاکر شمار سے باہر ہیں۔ ذکر خاص اور ذکر با اخلاص ہمیشہ مشرف بہ دیدار خداوندی ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا

"جو شخص اپنے رب کا لقار چاہتا ہے اُسے صالح عمل بجالانے چاہئیں" غیر حق سے روگردان ہو کر دیدار الٰہی کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ جو شخص ان مراتب کو حاصل کر لیتا ہے وہ مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لائق ہو جاتا ہے۔

تا نہ بینی با عین العیان
باور مکن بر مرشدے کاذب جہان

ترجمہ:۔ جب تک آنکھ سے بالکل ظاہر مشاہدہ نہ کر لے یقین مت کر پیر کے کہنے پر وہ دنیا بھر کا جھوٹا ہے۔

"یاد" کی تعریف

جاننا چاہیئے کہ ذکر یاد کو کہتے ہیں اور یاد یکتائے فی اللہ ہونے کے لیے ہوتی ہے جو غرق فی التوحید اور یکتا ہو گیا اسے پھر ذکر اور یاد کی ضرورت نہیں یکتا ہونے کے بعد اگر ذکر یا یاد کی طرف رجوع کرے تو رد و کفر میں داخل ہے یا اور ذکر نفسانی اور شیطانی خصائل کے دفعیہ کے لیے ہوتے ہیں۔ اگر ان کے

Marfat.com

وظیفہ کے بعد یا پھر اور ذکر میں مشغول ہو تو فساد برپا ہوتا ہے جب اسے مشاہدہ ذات اور قربِ الست حاصل ہو اور غیر فی الحضور ہو اور عین بعین مشاہدہ کرتا ہو تو پھر اس کے لیے ذکر باعثِ کفر ہے کیونکہ جو شخص قربِ الٰہی، معرفت اور وصالِ الٰہی سے لوٹ کر قال کی طرف آتا ہے۔ اس پر کفر کیونکر لازم نہ آئے۔ یہ مراتب صحیح تصدیق کے ہیں۔ یہاں پر تسبیح درکار نہیں۔ یہ باطنی راہ وصال کے متعلق ہے نہ کہ قال کے متعلق ہے

فقر یک نظر است نظرش با خدا
فقر یک سخن است سخن از مصطفےٰ

ترجمہ:۔ فقر اس نظر کا نام ہے جو نظر اللہ تعالیٰ کی طرف ہو۔ فقر اس بات کا نام ہے جو مصطفیٰ کی زبان سے ہو

زاں سخن شد فقر یکتا یک وجود
گوئے از مردان میداں او ربود

ترجمہ:۔ اس بات سے فقر ایک حقیقت اور بے مثل ہو گیا کہ اولیائے کاملین فقر کی گیند کو میدانِ وحدت میں لے گئے۔

غیر متشرع کا عمل

فقرِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہودیوں اور بدعتیوں کو نصیب نہیں ہوتا۔ جو کچھ وہ تجھ پر ظاہر کرتے ہیں یا دکھاتے ہیں اس پر اعتبار نہ کرنا کیونکہ وہ اہلِ شرب اور غیر متشرع ہیں اور جو کچھ وہ دکھاتے ہیں وہ محض استدراج ہے۔

ذاکرِ سر کون ؟

جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے قریب وہی ہیں جو باطن میں حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے دست بیعت ہو یا صحابہ کرام کے دستِ بیعت ہو۔ ایسے اشخاص کو ذاکرِ سر کہتے ہیں۔

Marfat.com

طالب از مُرشد طلب کن راز ہا
تا ترا حاصل شود قربِ اِلٰہ

ترجمہ:۔ اے طالب مرشد سے رازِ باریتعالیٰ طلب کر تا کہ تجھکو اللہ کا قُرب حاصل ہو جائے۔

طالب از مُرشد طلب کن راز کُن
ہر مراتب را بیابی زین سُخن

ترجمہ:۔ اے طالب مرشد سے کُن کے راز کو طلب کر تو اس ایک بات سے تمام مرتبے حاصل کر لے گا۔

پُشتِ ناخن پر تماشا دیکھنا

جو شخص اس طرح اِلَّا اللہ کی معرفت اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچ جاتا ہے وہ نفسانی اور خصائل بد کو دُور کر دیتا ہے اور دونوں جہان کا تماشا پشتِ ناخن پر دیکھ سکتا ہے۔ ایسے شخص کو لکھنے پڑھنے اور تین اُنگلیوں میں قلم پکڑنے کی کیا ضرورت ہے

فکر از ذکر است ذکرش با حضور
بے حضوری ذکر باشد حق ز دُور

ترجمہ:۔ فکر ذکر سے حاصل ہوتی ہے اور ذکر اس کی حضوری سے اور ذکر بے حضوری اللہ تعالیٰ سے دُور کر دیتا ہے۔

قلب کیا ہے ؟

جاننا چاہیئے کہ ذکر اسم اللہ ذات جسے غرق فنا فی التوحید بھی کہتے ہیں مثل فرشتہ پاک کے ہے اور خطرات نفسانی اور شیطانی کُتّے کی طرح ناپاک اور بدبودار مردار ہیں۔ سو قلب ایک گھر ہے جس گھر میں کُتا ہو وہاں رحمت کا فرشتہ نہیں آتا۔ اسی طرح جس قلب میں خطرات ہوں وہاں ذکر الٰہی نہیں آتا۔

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَا یَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ فِیْ بَیْتِ الْکَلْبِ

"نہیں داخل ہوتے فرشتے کتے والے گھر میں۔"

گر تو مردے عاقلی صاحب شعور
حضور را بگذار رو درغرقِ نور

ترجمہ:۔ اگر تو عقلمند اور صاحبِ شعور آدمی ہے۔ حضور کو چھوڑ اور نور میں غرق و فنا ہو جا۔

مخلوق اور خالق کی نظر میں فقیر و عارف

جس شخص کو عارف، فقیر ولی اللہ اور فی اللہ کے مراتب ملے وہ مخلوق کی نگاہ میں بُرا لیکن خالق کے نزدیک لائق دیدار اور اہل بہشت ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

من مدح لاخیہ المسلم فی وجھہ فکانما ذبحہ بلاسکین

"جس نے اپنے مسلمان بھائی کی تعریف اُس نے منہ پر کی اُس نے بغیر چھری اُسے ذبح کیا۔"

ارشاد نبوی ہے:۔

حشو فی وجوہ المداحین التراب

"مدح کرنے والوں کے منہ میں خاک۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عمل

اگر کوئی شخص چاہے کہ کسی حالت میں بھی ایمان اُس سے جُدا نہ ہو بلکہ زیادہ سے زیادہ منوّر رہے، کبھی سلب نہ ہو اور ہمیشہ قرب، ذکر، معرفت اور وصال الٰہی

Marfat.com

ے محمود الوجود رہے تو اُسے اسم اللہ ذات کا تصور کرنا چاہیئے کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیشہ اسم اللہ ذات کے تصور میں مستغرق رہا کرتے تھے۔

اسم اللہ ذات کے تصوّر کے حصول کا علاج

اگر کسی کے وجود میں اسم اللہ ذات قرار نہ پکڑے تو اس کا یہ علاج ہے کہ دن رات تفکر سے دل پر یا سینے میں یا سر میں یا دماغ میں یا آنکھ پر مشق مرقوم وجودیہ لکھیں تو کچھ دنوں بعد اسم اللہ ذات سارے وجود کو اپنے قبضہ میں لاکر سر سے پاؤں تک نور ذات کی تجلیات میں غرق کر دے گا اور انسان اللہ تعالیٰ کا منظور نظر ہو جائے گا۔ اور مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پہنچ کر تمام مطالب حل کرے گا۔

ذکر الٰہی کی اہمیّت

ذاکر کے لیے ذکر حضور خدا سے پیغام اور فرمان ہے اور ذکر ہی اس کے لیے حضوری کا وسیلہ ہوتا ہے۔ آؤ ذکر اختیار کرو تا کہ تم اللہ تعالیٰ کے لقاء سے مشرف ہو جاؤ۔ نفس اور اُس کی خواہشات کو چھوڑ دو۔

ذکر حقیقی سے دس صفات کا حصول

ذکر حقیقی سے ذاکر صادق میں دس صفات پیدا ہوتی ہیں:۔

١۔ ترک ٢۔ توکّل ٣۔ تجرید ۴۔ فقر ۵۔ اختیاری
٦۔ بیداری قلب ٧۔ آزادیٔ شوق ٨۔ معرفت ٩۔ کلید اسم ذات و حاضرات
١٠۔ توحید۔

Marfat.com

ذاکر اور کلید میں فرق

ذاکر صاحب جمعیت اور کلید کل التوحید ہوتا ہے۔ ذاکر اور اہل تقلید کی ہم نشینی کبھی راست نہیں آتی۔ مجھے ان نادان لوگوں پر سخت تعجب ہے جو خود کو ذاکر قلبی کہتے ہیں اور پھر دنیامردار کے لیے مارے مارے پھرتے ہیں۔

قلبی ذکر کے اثرات

قلبی ذکر سے تو قرب، حضور، مشاہدہ ربوبیت اور نور ذات کی تجلیات نصیب ہوتی ہیں اور ذاکر قلبی عین العیان، خواہشات نفسانی سے بری، مراقبہ میں استغراق اور اسرار قدرت کا پہچاننے والا ہوتا ہے۔ اور طیر سیر جسم و جان سمیت کر سکتا ہے۔

ارواح انبیاء و اولیاء سے ملاقات کا حصول

ذکر قلبی اور ذکر وجدانی سے مجلس محمدی بطور دوام اور انبیاء و اولیاء اللہ کی روحانیت سے ملاقات حاصل ہوتی ہے اور حالات مخفی منکشف ہوتے ہیں۔ جس وقت قرب حق والا دل 'یا اللہ' کا نعرہ مارتا ہے تو اس اسم اعظم کی عظمت سے عرش اکبر کانپ اٹھتا ہے۔ فرشتے حیرت زدہ ہو جاتے ہیں اور انبیاء و اولیاء کی روحوں کو عبرت حاصل ہوتی ہے۔

نور حقیقت کا مشاہدہ

جاننا چاہیئے کہ قلبی ذکر، قرب، شوق، اعتقاد، عنایت، ہدایت، توفیق، تصدیق تحقیق اور جمعیت قلبی سے اسم اللہ ذات کے جوہر تک پہنچ سکتے ہیں اور اس جوہر سے تصور کے درجات، وحدت کی تاثیر، دیدار الٰہی، نور حقیقت اور الوہیت دکھائی دیتا ہے۔

Marfat.com

عضو کا نور سے منور ہونا

یہ سب مراتب اسم اللہ ذات کے نور سے حاصل ہوتے ہیں۔ جس شخص کو اسم اللہ ذات کا تصور حاصل ہے۔ اس کے ساتوں اعضاء نور مطلق ہو جاتے ہیں۔ اور ہر عضو سے نور ٹپکتا ہے اور اسی نور سے ذات حق کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ قرب و حضوری حق نصیب ہوتی ہے، وجود بخشا جاتا ہے۔ جس شخص کی یہ کیفیت ہو گئی ہو اس کا ذکر کرنا، دیکھنا، سُننا، بولنا، مجاہدہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، قرب بعد، قبض بسط، سکر صحو، وصال فراق، پاس و نفاس، نفس قلب رُوح ہڈیاں مغز، چمڑا، گوشت، رگ، ناخن، خون، ریم بلکہ بدن کا ہر ایک بال سب کا نور ہو جاتا ہے۔ نیز اس کی تلاوتِ قرآنی، مختلف علوم کا پڑھنا، حیّ و قیوم کی عبادت، کھانا، پینا، سونا، جاگنا، مستی ہوشیاری، مراقبہ، مکاشفہ، مجادلہ، محاربہ، جمعیت جان نور ہوتا ہے۔ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں وہ نور ہوتا ہے۔ اس کی قبر کی مٹی بھی نور ہی ہوتی ہے۔ اگر اس قسم کے تصوّر والا دوزخ کی طرف آئے تو اسم اللہ ذات کے نور کی وجہ سے دوزخ کی آگ ملیامیٹ ہو جائے اور دوزخ ایک ریشمی نرم بستر بن جائے۔

جمعیّت کُل کسے کہتے ہیں؟

جب دوزخ کی آگ کو آرام کی نیند نصیب ہوتی ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصوّر کا ثمرہ موت کے بعد قیامت کے دن معلوم ہوگا۔ اگر اسم اللہ ذات کے تصور والا بہشت میں آئے تو حور و قصور اسم اللہ ذات کے نور کی چمک سے شرمندہ، شرمسار اور خوار ہو جائیں۔ اس تصور والے کو دونوں جہان حاصل ہوتے ہیں۔ ایک نور مجمل ظہور

Marfat.com

جس سے مراتب حضور حاصل ہوتے ہیں اس کو جمعیت کل بھی کہتے ہیں اور دوسرے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے بقا مع اللہ میں نور لقا حاصل ہوتا ہے جس کے سبب نور میں یکتا ہو جاتا ہے۔ ایسے اشخاص کی شان میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ارض و سماوات کا نور ہے اور وہ اس کے نور کی مثال ہیں۔

کامل فقیر کی نشانی

کامل مرشد صادق طالب کو پہلے ہی روز ابتدائی اور انتہائی تمام مراتب عطا کر دیتا ہے۔ فقیر صاحب قلب کی کیا علامت ہے؟ یہ کہ بظاہر خاموش ہو لیکن وجود میں اس کا قلب قلبی ذکر کی وجہ سے جوش خروش کرتا ہو اور اس کا خواب خلوت میں مشرف بہ دیدا ر رب تعالیٰ ہوتا ہے۔ اس کی بیداری نفس کی ترک اور بیزاری ہو۔ اس کا کھانا خاتمہ بالخیر۔ اس کی بھوک برکتیں، اس کا ذکر ذکر الٰہی، اس کا سننا الہام مع اللہ، اس کی نظر معرفت پر ہو۔ اس کے قلب کو ایمانی نور حاصل ہو۔ تجرید اور تفرید کی وجہ سے اس کے قلب کو صفائی نور حاصل ہو اور حضوری قلب حاصل ہو، ہر دم یاد الٰہی میں رہے۔

قلب کیا ہے؟

قلب ایک سمندر ہے بشرطیکہ صاحب قلب صاحب توحید ہو۔ جب اس سمندر میں غوطہ لگائے تو تینوں زمانوں یعنی ماضی، حال اور مستقبل کے علوم و حقائق اس پر منکشف ہوں اور وہ روشن ضمیر بن جائے اور اس پر لوح محفوظ کے علوم منکشف ہوں اور دل کی آنکھوں سے لوح محفوظ پر لکھے ہوئے کو پڑھ لے بلکہ اس سمندر میں غوطہ لگانے سے قلب اور لوح ضمیر واضح اور کشادہ ہو جاتی ہے بلکہ نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ قلب بمنزلہ حرف 'ن' اور لوح محفوظ بمنزلہ نقطہ 'ن' ہو جاتی ہے کیونکہ

Marfat.com

لوحِ محفوظ کے تمام علوم لوحِ ضمیر میں پوشیدہ ہیں جو اہلِ قلب کی توجہ سے قلب کو حاصل ہوتے ہیں۔ یہ تمام مراتب اسم اللہ ذات کے تصوّر کے کماحقہ، تصرف سے حاصل ہوتے ہیں۔ ان میں سے کوئی سی بھی حالت صحیح الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتی۔ یہ مراتب طالب اللہ کو کامل مرشد جو صاحب قلب ہے صرف نگاہ ہی سے عطا کر دیتا ہے اور معرفتِ الٰہی میں عارف بنا دیتا ہے اور مجلس محمدی میں حاضر کر دیتا ہے۔

مرشد کی توجّہ کے اثرات

مرشد توجہ سے پہلے ہی روز قلب اور نظر کے مراتب عطا کر دیتا ہے جو عطا نہیں کر سکتا وہ ارشاد، باطنی معرفت، ذکر، فکر، فیض، فضل اور سرِّ الٰہی سے بے خبر ہے۔ اور خام خیالی میں پڑا ہے۔ گو وہ لوگوں کی نظروں میں صاحبِ قرب و وصال ہی دکھائی دیتا ہو۔ یہ تمام مراتب اسم اللہ ذات کے حاضرات جیسے توجہ تصور اور تصرف حضور سے حاصل ہوتے ہیں۔

سرِّ کل الکلید کسے کہتے ہیں

جب اسم اللہ ذات کا تصوّر جو لطیفہ نورِ غیب الغیب ہے قلب سے اٹھتا ہے تو تمام قلب جسم اور جان کا گوشت تک گرا دیتا ہے اس لیے صاحب قلب کو ریاضت کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ وہ جان قربان کر دیتا ہے اس کو سِرِّ کل الکلید کہتے ہیں۔ اس قسم کی خاص الخاص توحیدی توجہ تقلید سے شرم رکھتی ہے۔

طالب اللہ کون؟

طالب اللہ اُسے کہتے ہیں جو ماسوی اللہ کو ترک کر دے اور اللہ تعالیٰ سے

Marfat.com

ذکرِ وصال کیا ہے؟

ذکرِ وصال میں انبیاء و اولیاء اللہ کی مجلس اور ارواح کے ساتھ ملاقات حاصل ہوتی ہے۔

ذکرِ احوال کیا ہے؟

ذکرِ احوال میں تمام الٰہی غیبی خزانے معلوم ہو جاتے ہیں۔ ان سے بھی رجعت لاحق ہوتی ہے۔

شُعلہ کا متجلّی ہونا

جو طالب اللہ ان چہار اذکار سے جن سے رجعت لاحق ہوتی ہے گزر جاتا ہے تو پھر ذکرِ مخفی فنائے نفس اور فیضِ رُوح سے غیر مخلوق نور کا شعلہ متجلی ہوتا ہے اور وجود میں اس قسم کی چمک دمک پیدا کرتا ہے کہ سر سے پاؤں تک قلب و قالب روشن ہو جاتا ہے جس کی مثال ہی قائم نہیں ہو سکتی، ذکرِ مخفی کی عنایت سے ہمیشہ اِلَّا اللّٰہُ میں غرق رہتا ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہردم حاضر رہتا ہے۔

مخفی ذاکر کے باطن کی کیفیت

مخفی ذاکر کا باطن معمور ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً

"اللہ تعالیٰ کو زاری اور عاجزی کے خفیہ خفیہ یاد کرو اور بلاؤ۔"

پھر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی چیز کی خواہش نہیں کرتا۔ اللہ بس باقی ہوس۔

اقسامِ ذکر

جاننا چاہیئے کہ ذکر چار اقسام میں منقسم ہے:۔

ذکر کی قسمِ اوّل :۔ ذکرِ زوال۔

ذکر کی قسمِ دوم :۔ ذکرِ کمال۔

ذکر کی قسمِ سوم :۔ ذکرِ وصال۔

ذکر کی قسمِ چہارم :۔ ذکرِ احوال۔

ذکرِ زوال کیا ہے؟

ذکرِ زوال میں خلقت کا رجوع ہوتا اور ننگ و ناموس کا شور و غوغا ہوتا ہے۔ اس سے رجعت لاحق ہوتی ہے۔

ذکرِ کمال کیا ہے؟

ذکرِ کمال میں فرشتہ موکل کی رفاقت ہوتی ہے۔ خیونیت قید میں لائی جاتی ہے اس سے بھی رجعت لاحق ہوتی ہے۔

Marfat.com

فَاسْئَلُوْٓا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

اگر تمھیں کوئی بات معلوم نہیں تو اہل ذکر سے پوچھ لو۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

لَا یَشْغَلُھُمْ شَیْءٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ طَرْفَۃَ الْعَیْنِ ۔

"کوئی چیز اُن کو ایک لحظہ کے لیے بھی ذکر الٰہی سے باز نہیں رکھ سکتی۔"

ذکر خفی کے حصول کا طریقہ

ذکر خفی اسم اللہ ذات کی مشق وجودیہ مرقوم کے تصور کی مشق کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس میں تجلیات کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ ذاکر غرق فی اللہ ہو جاتا ہے۔ مجلس محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت نصیب ہوتی ہے اور نجات حاصل ہوتی ہے۔ ذکر خفی کا ذاکر بننا بہت ہی مشکل امر ہے۔ ذکر الٰہی میں اللہ تعالیٰ کے بہت سے راز ہیں۔ ؎

ذاکراں را برد ذکرش غرق نور

با ذکر مجلس شود نبوی حضور

ترجمہ:۔ اس کا ذکر ذاکروں کو نور کے دریا میں غرق و فنا کر دیتا ہے۔ مجلس میں ذکر کرنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔

ذکرِ حقیقی کے اثرات

جب اللہ تعالیٰ کا حقیقی ذکر وجود میں آتا ہے تو وجود میں سے تمام باطل اشیاء خارج ہو جاتی ہیں۔ جو طالب اپنے مرشد کے گناہوں کا خیال کرتا ہے تو وہ کبھی بھی راہِ خدا نہیں دیکھ سکتا۔ جو طالب اپنے مرشد سے راستہ دیکھ لیتا ہے وہ پھر مرشد کے گناہ کا خیال تک نہیں کرتا جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی نگاہ پڑتی لیکن حضرت خضر علیہ السّلام کی کاروائی کی حقیقت سے آگاہ نہ تھے مگر حضرت خضر علیہ السّلام

Marfat.com

کو باطن میں قربِ الٰہی کی راہ حاصل تھی جیسا کہ سورہ کہف میں واقع ہے کہ کشتی کو ڈبویا، دیوار کو گرایا، بچے کو مار ڈالا وغیرہ۔

نفس امّارہ کے قتل کے ثمرات

ذکرِ الٰہی کا تعلق راز سے ہے آواز سے نہیں۔ ذکر کے یہ معنی نہیں کہ دل جو گوشت کا ٹکڑا ہے جنبش کرے، لہٰذا معرفت حضوری کے مشاہدہ سے ہوتا ہے۔ جو شخص اسم اللہ ذات کے تصوّر کی تلوار سے نفس امّارہ کو قتل کر دیتا ہے وہ دونوں جہان کا تماشا پشتِ ناخن پر کر سکتا ہے۔

حاجات سے چھٹکارا پانا

ذاکر کی مدنظر عین العیان نظارہ رہتا ہے اسے ورد و وظائف کے پڑھنے، نماز، نوافل، استخارہ وغیرہ کی ضرورت نہیں۔

ذاکر کو دو حالتوں کا حصول

ذاکر دو حالتوں اور دو حکمتوں سے خالی نہیں۔ اگر بیدار ہے تو شغل الٰہی کے شوق سے معرفتِ محبّت میں اسے جمعیت اور قرار حاصل ہے اور اسے شغل الٰہی میں میں ایسا قرار حاصل ہوتا ہے جیسے مچھلی کو پانی میں۔ وہ دنیا اور اہل دنیا سے دُور بھاگتا ہے۔ جب ذاکر خواب اور مراقبہ میں جاتا ہے تو مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں داخل ہو کر انبیاء و اولیاء کی ارواح سے مصافحہ کرتا ہے اور صاحب باطن ہو جاتا ہے اور جب چاہتا ہے انبیاء و اولیاء اللہ سے جواب باصواب حاصل کر لیتا ہے۔ جب ذکر وجود میں اثر کر جاتا ہے تو ذکر نور اور مجلس حضور حاصل ہو جاتے ہیں۔ اللہ بس باقی ہوس۔

Marfat.com

صادقِ طالب کی نشانی

جاننا چاہیئے کہ صادق طالب وہ ہے جو مرشد سے قرب، مشاہدہ، حضور، معرفت اور راز طلب کرے کیونکہ یہی چیزیں جمعیت، فیض اور فضل ہیں۔ ذکر، فکر، ورد، وظائف، فیض، سکر اور صحو میں رجوعات خلق اور قلب کا زوال ہے بلکہ سلب اور بے جمعیتی کا ڈر ہے۔ یہ محض خام خیالی ہے اور خناس، خرطوم، وسوسہ، واہمات اور خام خیالی کے جنگ کا خوف دامن گیر رہتا ہے۔

مرنے سے پہلے مرنا

جس شخص کو اسم اللہ ذات کی توحید، تفکر، توجّہ، تصوّر اور تصرّف حاصل ہو گیا اُس کے لیے زندگی اور موت یکساں ہو گئی۔ وہ نہ دنیا میں مرتا ہے نہ آخرت میں مُوتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا۔ مرنے سے پہلے مر جاؤ۔

حضور غوث الاعظم کا فرمان

بہتر یہ ہے کہ اسم اللہ ذات کی مشق مرقوم کا تصوّر ہمیشہ با توجہ کرے اور مشاہدہ نور میں مستغرق رہے اور قربِ الٰہی سے حضور میں ہو اور دنیاوی ذکر و فکر کی طرف رجوع نہ کرے۔ حضور غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

مَنْ اَرَادَ الْعِبَادَةَ بَعْدَ حُصُوْلِ الْوُصُوْلِ فَقَدْ كَفَرَ وَاَشْرَكَ بِاللّٰهِ

"جس شخص نے مراد پا لینے کے بعد عبادت کا ارادہ کیا اس نے بلاشک و شبہ کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا۔"

Marfat.com

قربِ خدا سے محرومی کا سبب

اے عزیز! عبادت یگانگت میں ہے اور وصول یگانگت میں. پس یگانگت سے بیگانگت کی طرف رُخ کرنا محض شرک ہے نیز وصول محویت ہے اور عبادت میں ذکر، فکر، واہمات، خطرات، رجعت، شرک اور کفر ہے. جو شخص سرود و سماع سے ذکر کرتا ہے وہ باطن میں معرفتِ الٰہی اور قربِ خداوندی سے محروم رہتا ہے بلکہ بدعتی ہے اور نفس کی اطاعت کرنے والا ہے اور شیطان کا پسندیدہ ہے اور رحمان سے دُور ہے. اس قسم کا تقلیدی طریقہ خام خیالی اور بے دینی ہے. ایسے لوگ دجال ہیں. ایسے طالب اور مرید دونوں بدعتی ہیں. ایسے لوگ ہمیشہ معرضِ زوال میں رہتے ہیں. یہ مذہب کے رافضی اور پوشیدہ احوال ہوتے ہیں اگرچہ ان کا ظاہر نص حدیث، علم فقہ اور تفسیر اور قال سے مزین ہوتا ہے. پیشانی پر تو انوار برستے ہیں لیکن باطن میں اہل زنار خوارجی اور خوار ہوتے ہیں. ایسے لوگوں سے ہزار بار استغفار ہے کہ ظاہر میں ہر دل عزیز ہوتے ہیں اور دکاندار ہوتے ہیں لیکن ان کے باطن میں خباثت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہوتی ہے. ایسے لوگ ایمان سے بالکل بے بہرہ اور بے خبر ہوتے ہیں. یہ لوگ سونے چاندی اور دنیاوی مال کی فکر میں رہتے ہیں. راہزن اور کافر ہوتے ہیں.

حقیقی فقیر کون ؟

فقیر وہی ہے کہ تحقیقی طریقہ اُسے حاصل ہو اور ظاہر میں با اخلاص، شریعت میں مضبوط و مستحکم ہو اور باطن میں معرفت الٰہی اسے حاصل ہو.

کامل مرد کون ؟

اسم اللہ ذات کے تصوّر سے انسان کی نیکی بدی معلوم ہو جاتی ہے نفس کیلئے

Marfat.com

یہ ذکر بمنزلہ زہر ہلاہل ہے لیکن مراد وہی ہے جو نفس کے خلاف کرے حتیٰ کہ اس کے وجود میں حرص و ہوا کا نام تک نہ رہے۔ رُوح اور نفس کی باہمی سخت دشمنی ہے

مراتب کشف و کرامات

کشف و کرامات کے مراتب میں ذکر، فکر اور ریاضت ضروری ہے۔ اعمال ظاہری سے خلقت میں مشہور ہو جاتا ہے اور اس شہرت سے اس کا نفس خوب فربہ ہو جاتا ہے اور خوش وقت اور خوش حال ہو جاتا ہے۔

کیفیتِ نفس

نفس کی یہ کیفیت ہے کہ اسم اللہ ذات کا ایک گھڑی کا تصور اختیار نہیں کرتا لیکن نارِ جہنم میں جلنا قبول کرتا ہے۔ حالانکہ رُوح کو ذکرِ الٰہی سے فرحت حاصل ہوتی ہے۔

فتنہ کی تعلیم کا حصول

شیطان ظاہری طاعت سے فتنہ کی تعلیم دیتا ہے پھر اس سے گناہِ کبیرہ کا دروازہ کھولتا ہے۔

نفس کی بادشاہی اور شیطان کی وزارت

جاننا چاہیئے کہ شیطان فتنہ جو اور نفس حیلہ جو ہے اس لیے کہ وجودِ انسانی میں نفس بمنزلہ بادشاہ اور شیطان بمنزلہ وزیر ہے۔ یہ دونوں آپس میں متفق رہتے ہیں جب وجود میں تصور کے سبب توفیق الٰہی پیدا ہوتی ہے تو نفس کو شیطان سے

Marfat.com

جُدا کر دیتی ہے۔ پھر نفس شیطان کی صحبت سے رہا ہو جاتا ہے اور مشاہدۂ انوارِ حق میں ڈوبا رہتا ہے۔

تین کروڑ ذکر کا رواں ہونا

اسم اللہ ذات کے تصوّر کی وجود یہ مرقوم مشق سے تین کروڑ بلکہ بے شمار ذکر وجود سے رواں ہوتے ہیں جن میں سے ہر ذکر کے ساتھ معرفت الٰہی نور حضور اور طے توحید کا ہر مقام منکشف ہوتا ہے اور چاروں جانور یعنی حرص کا کوا، ہوا کا کبوتر، شہوت کا مرغ اور زینت کا مور ذبح ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے بعد ظاہری حواس خمسہ بند ہو جاتے ہیں اور باطنی حواس خمسہ کھُل جاتے ہیں۔ یہ مراتب طریقہ قادری میں پہلے ہی روز حاصل ہو جاتے ہیں۔

قادری کی ابتداء و انتہاء

قادری کی ابتدا ہی ہر طریقے کی انتہا کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور کوئی خانوادہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا خواہ تمام عمر ریاضت ہی میں صرف کیوں نہ کر دے۔

مثنوی شریف میں عارفِ رومی نے فرمایا ؎

روز و شب اللہ بخواں اللہ بدان
اسم اللہ با تو ماند جاودان

ترجمہ:۔ دن رات اللہ اللہ پڑھ اور اس کو جاننے کی کوشش کر کہ اللہ کا نام تیرے ساتھ ہمیشہ قائم ہو جائے۔

شرح

ذکر دوام اور فکر تمام کے دو گواہ دو راہ دوں گا۔ اور آگاہ دو جسم دو جان

Marfat.com

دوبیان، دوعیان، دوگمان، دوفکر، دوفناممات، دوحیات وبقا، دونجات
درجات اور دودلیل ہیں کہ قرب رب جلیل کا الہام ہوتا ہے۔ دووہم ہیں کہ سلطان الوہم وحدانیت ذات نور کے جمال سے ہے اور دوخیال ہیں کہ معرفت الٰہی اور وصال نیک خصال ہے۔

مثنوی شریف میں عارف رومی نے فرمایا:۔

ہر کہ خواہد ذکر را فکر از تمام
با حضوری غرق فی اللہ صبح و شام

ترجمہ:۔ جو پورے ذوق شوق سے اللہ کا ذکر کرے گا وہ صبح وشام اللہ کی حضوری میں غرق رہے گا۔

ذاکر دانی چیست با جان و دل خروش
ذاکرانی کے بوند ایں خود فروش

ترجمہ:۔ تو جانتا ہے ذاکر کون ہیں ذاکر وہ ہے جو دل وجان سے اللہ کو پکاریں اپنے آپ کو بیچنے والے

ذکر حق نور است آخر نور بر
ذاکرانے کے بوند ایں گاؤ خر

ترجمہ:۔ اللہ کا ذکر نور ہے اور نور کی طرف آخر کار لیجاتا ہے یہ گدھے گائے بیل ذاکر کیسے ہوسکتے ہیں۔

ذکر بہر حق بود بہر از خُدا
ذاکرانے کے بوند ایں سر ہوا

ترجمہ:۔ ذکر اللہ کے لیے ہوتا ہے اسکا حصہ خدا کی طرف سے ہے جن کے سروں میں غرور خواہشات

ذکر توحید است وحدت ذات در
با تصوّر ذات ذاکر با بصر

ترجمہ:۔ ذکر توحید بیان کرنا ہے وحدت اس کی ذات کے اندر ہوتی ہے۔ ذات کے تصوّر سے ذاکر صاحب بصیرت ہوجاتا ہے۔

Marfat.com

ذاکرانے ذاکرانے بازوال
ذاکران بسیار ناقص بدخصال

ترجمہ :۔ وہ ذاکر نہیں ہے وہ ذاکر نہیں ہے جو ناپید ہو جاتے بہت سے ذاکر ناقص اور بدخصلتوں

قلب را بستہ کنند با دم ہوا
ایں چنیں ذاکر بعید از مصطفٰے

ترجمہ :۔ جو ہمیشہ دل کو خواہشات کیساتھ وابستہ رکھے ایسے ذاکر مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار سے دور رہتے ہیں۔

ذکر باشد ہمچو باہُو بود
از قبر باہُو ہو بر آید و از لحد

ترجمہ :۔ ذکر باہو کے ذکر کی مثل ہونا چاہیئے کہ اس کی قبر اور لحد سے باہو ہُو کی آواز آنی چاہیئے۔

ہر کہ باہُو ہو بر آید شد تمام
از قبر باہو ہو بر آید حق بنام

ترجمہ :۔ باہو جس سے ہُو کی آواز آنے لگی وہ کامل ہو گیا اللہ کے نام کے طفیل باہو کی قبر سے بھی ہُو کی آواز باہر آئے گی۔

ذاکرِ دنیوی اور اُخروی میں فرق

ذکر ازلی کے ذاکر بہت ہیں جو صاحب رجا ہو جاتے ہیں اور ذاکر ابدی جو ہمیشہ گریہ د زاری میں ہوتے ہیں اور صاحبِ خوف ہوتے ہیں۔ شمار سے باہر ہیں۔ دنیاوی ذاکر حسد اور طمع کی وجہ سے خوار رہتا ہے اور ہمیشہ حرص و ہوا میں بتلا رہتا ہے۔ عاقبت کا ذاکر حور و قصور کا طالب ہوتا ہے وہ دن رات زہد اور تقویٰ میں مشغول رہتا ہے۔

وہ بیشک قابل اعتبار و یقین ہے۔ یہ ذاکر بھی نفس پرست ہے اور اس میں انانیت پائی جاتی ہے لیکن ذاکرِ الٰہی ہمیشہ شوق میں بتلا اور محبت الٰہی میں مستغرق رہتا ہے۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک آدھ ہی خدا پرست ہوتا ہے جو دیدارِ الٰہی کی طلب میں

Marfat.com

زندہ قلب اور بیدار دل ہوتا ہے۔ عام طور پر جو ذکر کیا جاتا ہے یہ ذکر نہیں بلکہ دکھلاوا ہے جو محض دنیاوی ننگ و ناموس کے لیے کیا جاتا ہے اس سے تو نفس اور بھی فربہ ہو جاتا ہے۔

ع زیں ذکر کس نیست ذاکر باخُدا
از فکر خطرات دل شُد جابجا

ترجمہ:۔ خدا کے ذاکروں میں سے کسی کا یہ ذکر نہیں ہے کہ اسکی فکر میں دل کو جا بجا خطرات لاحق ہوں۔

ایں ذکر بگذار ترک از فکر گیر
تا شوی واصل خدا عارف فقیر

ترجمہ:۔ ایسے ذکر کو چھوڑ دے اور ایسی فکر کو ترک کر دے تاکہ تو واصل باللہ اور عارف فقیر ہو جائے۔

ذکر اصلی بر وصل باشد حضور
ذکر فی التوحید وحدت ذات نور

ترجمہ:۔ اصلی ذکر کا انجام وصل اور حضوری ہوتا ہے۔ ذکر توحیدی میں نور ذات کی وحدت کا علم حاصل ہوتا ہے

ہر کہ شد دیوانہ باگرمئے ذکر
طالب پختہ نباشد خام تر

ترجمہ:۔ جو ذکر کی حرارت و گرمی سے پاگل ہو گیا ایسا طالب پختہ نہیں ہوتا بلکہ بہت زیادہ ناقص ہوتا ہے۔

مست را ہوشیار گرداند ذکر
ذاکراں را بس بود ایں سر فکر

ترجمہ:۔ ذکر مست کو ہوش میں لے آتا ہے۔ ذاکروں کی فکر کے بس یہی اسرار ہوتے ہیں۔

باہو ہر کہ شد دیوانہ آں ذکرش زوال
مست را ہوشیار گرداند وصال

ترجمہ:۔ باہو جو ذکر سے دیوانہ ہو گیا ایسا ذکر زوال کا موجب ہے۔ وصال مست مجذوب کو ہوش میں لاتا ہے ہوشیار کر دیتا ہے۔

Marfat.com

ذکر و فکر و مراقبہ کی تشریح

گواہانِ ذکر

ذکر کے مندرجہ ذیل دو گواہ ہیں:۔

ذکر کا پہلا گواہ

ذکر کا پہلا گواہ یہ ہے کہ ذکر لازوال میں مرنے کے بعد قلب ذکر الٰہی سے جنبش کرے اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کہے۔

ذکر کا دوسرا گواہ

ذکر کا دوسرا گواہ یہ کہ معرفت الٰہی اور قرب و وصال الٰہی ہے۔ جس شخص میں یہ علامات نہیں اُسے ذکر کی راہ کی خبر ہی نہیں۔

فکر کسے کہتے ہیں

فکر فنائے نفس کو کہتے ہیں۔ جس شخص کو فنائے نفس حاصل ہو وہ اللہ تعالیٰ کے فیض

Marfat.com

راز، قرب اور معرفت کی خبر دیتا ہے۔

مقاماتِ مراقبہ

مراقبہ کے چار مقامات ہیں:۔

۱۔ مراقبۂ محبت۔

۲۔ مراقبۂ مشاہدہ۔

۳۔ مراقبۂ معرفت۔

۴۔ مراقبۂ محرم اسرار ربانی ہو۔ اور انبیاء و اولیاء کی دائمی مجلس۔ اس قسم کا مراقبہ مقصود، مطلوب اور محمود ہے۔ جس مراقبہ میں مذکورہ بالا صفات نہ پائی جائیں اس مراقبے والا نفس مردود کی قید میں ہوتا ہے۔

مراقبہ کے حصول کا سبب

اسم اللہ ذات کے تفکر اور تصور بغیر مراقبہ اور خاص الخاص ذکر و فکر حاصل نہیں ہوتا۔ اسم اللہ ذات کے تفکر اور تصور سے صاحب مراقبہ اپنی ہستی کو چھوڑ کر ذاتِ حق میں غرق ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ اسم اللہ ذات کے تفکر و تصور سے بغیر مجاہدہ کے مشاہدہ کرتا ہے اور لاہوت و لامکان اور تمام چیزیں عین بعین اسے دکھائی دیتی ہیں۔ نور ربوبیت، نور ذات حضور اور بقا سے مشرف ہو جاتا ہے۔

مراقبہ و مکاشفہ نفسانی

جو اسم اللہ ذات کے تصور کے بغیر دیکھیا ہے اس کا ذکر، فکر۔ مراقبہ اور مکاشفہ ناسوت سے نفسات خواہشات کے مطابق ہوتا ہے۔ عرش سے لے کر

Marfat.com

تحت الثریٰ تک سب کچھ حرص و ہوا کے موافق ہوتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ خاص الخاص مع اللہ اور مستغرق فی اللہ شخص ہی مومن اور مسلمان ہوتا ہے۔ انبیا، اولیاء، فقیر، عارف ولی اللہ، واصل، صاحبِ قربِ ولایت، صاحبِ ہدایت، ذاکر مذکور، محقق حق الیقین، صاحبِ الہام اور علمائے راسخ دین کا وجود مغفور باطن معمور ہوتا ہے اور وہ شوقِ الٰہی میں ہمیشہ خوش و خرم رہتے ہیں جیسے غوث، قطب، ابدال، اوتاد اور اخیار۔ ان میں سے بعض کو ہر دم رازِ حق معلوم ہوتے رہتے ہیں۔ بعض دائمی طور پر غرق ہوتے ہیں بعض فنا فی اللہ ہوتے ہیں، بعض ساعت بساعت لحظہ بہ لحظہ اور لمحہ بہ لمحہ ہوتے ہیں۔ بعض شب و روز آہ و زاری میں کشتہ دردِ محبت، بعض مبتلا جانِ فدا، بعض ایک ہفتہ میں سرِ مخفی تک پہنچ جاتے ہیں اور عاشقِ زار ہو کر کسی کو اس راز سے واقف نہیں کرتے۔

بعض کو یہ بات مہینہ بھر میں اور بعض کو سال بھر میں میسّر آتی ہے، بعض کو نزع کے وقت، بعض کو قبر میں، بعض کو بہشتِ بریں میں، جن اشخاص کا اُوپر ذکر ہو چکا ہے ان کو حسب مرتبہ و منصب زندگی میں نفس کی موت اور موت میں ان کا نفس رُوح ہو جاتا ہے اور زندگی ہی میں مرتبے کے مطابق دیدارِ الٰہی سے مشرف ہو جاتے ہیں، بعض خواب میں، بعض مراقبہ میں، بعض ظاہری آنکھوں سے دنیا میں دیکھ لیتے ہیں لیکن نہ اس کی تمثیل دے سکتے ہیں اور نہ یہ بتا سکتے ہیں کہ کس مکان میں ایسا ظہور میں آیا۔ اور بعض کو یہ بات موت کے بعد نصیب ہوتی ہے جسے حیاتِ ابدی کہتے ہیں۔ اس قسم کے مراتب ریاضت کے متعلق نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر منحصر ہیں اور اسم اللہ ذات کی برکت سے نصیب ہوتے ہیں۔ ان کو عطائے الٰہی و بخشش الٰہی کہتے ہیں۔ نیز یہ مراتب قادری کامل مرشد کے وسیلے سے نصیب ہوتے ہیں غرضیکہ انسانی وجود بمنزلہ دودھ ہے اور کلام ربانی گھی۔ جب تک کوئی کامل مرشد نہ ملے تب تک دودھ جم کر اُس سے مکھن اور گھی تیار نہیں ہوتا۔ پس کامل مرشد وہی ہے جو علم کے دودھ سے معرفت کا روغن نکالے

Marfat.com

اور وجود کے دودھ سے مقامِ نفس، مقامِ قلب، مقامِ رُوح اور مقامِ سِرّ کو جدا جدا کرے اور ان سب کو ایک دم میں ایک قدم پر منکشف کر دے۔

مرشد کامل رساند رازِ کن
مرشد ناقص خلاف از ہر سُخن

ترجمہ:۔ مرشد کامل کن کے راز کو سمجھا دیتا ہے ناقص پیر ہر بات کی مخالفت کرتا ہے۔

اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

کتاب کا مطالعہ کے ثمرات

اے درویش دِل ریش! محمدی صلی اللہ علیہ وسلم فقیر تجھے جاننا چاہیئے کہ جو شخص اخلاص اور یقین کے ساتھ اس کتاب کا مطالعہ کرے گا۔ خدا اور رسول کی قسم کہ وہ لایحتاج ہو جائیگا۔

کسے زین فیض فضلش را بخواند
شود عارف خدا حق راز داند

ترجمہ:۔ جس کسی نے اسکے فیض کی افضلیّت کو پڑھ کر سمجھ لیا وہ عارف باللہ اور حق کا راز دان ہو گیا۔

ولی زندہ شود ہرگز نہ میرد
ولی بیدار باشد خوابش نگیرد

ترجمہ:۔ ولی اللہ زندہ ہوتے ہیں ہرگز کبھی نہیں مرتے ولی بیدار رہتا ہے اسکو غفلت کی نیند نہیں آتی۔

چہ خوش راہے است رحمت راز اللہ
خطے درکش بگردِ ماسوی اللہ

ترجمہ:۔ اللہ کی رحمتوں کے راز کا راستہ کتنا خوبصورت ہے ماسوی اللہ کے درمیان ایک خط فاصل کھینچ دیا جائے

کلید توحید

تمام الٰہی خزانے اور گنج اس سے پوشیدہ نہیں رہتے۔ پس معلوم ہُوا کہ انتہا و ابتدا

Marfat.com

ہے۔یعنی ریاضت مشکل کی چابی توحید سے ہے۔جو شخص اس چابی سے وجود کا تالا کھولتا ہے تو اُس پر ازلی ابدی، دنیوی اور اخروی تمام مقامات اور عقبیٰ ا معرفت اور قربِ حق کے تمام اعلیٰ مراتب منکشف ہو جاتے ہیں۔بے زوال ریاضت جو کلید توحید ہے ایک دن میں کام سنوار دیتی ہے جو ریاضت خلقت کے رجوع اور حرص وہوا کی خاطر کی جاتی ہے وہ مناسب نہیں۔اہلِ بس اور اہل ہوس کی ہم نشینی کبھی راست نہیں آتی۔

ریاضت بامشاہدہ اور ریاضت بے مشاہدہ میں فرق

جاننا چاہیئے کہ ریاضت بامشاہدہ سے معرفتِ حضورِ حق حاصل ہوتے ہیں اور ریاضت بے مشاہدہ کے سبب انسان معرفت اور سرِّ الٰہی سے باز رہ جاتا ہے۔ریاضت توحیدی سے راز منکشف ہوتے ہیں اور پھر حقیقی حقیقت میں آکر عین بعین مشاہدہ کرتا ہے۔

حضور نبی پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا۔

النّہایت الرّجوع الی البدایت

ابتداء کی طرف لوٹنا ہی انتہا ہے۔

ہدایت اور نہایت میں فرق

ہدایت ازل ہے اور نہایت اللہ ہدایت نور اللہ اور توحید و معرفت ہے اور نہایت نورِ نبوی اور مجلسِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

شریعت، ہدایت اور نہایت میں فرق

شریعت قرآن مجید اور احادیث شریف ہے۔ ہدایت طلب مولیٰ ہے اور نہایت

Marfat.com

طلب لعلم ہے۔ پڑھتے وقت نیت شروع ہے یا یہ کہ تلقین کے شروع میں ذکر فکر اور جو کچھ دل میں گزرتا ہے ہدایت ہے۔ ہدایت نہایت کے مراتب کو پھر ہدایت میں غرق کرتی ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات

"اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔"

خواہ مراتب صفات ہوں خواہ مراتب ذات ؎

باھو از ہدایت و ز نہایت راز شُد
ہر کہ ہر دو یافت لایحتاج شُد

مطلب یہ کہ ہدایت سے ہدایت اور نور فقر حاصل ہوتے ہیں اور نہایت سے دنیاوی ترقی۔ غنایت اور ترکِ دنیا حاصل ہوتے ہیں۔ ہدایت رُوح کی زندگی ہے اور نہایت نفس کی موت۔ ہدایت میں جمعیت نور مشاہدہ حضور کا استغراق اور جمال الٰہی میں مستغرق رہنا نصیب ہوتا ہے اور نہایت میں ذکر فکر۔ دعوت مذکور۔ الہام اور معرفت وصال ہے۔ ہدایت اسم اللہ ذات کی فنا میں ہے اور نہایت کشف و کرامات ہے۔ ہدایت اسم اعظم اور آیت کریمہ میں ہے اور نہایت علم نص حدیث میں ہے۔ ہدایت میں توحید و قرب رب اور اللہ تعالیٰ کا ہم جلیس ہو جاتا ہے۔

طالب مرد اور نامرد میں فرق

طالب مرد کون ہے؟ اور طالب نامرد کون ہے؟ طالب مرد وہ ہے جو مرشد سے دنیاوی زر و مال کی طلب کرتا ہے۔ اور مرد طالب وہ ہے جو جان و مال راہِ خدا میں صرف کر کے راہ حق کو تلاش کرے۔

Marfat.com

مرشد مرد اور نامرد میں فرق

کونسا مرشد مرد ہے اور کونسا مرشد نامرد ؟ نامرد مرشد اعضاء کے متعلق اعمال میں مشغول کرتا ہے اور جو مرشد مرد ہے وہ پہلے ہی دن لامکان، لاہوت اور لانہایت کا سبق دیتا ہے اور معرفت الہٰی تک پہنچا دیتا ہے ۔

باہو مردے شُد شناسد حق شناس
گشت فی اللہ غرق وحدت بے قیاس

ترجمہ :۔ باہو مرد کامل ہو گیا ہے ہر حق شناس کو پہچانتا ہے وہ فنا فی اللہ ہو کر وحدت میں بے اندازہ غرق ہو گیا ہے۔

ہر آں کس رساند نہایت را در بدایت
کہ رسیدہ باشد فقر لا نہایت

ترجمہ :۔ وہ ہر مبتدی کو انتہائی آخری درجوں تک پہنچا دیتا ہے اسلیے کہ وہ فقر کی غیر محدود منازل تک پہنچا ہے۔

مثنوی شریف

گر بخواہی خوش حیاتی غرق شو فی ذات ذات
ذکر با مذکور رفتہ و از فکر گردد نجات

ترجمہ :۔ اگر تو زندگی چاہتا ہے تو اپنی ذات کو اس کی ذات میں فنا کر دے مذکور کی آمد سے ذکر بند ہو جاتا ہے اور فکر سے نجات حاصل ہو جاتی ہے ۔

نفس نور و قلب نور و رُوح نور و غرق نور
ہر کہ با نورش در آید عین با عین الحضور

ترجمہ :۔ اس کا نفس نُور ہے دل نُور ہے رُوح نُور ہے اور وہ نور میں غرق ہے جو اس کے نور میں داخل ہو گیا وہ اس کا عین ہو گیا حقیقت میں حضوری حاصل کر لی ۔

Marfat.com

عین با عین است عارف عین شد عین العیان
ہر کہ از عین عین یابد بگذرد از لامکان

ترجمہ:۔ اصلی حقیقت حقیقت سے ہے عارف شعاعوں کی حقیقی نورانیت میں فنا ہو کر نورِ حقیقی ہو جاتا ہے۔ جس نے عین سے عین کو پالیا وہ لامکاں سے گزر جاتا ہے۔

نیست آنجا اسم و جسم ونیست آنجا روح جان
ہر کہ از جان میبر آید میدر آید لامکان

ترجمہ:۔ اس جگہ کا نام جسم۔ روح اور جان کچھ بھی نہیں ہے جو جان و رُوح کو چھوڑ کر باہر آ گیا وہ لامکاں میں آ گیا۔

ابتداؤ انتہا اینجا شود فقرش تمام
نیست اینجا ذکر و فکر ونیست اینجا صبح و شام

ترجمہ:۔ فقر کی ابتداء اور انتہا اس مقام پر ختم ہو جاتی ہے اس مقام میں ذکر و فکر اور صبح و شام کچھ بھی نہیں ہے۔

کو نیش اینجا نگنجد و ز ہمہ زان بگذرد
کونین در نظرش نیاید بگذرد ہر یک زحد

ترجمہ:۔ ہونے کی اس مقام میں گنجائش نہیں ان تمام واہموں سے گزر جا۔ دونوں جہان اس کی نظر میں ہیچ ہوتے ہیں وہ تمام حدود سے ماورٰی ہوتا ہے۔

مثل بستہ کے تو اندھر دلے نورش دگر
قلب قالب نور گردد چشم نورش شد نظر

ترجمہ:۔ وہ بندھے ہوئے پابند کی مثل کیسے رہ سکتا ہے اس کے لیے ہر وقت ایک نیا نور ہے اس کا جسم دل نُور ہو جاتا ہے آنکھ اس کے نُور سے نظر کرتی دیکھتی ہے۔

Marfat.com

باہو باد آب و خاک رفتہ رفتہ آتش باہوا
نور با نورش رسیدہ نور نور از انتہار

ترجمہ:۔ باہو۔ ہوا۔ پانی۔ مٹی آہستہ آہستہ آگ بن کر ختم ہو جاتی ہیں۔ نور اس کے نور تک پہنچتا ہے کیونکہ نور کی انتہا نور ہی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّ لَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۝ فِىْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ.

"اللہ تعالیٰ ارض و سموات کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے قندیل میں چراغ اور قندیل شیشے کی اور شیشہ ستارے کی طرح روشن۔ جو شجر مبارک زیتوں سے چمکتا ہے جو نہ مشرق میں پایا جاتا ہے نہ مغرب میں۔ قریب ہے کہ اس کا تیل قبل از چھوئے آگ کے خود بخود جل اُٹھے اور روشنی دینے لگے نورٌ علیٰ نور ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنے نور کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور نیز اللہ تعالیٰ انسانوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ تمام اشیاء کا جاننے والا ہے۔ اللہ نے اس بات کی اجازت دے رکھی ہے کہ گھروں میں بلند آواز سے ذکر الٰہی کیا جائے اور ان کو بنایا جائے اور ان میں صبح و شام اس کی بندگی کی جائے۔"

Marfat.com

ریاضت کی حقیقت

جاننا چاہیئے کہ ریاضت باطنی راز ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصوّر کی آگ شب و روز سر سے لے کر پاؤں تک ہڈیوں، مغز، گوشت، رگ، جان، چربی وغیرہ کو اس طرح جلا دیتی ہے جیسے خشک لکڑی کو۔ اس ریاضت کے سبب ظاہری آنکھوں سے کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ یہ آگ نہایت ہی سخت ہے گویا سات جہنموں کو اس آگ سے ایک ذرّہ ملا ہے۔ یعنی اسم اللہ ذات کے وجود یہ تصوّر کی آگ سے بہت تھوڑی سی جہنموں کو نصیب ہوئی ہے۔ اس قسم کی ریاضت اُٹھانا جو بے نام و بے ناموس ہے۔ مردان خدا کا کام ہے اس سے باطنی صفائی۔ حضوری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔

سِرّ باطنی کیا ہے؟

باطنی راز نفس پر جہاد اور ہمیشہ اس پر قہر۔ زندگی۔ قلب۔ فرحت۔ رُوح اور صبح و شام شوق میں مستغرق رہنا اور دائمی راز نصیب ہوتا ہے۔

معرفت کی آنکھ کی اہمیت

معرفت کی آنکھیں دل کی آنکھ سے روشن ہوتی ہیں وجود میں نفس کی مثال ایسی ہے جیسی غار میں سانپ۔ اگر بل کے منہ پر مار پیٹ کی جائے تو سانپ پر کچھ اثر نہ ہوگا۔ اسی طرح جب تک نفس کو تکلیف نہ ہو تب تک بیرونی تکلیف اور ریاضت کا اس پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ اس کو صرف اسم اللہ ذات کا تصوّر مرشد کامل کی توجّہ۔ عارف باللہ اور ولی اللہ کی نگاہ ہی درست کر سکتی ہے۔ اگر بل کے منہ پر یا غار کے منہ پر آگ جلائی جائے تو سانپ غار کے اندر مر جاتا ہے۔

Marfat.com

توجّہ کیا ہے؟

جاننا چاہیئے کہ مرشد عارف فقیر کامل صاحبِ توجُّہ ہوتا ہے۔ جو مرشد صاحبِ توجُّہ نہیں وہ ناقص، خام اور ناتمام ہے۔ توجّہ معرفت اور توحید الٰہی کی چابی ہے۔ یہ توحید مرشد تقلیدی ہے۔ توجّہ کی چند ایک قسمیں ہیں اور ان کے کئی نام ہیں چنانچہ توجُّہ ایک لاکھ اکتیس ہزار ہیں۔ ان میں سے بعض ظاہری ہیں بعض باطنی ہیں۔

کامل توجّہ کے اثرات

جاننا چاہیے کہ کامل کی توجُّہ بھی کامل ہوتی ہے۔ کامل جب طالب یا مرید پر توجہ کرتا ہے تو ایک لحظہ میں اس کے تمام مطالب حاصل کرا دیتا ہے۔

توجُّہ تمام اور توجُّہ مجمل کیا ہے؟

دوسرے توجُّہ ظاہری ذکر و فکر کے ساتھ توجُّہ۔ توجہ با مذکور ابتدائے مشاہدہ میں فقرِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور قربِ الٰہی سے دُور ہے۔ لیکن توجُّہ کا مجموعہ اور تمام توجہ اور مجمل توجُّہ وہ ہے جو کل الکلید ہے۔ اس توجُّہ والا ہر مقام میں ہوتا ہے۔ اس کو ہر ایک الہام اور ہر مردہ و زندہ کی مجلس نصیب ہوتی ہے بلکہ جس طرف توجّہ کرتا ہے اُس کی توجہ ایک لحظہ کے اندر حضور میں پہنچا دیتی ہے اس سے ہر ایک معرفت اور مجلس نصیب ہوتی ہے پس معلوم ہوا کہ توجہ کل الکلید ہے جس سے ہر قسم کا قفل کھل سکتا ہے اور ہر چیز عین بہ عین دکھائی دیتی ہے۔ جو شخص پہلے دن کل الکلید حاصل کر لیتا ہے وہ لا یحتاج ہو جاتا ہے پھر اسے ریاضت اور مجاہدہ کی ضرورت نہیں رہتی۔

Marfat.com

توجّہ صورت اور توجّہ نور کیا ہے ؟

جاننا چاہیئے کہ توجّہ صورت کی ہوتی ہے اور صورت نور کی۔ بعدازاں توجّہ نور کو حاصل کرتا ہے۔ جو توجہ کامل فقیر کی طرف سے ہوتی ہے وہ سوتے جاگتے، مستی، ہوشیاری، آسانی اور سختی میں رفیق اور شہ رگ سے نزدیک رہتی ہے اور دستگیری کرتی ہے۔ جس فقیر یا اس کے طالب کو اس قسم کی توجہ حاصل نہیں اس کو صاحبِ توجّہ نہیں کہہ سکتے۔

کامل توجّہ کے حصول کا مرکز

کامل توجّہ جو نورِ کلید ہے اور توحید سے حاصل ہوتی ہے وہ طریقۂ قادری میں ہے اگر کوئی دوسرا شخص نورِ حضور کی توجہ کا دعویٰ کرے وہ سراسر کذّاب ہے اور لافیں مارتا ہے۔

نبود کس نبود ہیچ کس
منکہ بودم باخدا بودیم بس

ترجمہ:۔ نہیں ہوتا آدمی کچھ بھی نہیں ہوتا میں جو ہوں اس لیے کہ میں خدا کے نور میں فنا ہو کر باقی ہو گیا ہوں۔

Marfat.com

توجّہ کی تشریح

توجُّہ کی اقسام

توجُّہ سات اقسام میں منقسم ہے :-

۱۔ توجُّہ علمی ۲۔ توجُّہ عیانی ۳۔ توجُّہ ناسوتی ۴۔ توجُّہ لامکانی
۵۔ توجُّہ استغراقی ۶۔ توجُّہ حضوری ۷۔ توجُّہ روحانی اہل قبور ۔

توجُّہ ناقص نفسانی ۔ توجہ جنونیت شیطانی

یہ دونوں توجہات جو دنیاوی ترقی اور عزت و مرتبے کے لیے کی جاتی ہیں جس سے سراسر پشیمانی حاصل ہوتی ہے ۔ مطلب یہ کہ کامل قادری کی توجُّہ باتوفیق اور باتحقیق ہوتی ہے اور اہل بدعت کی توجہ مقام استدراج سے ہوتی ہے اور سراسر بے ایمانی ہوتی ہے ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ

یہ اللہ کا فضل ہے جس پر چاہتا ہے کرتا ہے ۔"

Marfat.com

مُردہ وُجود کو زندہ کرنے کا نسخہ

دوسرے یہ کہ ظاہری ریاضت دل کے اندر تاثیر نہیں کرتی۔ اگر دل خشک ہو تو اسم اللہ ذات کی مشق مرقوم کے تصوّر اور اولیاء اللہ کی نظری توجہ بغیر ٹھیک نہیں ہوتا۔ اس تصوّر اور توجہ سے دل پر ایسی تاثیر ہوتی ہے جیسے نمک کی کھانے میں یا انگاری آگ میں۔ پس معلوم ہوا کہ اسم اللہ ذات کی مشق مرقوم سے دل کی تمام کدورتیں اور کھوٹ وغیرہ پورے طور پر نکل جاتے ہیں اور آدھی رات کے وقت اس طرح چمکنے لگتا ہے جیسے دوپہر کو آفتاب چمکتا ہے۔ پھر تزکیۂ نفس، تصفیہ قلب، تجلیہ رُوح اور تخلیہ اسرار ربانی کرتا ہے اور عین بعین دکھا دیتا ہے اور اس کا باطن آباد اور مبارکباد کے قابل ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی یہ دریافت کرے کہ کاملین کے لیے کونسا راستہ ہے جس سے ایک لحظہ میں قرب ربانی حاصل ہو جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اسم اللہ ذات کے حاضرات کے تصوّر کی برکت سے مردہ وجود بھی زندہ ہو جاتا ہے۔ جسم سے جسم نکلتا ہے۔ فانی اور نفسانی جُثے دُور ہو کر خوابِ غفلت مٹ جاتی ہے اور روحانی جُثہ مشاہدہ معرفت الٰہی بے حجاب و حجب رہتا ہے جیسا کہ قرآن مجید سے ظاہر ہوتا ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

وَاذْكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ

"اور اپنے رب کو اُس وقت یاد کر جب تو اپنے آپ کو بھول جائے۔"

پھر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ

اور وہ تمھاری جانوں میں کیا تم اُسے نہیں دیکھتے؟

Marfat.com

اکمل و کامل مکمل جامع نورالہدیٰ
غرق فی التوحید وحدت عارف وواصل خدا

ترجمہ :۔ وہ زیادہ کامل ہے اکمل ہے مکمل ہے نور ہدایت کو جمع کرنیوالا ہے۔ وہ وحدت کی توحید میں غرق ہے عارف وواصل باللہ ہے

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
قُلْ خَیْرًا وَّاِلَّا فَاسْکُتْ
"یا نیک بات کہو ورنہ خاموش رہ۔"

خاموشی سرّ الٰہی ہے

جو صاحب عین العیان ساکن لاہوت و لامکان ہے وہ ہمیشہ ذات ربوبیت کے مشاہدہ میں ڈوبا رہتا ہے اور اسے معرفتِ رحمانی حاصل ہوتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ اہلِ حضور بڑی ہی ضرورت کے وقت بات منہ سے نکالتے ہیں اور وہ بات پھر اس طرح ہوتی ہے جیسے سیپی میں سے نکلا ہوا موتی۔ خواہ کسی کا کلام موتیوں کی طرح ہو پھر بھی اسرار کی باتیں پوشیدہ رکھنی چاہئیں کیونکہ عارف فقیر فی اللہ کے لیے جو واصلِ خدا ہے خاموشی بہتر ہے کیونکہ بولنا یا بات چیت کرنا صاحب وصال کو نہیں بھاتا۔

قال کی اہمیّت

قال میں زوال ہے ہاں یہ امر یقینی ہے کہ اگر قال میں مسلمانوں کا نفع ہو تو وہ قال جائز ہے بلکہ اس کا ثواب بھی ملتا ہے اس وقت اگر خاموشی اختیار کرے تو محجوب رہتا ہے۔

از آوازش راز بہ بہر از خدا
راز حاصل می شود از مصطفےٰ

ترجمہ :۔ خدا کے لیے اس کے بولنے سے چپ رہنا بہت بہتر ہے اس لیے کہ مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم سے راز حاصل ہوتے ہیں۔

Marfat.com

خاموشی حقیقی اور تقلیدی میں فرق

اَلسَّکُوْتُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّکُوْتُ تَاجُ الْاَنْبِیَآءِ

"خاموشی مومن کا معراج اور انبیاء کا تاج ہے۔"

حدیث نبوی ہے:

مَنْ سَکَتَ سَلِمَ وَمَنْ سَلِمَ نَجَا۔

"جو خاموش رہا وہ بچ گیا اور جو بچ گیا اُس نے نجات حاصل کر لی۔"

خاموشی شرک، کفر اور حرص و ہوا سے باز رکھتی ہے۔ خاموشی میں ستر ہزار حکمتیں ہیں اور ہر حکمت میں ستر لاکھ اور حکمتیں ہیں اور مسعود ہے جو قربِ حق کے بغیر ہے وہ خاموشی تقلیدی ہے۔

ریاضت اور راز کی حقیقت کا انکشاف

جاننا چاہیئے کہ ریاضت راہ ہے اور راز با جمعیت معرفت اور قربِ الٰہی ہے جس شخص کو ابتدا میں معرفت، جمعیت، راز اور قربِ حق حاصل ہو گیا اُسے کیا ضرورت ہے کہ راہ کی ریاضت کا خیال کرے۔ وہ کامل مکمل اکمل اور جامع نور الہدیٰ ہوتا ہے تمام مقامات اس کی نگاہ کے سامنے رہتے ہیں۔

کاملینِ عمل

عمل کے دو کامل ہیں:

۱۔ ایک اسم اللہ ذات کے حاضرات و ناظرات میں مستغرق رہنا اور اس طرح باطن آباد ہونا کہ دونوں جہان پشتِ ناخن پر مشاہدہ کر سکے۔

Marfat.com

۲۔ دوسرے عمل دعوت، صاحبِ دعوت، عامل، شہسوار غالب الاولیاء کے لیے روحانیت قبر سے نکل کر جواب باصواب دیتی ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:۔

اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ

جب تم کسی معاملے میں حیرت واقع ہو تو اہلِ قبور سے مدد لو"

نیز حدیث نبوی ہے:۔

کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَتِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا لِاَنَّ اللہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ اَنَا عِنْدَ السَّکَرَۃِ قُلُوْبُھُمْ وَالْمُنْذِرُ ثَلٰثَۃً قُلُوْبُھُمْ عَنْ لَدُنِّیْ۔

ترجمہ:۔ میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ اب تم کو زیارت قبور کی اجازت ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں مرنے والوں کے قریب ہوتا ہوں ان کے ڈرنے والے ہیں تین شخصوں کے دل میرے نزدیک ہوتے ہیں۔

کیونکہ وہ نو علوم کا وارث ہے۔ مصنف کا قول ہے:۔

رَایَ الْعَیْنُ عَارِفَۃُ الْمُشَاھِدَۃُ الرُّوْحَانِیَّۃَ مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ عَنْ قُرْبِ مَعْرِفَۃِ اللہِ تعالیٰ ذات تجلیہ بحصولِ الوصولِ الحضورِ۔

ترجمہ:۔ عارف روحانی مشاہدے کی آنکھ سے اہلِ قبور کو دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے قرب سے اور اس کی ذات کی تجلی سے وصل اور حضوری حاصل ہونے کی وجہ سے ان کی زیارت کرتا ہے۔

ب ۔ نہ زیں چشم باشد کہ ہر کس ببیں
ز چشمِ دل بہ بین زر ہر زمین

ترجمہ:۔ تو ہر آدمی کو اس آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا۔ دل کی آنکھ سے دیکھ ہر زمین میں سونا دیکھے گا۔

Marfat.com

بعض ارواح سے ہم کلام ہوتے ہیں اور آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں اور انہیں قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ بعض بذریعہ الہام اور دلیل یا خواب مقصود حاصل کرتے ہیں۔ یہ بھی درست ہے۔ جس شخص کا نہ باطن معرفت میں مستغرق ہے وہ فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے دُور رہے۔

قادری کی ابتدا و انتہا کا تعیُّن

ہر خانوادہ کی انتہا قادری طریق کی ابتدا سے لگا نہیں کھا سکتی خواہ تمام عمر ریاضت میں سرگردان رہے۔ قادری کی ابتدا لامکان اور فنا فی اللہ ہونا ہے اور قادری کی انتہا لاہوت اور بقا باللہ ہونا ہے۔ جو شخص فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے مراتب پر نہیں پہنچا اُسے نہ ابتدا حاصل ہے نہ انتہا بلکہ وہ نفس کے تابع اور حرص و ہوا میں مبتلا ہے۔ سالہا سال کی ریاضت سے مشاہدہ وصال میں ایک دم مستغرق رہنا بہتر ہے۔

کامل مرشد کے لیے چہار قسم کی توفیق کا حصول

کامل مرشد کو چار قسم کی توفیق حاصل ہوتی ہے۔

توفیق کی قسمِ اوّل

قسم اوّل یہ کہ طالب کو ریاضت بغیر معرفتِ الٰہی بخش دے۔

توفیق کی قسمِ دوم

قسمِ دوم یہ کہ دنیا اور آخرت میں لا یحتاج اور بے نیاز کردے۔

Marfat.com

توفیق کی قسم سوم

قسم سوم یہ کہ شہباز کا مرتبہ عطا کرے اور مردار سے اسے بچالے۔

توفیق کی قسم چہارم

قسم چہارم یہ کہ دل کو زندہ کرے، معرفت اور توحید الٰہی میں غرق کردے تاکہ نماز وقتی کے علاوہ سنت وجماعت پر بھی کاربند ہو۔ اس قسم کا مرشد صاحب اختیار ہوتا ہے۔

ذکر کے اثرات

اگر طالب ریاضت کرائے تو بارہ سال تک اگر بخشش کرے تو ایک لحظہ میں معرفت الٰہی تک پہنچا دے اور وصال لازوال، قلب الاسلب اور روح مثل نوح کردے۔ ذکر سے اس قسم کا تزکیۂ نفس ہو جاتا ہے کہ ہر ایک بال اللہ اللہ پکارنے لگتا ہے اور نوح کے طوفان کی طرح شور و غوغا برپا کر دیتا ہے۔ مرتبہ نوادر میں ایک لحظہ کے اندر ہزار ہا تجلیات دل پر ہوتی ہیں اور دل کو مشاہدہ حضوری حاصل ہوتا ہے اور انسان نفس پر قادر اور حکمران ہو جاتا ہے۔

قادری فقیر کی منزل

فقیر قادری فنافی اللہ ہوتا ہے اور اس کا باطن صفا ہوتا ہے۔

کامل مُرشد کی فضیلت

کامل مُرشد کی ایک بار کی توجہ ہزار ہا سال کی عبادت سے افضل ہے۔ کامل مرشد

Marfat.com

جس پر نوازش کرتا ہے اُس کا مرتبہ اپنے مرتبے کے برابر کر دیتا ہے۔ اس قسم کے مرشد کو دوامِ حضور کہتے ہیں۔ جو مرشد ان صفات سے متصف ہے وہ خود مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا حضوری ہوتا ہے اور اس کے لیے کسی کو صاحب حضوری کر دینا مشکل نہیں ہوتا۔ بشرطیکہ وہ اسم اللہ ذات کی مشق وجودیہ مرقوم کے ذریعہ ہو یا اسم اللہ ذات کے حاضرات کے ذریعے ہو یا یہ کہ بذریعہ نظر حضور میں پہنچا دے۔

مُرشد کیلئے قوتِ باطنی کا حصول

مُرشد صاحب قوت ولی اللہ ہوتا ہے اور توجہٗ باطنی سے ذکرِ الٰہی میں متغرق کر دیتا ہے۔ یہ امر یقینی ہے کہ مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہونا آسان کام ہے لیکن خود خلق محمدی حاصل کرنا۔ جمعیت ذوق۔ شوق محمدی۔ محبت و معرفتِ محمدی۔ فنا و بقا محمدی اور استقامت و رضا و فقرِ محمدی حاصل کرنا از بس مشکل ہے۔ جس شخص کے لیے راستہ بند ہو وہ بمنزلہ سدِ سکندری ہو جاتی ہے۔ ذکر، فکر، ریاضت، تقویٰ طاعت۔ مرشد کی توجہٗ نظر تصرّف اور تفکرّ سے اس کا علاج نہیں ہو سکتا۔ اس کی خلاصی کی کیا تدبیر ہے جس کے دل کی راہ سلب ہو چکی ہو اس کا کیا علاج جس نے رجعت کھائی ہو اور اس کا شوق مردہ ہو گیا ہو اس کا کیا علاج۔ جو شخص فقر و فاقہ میں بسر کرتا ہو اور غنایت چاہتا ہو اس کا کیا علاج جس شخص پر ظاہر و باطن کے علوم منکشف نہ ہوتے ہوں اس کا کیا علاج۔ مذکورہ بالا تمام باتوں کا علاج اسم اللہ ذات کی مشق وجودیہ ہے یہ مشق بمنزلہ معراج ہے اس سے محبت الٰہی پیدا ہوتی ہے۔ پھر معرفت اور پھر توحید منکشف ہوتی ہے۔ پھر توحید سے نور اور نور سے غرق فی النور۔ پھر جامع الجمعیّت اور باطن آباد ہو جاتا ہے اَجْسَامُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ قُلُوْبُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اَلصَّلٰوةُ فِيْ قُلُوْبُ الدَّائِمِيْنَ۔ ان کے جسم دنیا میں ہیں اور دل آخرت میں۔ نماز ہمیشہ ادا کرنے

Marfat.com

والوں کے دلوں میں ہے۔" ان کی شان میں وارد ہے۔ اگر توجبہ کو جلادے، پگڑی چھوڑ دے اور نفس امارہ سے جنیو توڑ ڈالے تو اُمید ہے کہ پھر تو معرفت و وصل الٰہی فقیر سے حاصل کر سکے اور تاکہ روشن ضمیر ہو سکے اور علم تفسیر کا عالم، نفس پر امیر اور کیمیا تاثیر نظر والا ہو جائے اور ایک دم میں ذات و صفات کے تمام مقامات طے کر جائے اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہ۔ جب فقر انتہائی مرتبے کو پہنچ جاتا ہے وہی اللہ ہے۔ جب یہ حالت ہو جاتی ہے تو دونوں جہان غلام کی طرح فرمانبردار ہو جاتے ہیں اور خود بے غم ہو جاتا ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

مَنْ لَہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ۔

"جس کا اللہ اُس کا سب کوئی۔"

پھر ارشادِ نبوی ہے:۔

اَلْفَقْرُ لَا یَحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ

"فقر ماسوا اللہ کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔"

یہ راہ اسم اللہ ذات کے حاضرات کے تصوّر کے متعلق ہے اور مشاہدۂ معرفت اور ذاتِ حق میں مستغرق ہونے کے متعلق ہے نہ کہ ذکر فکر اور اعضاء کے اعمال کے متعلق ہے۔

ذکر را بگزار ہم مذکور را
تا ترا حاصل شود وحدت خدا

ترجمہ:۔ ذکر اور مذکور کو ترک کر دے تاکہ تجھ کو اللہ کی وحدت کا علم حاصل ہو جائے۔

مطلب یہ کہ ذکر فکر مراقبہ محاسبہ اور مکاشفہ میں رجوعات خلق، رجعت، خلل اور بہت سے خطرات ہیں اور مذکورہ بالا مراتب میں وسوسہ اور وہم بہت ہے۔ جو شخص وحدت اور معرفت کی طرف آتا ہے وہ خطرات۔ وہمات اور وسوسوں اور صفاتِ بد سے

Marfat.com

بری ہو جاتا ہے ؎

پشۂ خطرات از دل کن بدر
تا شوی عارف خدا صاحب نظر

ترجمہ:۔ خطرات کے مچھر جراثیم کو دل سے باہر کر دے تاکہ عارف باللہ اور اہلِ نظر ہو جائے۔

از دل بدر کن پشۂ خطرات را
تا بیابی وحدت حق ذات را

ترجمہ:۔ دل سے خطرات کے مچھر جراثیم کو باہر کر دے تاکہ تجھکو وحدت کا علم ہو جائے اور ذاتِ حق سے روشناس ہو جائے۔

جو عارف باللہ معرفت الٰہی کی ولایت میں آتا ہے اُسے دونوں جہاں مچھر کے پر کی طرح نظر آتے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ

"اللہ ایمان والوں کا مالک اور دوست ہے اور ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے۔"

یہ مراتب استغراق اور نورِ حضور کے ہیں۔ ؎

پشۂ خطرات از دل دور کن
تا ترا حاصل شود آواز کن

ترجمہ:۔ خطرات مچھر جراثیم کو دل سے دور کر دے تاکہ تو آواز کن کو سننے لگے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

فَیَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ

"پس اُسے کہتا ہے کہ ہو جا۔"

Marfat.com

این مراتب را چہ داند بے بصر
بر زبان اللہ در دل گاؤ خر

غنی فقیر کے مراتب کی تحقیق

جاننا چاہیئے کہ جس پر تعلیم تلقین اور ارشاد کا اثر نہ ہو وہ چاروں وجود پہ مشقیں اس طرح کرے کہ تصور میں اسم اللہ ذات پر نگاہ رکھے اور چشم تفکر مرقوم پر۔ اور اسم فقر پیشانی پر لکھے۔ اور زبان سے اللہ اللہ پکارے۔ اسم اللہ ذات کی مشق دونوں کانوں، دونوں آنکھوں، قلب، ہتھیلیوں پر کرے۔ اسم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مشق سینے پر کرے اور نفس کی مخالفت کے لیے اسم اللہ ذات کی ناف پر۔ ناف کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے اور اس پر پانچ مشق کرے۔ ھُو دماغ میں پہنچائے۔ جب یہ تمام مشقیں عمل میں آجاتی ہیں تو عامل تمام اعضا کو اپنے قبضے میں لے آتا ہے۔ اسم اللہ ذات کی مشق کرنے والا وجود پر غالب آجاتا ہے اور اس کے وجود پر اسم اللہ ذات کی تاثیر پورے طور پر ہو جاتی ہے۔ یہ مراتب غنی فقر کے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ

اور اللہ تعالیٰ غنی ہے اور تم سب فقیر ہو۔

جب فقیر اس مرتبے پر پہنچ جاتا ہے تو وہ لا یحتاج اور بے نیاز ہو جاتا ہے اور پوری پوری ہدایت اسے حاصل ہو جاتی ہے اور دل خناس، خرطوم، وسوسہ، وہمات اور خطرات نکل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے اسے اخلاص حاصل ہو جاتا ہے اس کے بعد حواس خمسہ ظاہری بند ہو کر باطنی حواس خمسہ کھل جاتے ہیں اور چار پرند ذبح ہو جاتے ہیں یعنی :۔

Marfat.com

۱۔ شہوت کا مرغ

۲۔ حرص کا کبوتر

۳۔ زینت کا مور

۴۔ لالچ کا کوا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

ولٰکن لیطمئن قلبی قال فخذ اربعۃ من الطیر۔

تاکہ دل کو سکون حاصل ہو فرمایا چار جانور لے۔

چہار بودم سہ شدم اکنوں دوم

و از دوئی بگذشتیم و یکتا شدم

ترجمہ:۔ پہلے میں چار تھا پھر تین ہُوا اب دو ہوں اور دوئی میں سے گزر کر ایک اور یکتا ہو گیا ہوں۔

ہر کہ فی اللہ گشت فانی باخدا

و از دوئی بگذشت حاضر مصطفٰےؐ

ترجمہ:۔ خدا کی قسم جو فنا فی اللہ ہو گیا وہ دوئی سے گزر کر بارگاہِ مصطفٰےؐ میں حاضر ہو گیا۔

پرندۂ نفس کا ذبح کرنا

پس جو شخص نفس کے چاروں پرندوں کو ذبح کرتا ہے وہ روحانی مراتب پر پہنچ جاتا ہے اور اس کے وجود میں نور اور روحانیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر تمام روئے زمین کے نفوس جمع کیے جائیں تو صرف ایک لحظہ میں روحانی اور نفسانی سب بے جان ہو جاتے ہیں اور وہ شخص قبر پر دعوت پڑھنے کے لائق ہو جاتا ہے۔ جو اسم اللہ ذات کے تصور کا عامل اور اہل قبور کی روحانیت پر غالب ہو انہیں پڑھتے وقت رجعت ضرور لاحق ہو گی۔

Marfat.com

مجذوب عارف باللہ کی منزل

مجذوب عارف باللہ ہمیشہ مشاہدہ حضور میں رہتا ہے اور اس کا نفس سر سے لے کر پاؤں تک نور کا لباس پہنتا ہے اور نفس قلب کا لباس پہنتا ہے اور قلب رُوح' ا اور رُوح سر کا جو وجود نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے وہ پھر نور محمدی کے حضور میں پہنچ جاتا ہے اور نفس، قلب اور رُوح سے خطاب اور عتاب اُٹھ جاتا ہے۔ بعد ازاں جو وجود نور محمدی سے ہے وہ نور اللہ کی توحید کو پہنچ جاتا ہے اور فقر کے مراتب حاصل کر لیتا ہے اور معرفتِ فقر کو اپنا رفیق با توفیق بنا لیتا ہے۔ ماسوا اللہ تعالیٰ سب کو پسِ پشت ڈال دیتا ہے اور نفس بدخصال کو قتل کر ڈالتا ہے اور دونوں جہان کو پشتِ ناخن پر دیکھ لیتا ہے جس شخص کے یہ اوصاف ہوں اُسے لکھنے پڑھنے اور قلم پکڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

ارشاد باری تعالیٰ:۔

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی

"نہ آنکھ جھپکی اور نہ نافرمانی کی۔"

یہ مراتب اُن اشخاص کے ہیں جو عارف باللہ، فنا فی اللہ اور ہمیشہ خدا کے ساتھ ہیں۔

چشم را بربند بر دل کن نظر
تا شوی عارف خدا صاحب نظر

ترجمہ:۔ آنکھ بند کر کے دل پر نظر کر تاکہ تو عارف باللہ اور اہلِ نظر ہو جائے۔

فنا فی اللہ اور مستغرق فی اللہ میں فرق

جو شخص فنا فی اللہ اور مستغرق فی اللہ ہو جاتا ہے وہ دنیاوی عزت و مرتبے پر نگاہ

Marfat.com

نہیں کرتا۔ جو فنافی اللہ میں غرق ہو جاتا ہے وہ کشف و کرامت کی طرف ہرگز نگاہ نہیں کرتا کیونکہ وہ مشاہدہ و معرفت الٰہی تک پہنچا ہوا ہوتا ہے۔ پہلے یقین کی آنکھوں سے دیکھ پھر تو لائق دیدار الٰہی ہوگا۔ تصرف ظاہری اور باطنی بغیر مشاہدہ نور کے مراتب حاصل نہیں ہوتے۔

فقیر بادشاہ کی نشانی

فقیر بادشاہ ہوتا ہے اور سائل گدا۔ جس شخص کو ظاہری باطنی تصرف حاصل نہیں اُسے عارف باللہ فقیر نہیں کہہ سکتے۔ وہ ابھی محتاج، نفس کا قیدی، لالچ میں پھنسا ہوا اور خزائن الٰہی کے تصرف سے بے خبر ہے۔

ہدایت اور غنایت میں فرق

اَلْهِدَايَتُ فَوْقَ الْغَنَايَةِ اَلْغَنَايَةُ فَوْقَ الْوِلَايَةِ

"ہدایت غنایت سے بڑھ کر ہے اور غنایت ولایت سے"

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْفُقَرَآءِ الْغَنِيِّ.

"غنی فقیروں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔"

زمین کا سونا چاندی بن جانا

جاننا چاہیئے کہ جو فقیر کامل کیمیا نظر دعوت کا عامل یا اسم اللہ ذات کے تصور کا عامل ہے یا مشاہدہ حضور رکھتا ہے یا صاحب توجہ ہے وہ جہاں کہیں بول و براز کرتا ہے وہاں کی زمین سونا چاندی بن جاتی ہے۔

Marfat.com

نگاہِ فقیر کا کمال

جس فقیر کو اسم اعظم کا عمل حاصل ہے وہ اولیاء اللہ پر غالب ہوتا ہے ایسے فقیر کے حکم میں چودہ طبق ہوتے ہیں۔ تمام زمین مشرق سے لے کر مغرب تک، ارض و سماوات دیوار، پہاڑ، سنگریزے، شہر، بازار اور ڈھیلے وغیرہ سب کو ایک نگاہ سے سونا چاندی بنا سکتا ہے۔ لیکن اس قسم کے مراتب سے فقیر انانیت میں آجاتا ہے اور غنایت پر فخر کرنے لگتا ہے۔ سو غنی قربِ الٰہی اور مجلس محمدی سے بعید رہتا ہے۔

فقیر کون ؟

فقیر وہی ہے جسے ظاہری و باطنی تصرف و تحقیق حاصل ہو اور پھر فقر و فاقہ میں بسر کرے اور اس فقر و فاقہ میں اسے لذت، ذوق اور مزا آئے اور اہل دنیا کے دروازے پر کسی حاجت کے لیے نہ جائے اور اگر دنیا دار کے دروازے پر جائے تو نگاہ سے ان کو پاک کرے۔ تو تعجب نہ کر اور نہ منکر ہو جا کیونکہ دنیا اور دنیا دار فقیر کے غلام ہوتے ہیں۔ اگر جاتا بھی ہے تو حکم الٰہی سے۔ اگر ان سے ملاقات کرتا ہے تو بھی اس کے حکم سے۔

غنایتِ باطلہ کیا ہے ؟

فقیر غنی ہوتا ہے اُس کو قربِ الٰہی کی وجہ سے غنایت حاصل ہوتی ہے نہ کہ دنیاوی مال و اسباب کی وجہ سے۔ کیونکہ دنیاوی مال و اسباب کی وجہ سے جو غنایت حاصل ہوتی ہے وہ باطل ہوتی ہے ؎

Marfat.com

اگر ترا علم است زاں علمش قدیم
طلب کن از عارفاں قلبِ سلیم

ترجمہ:۔ اگر تجھ کو علم ہے کہ ان کا علم اس ہمیشہ اپنے رب کی طرف سے ہے تو عارفوں سے قلب سلیم طلب کر۔

قلب نسخہ علم علم از وے طلب
تا بود الہام قرب راز رب

ترجمہ:۔ دل کے علم کا نسخہ اس کے علم سے طلب کر تاکہ تجھ کو الہام اور قرب حق اور راز حاصل ہو جائے۔

ہر کہ دل یافتہ رحمت کرم
بگذرد از شرک و کفر و از صنم

ترجمہ:۔ جس نے ایسا دل پایا جو رب کی رحمت و کرم کا مرکز ہے وہ شرک کفر بت پرستی سے دور ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَاللّٰہُ غَنِیٌّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ

اللہ تعالیٰ غنی ہے اور تم فقیر ہو"

پھر ارشاد ربانی ہے:۔

لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ من خیر فقیر۔

ترجمہ:۔ جو تو نے میری طرف اُتارا ان میں سب سے بہتر فقر ہے۔

فخر محمدی اور فخر فرعون کی تخصیص

فقیر اور فقر ار کا مرتبہ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ اور دنیاوی بادشاہ کا مرتبہ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ہے کیونکہ فقر فخر محمدی ہے اور دنیا فخر فرعون اور مطیع شیطان ہے اس لیے کہ دنیا سے کسی شخص نے جمعیت حاصل نہیں کی کیونکہ اس کی بنیاد ہی پریشانی ہے اور دنیا خود بے وفا ہے۔ جس نے دنیا کو اختیار وہ پرلے درجے کا بے ادب اور بے حیا ہے خواہ اس

Marfat.com

کے پاس نقد و جنس بے شمار ہی کیوں نہ ہو۔

زوال اور بے زوال خزانہ

فقر کے پاس تمام الٰہی خزانے ہوتے ہیں۔ دنیاوی خزانے کو زوال ہے اور دنیا خواب وخیال ہے۔ فقر کا خزانہ معرفت اور توحید لازوال ہے جو بعینہٖ وصال ہے۔ دنیاوی لذت چند روزہ ہے آخر معاملہ اللہ تعالیٰ ہی سے پڑتا ہے۔

فقر را دریافتم از من فقر
فقر حاصل گشت با فقرش نظر

ترجمہ:۔ میں نے فقر کے مقام کو فقر سے دریافت کیا ہے اس کے فقر کی نظر سے فقر حاصل ہوا ہے۔

فقیر باطن میں ہمیشہ نفس سے جہاد کرتا رہتا ہے اور ظاہر میں اس کا نفس آزاد ہوتا ہے۔ فقیر کا ہمیشہ باطن آباد ہوتا ہے

نیست ایں فقرش کہ بینی گاؤ خر
نظر فقرش بہ بود از سیم و زر

ترجمہ:۔ یہ فقر نہیں ہے کہ تو گدھا گائے بیل دیکھتا ہے فقر کی نظر سونے چاندی سے بہتر ہوتی ہے۔

لعنت بر اہلِ بدعت سر ہوا
بیزار شد از وے محمد مصطفےٰ

ترجمہ:۔ بدعتیوں پر خدا کی لعنت کہ ان کے سر خواہشات دنیا سے بھرے ہوئے ہیں ان سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بیزار ہیں۔

حدیث قدسی میں ہے:۔

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَ اَنَا سِرُّہٗ

"انسان میرا راز ہے اور میں اُس کا راز ہوں۔"

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

Marfat.com

اَلْمُبْتَدِعُ کِلَابُ النَّارِ

"بدعتی دوزخ کے کتے ہیں۔"

دنیا کی محبت بدعت کی جڑ اور حبِ مولیٰ ہدایت کی جڑ ہے۔

حُبِّ دنیا راس کل خطیئۃ

ترکِ دنیا راس کل عبادۃ

ترجمہ:۔ دنیا کی محبت تمام غلطیوں کی سردار ہے ترکِ دنیا تمام عبادتوں کی سردار ہے۔

دنیاوی بادشاہی کی اہمیت

دنیا میں سب سے بڑا مرتبہ بادشاہی ہے لیکن فقیر عارف باللہ اس کمینہ اور کمتر مرتبے کی طرف نگاہ بھی نہیں کرتا۔ بارہ ہزاری امیر یا وزارت وغیرہ فقیر کی نگاہ میں حقیر تر مراتب ہیں۔

فقیر کے لیے جمعیت کا حصول

فقیر کو جمعیت صرف مشاہدہ اور معرفتِ الٰہی سے حاصل ہوتی ہے۔ مخلوق سے مہربانی کرنا اور انھیں تکلیف نہ دینا نجات کا سبب ہے۔ اللہ بس باقی ہوس

مرا ز پیرِ طریقت نصیحتے یاد است

کہ غیرِ خدا ہرچہ ہست برباد است

ترجمہ:۔ مجھے پیرِ طریقت کی ایک نصیحت یاد ہے کہ ماسوا اللہ جو کچھ ہے وہ برباد ہونیوالا ہے۔

دولت بہ سگان دادند و نعمت بخران

من امن امانیم تماشا نگران

ترجمہ:۔ مال دولت کتوں کو اور نعمت گدھوں کو دیتے ہیں میں امن امان سے مطمئن ان کا تماشا دیکھ رہا ہوں۔

Marfat.com

صاحب معرفت عارف کے مراتب

اگر تو واپس آجائے تو دروازہ کھلا ہے۔ تجھے بہت جلد معرفت الٰہی اور راز معلوم ہو جائیں گے اگر نہ آئے گا تو اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔

صاحب معرفت عارف کے دو مرتبے ہیں:۔

۱۔ دائمی مشاہدہ

۲۔ تجلیات ذات نور میں غرق ہونا۔

قرب الٰہی سے حضوری حاصل ہوتی ہے۔ عارف کو انبیاء اور اولیاء اللہ کی مجلس حاصل ہوتی ہے۔ خصوصاً عارف عاشق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جان قربان کرتا ہے۔

عارف کی حقیقی پوزیشن

عارف ذکر فکر، ورد وظائف، نفل، نماز، روزے، حج اور زکوٰۃ سے بری ہوتا ہے۔ وہ باطن میں ہمیشہ غرق مع اللہ اور با اخلاص رہتا ہے۔ عارف کا طالب تلقین سے پہلے ہی روز مشاہدہ نور میں غرق ہو جاتا ہے اور مجلس محمدی میں حاضر ہو جاتا ہے یا جمعیت حاصل کر کے لایحتاج ہو جاتا ہے۔ مفلس۔ محتاج اور عاجز لوگ فقر معرفت اور الٰہی خزانے کا لازوال تصرف۔ ظاہری اور باطنی علم۔ فقر اللہ کی معرفت حاصل کرتے ہیں۔ اکثر لوگ جو خود کو ذاکر کہتے ہیں سراسر نفسانی خواہشات میں پھنسے ہوئے ہیں۔

مقام نور۔ مشرف الابرار۔ ذات حضور۔ تجلیات ربوبیت۔ روشن ضمیر۔ آفتاب ایمان۔ مقام فرد الفرد۔ فیض الفیاض۔ معرفت اللہ اور فنا فی اللہ کے مقامات سے

Marfat.com

محرم ہونا اور ذات وصفات کے تمام مقامات اور مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہونے میں ذکر وفکر مذکور اور مراقبہ' مکاشفہ اور محاسبہ کی گنجائش نہیں۔ کیونکہ عین العیان محض عنایت ہے۔ جو شخص یہ مراتب حاصل کر لیتا ہے۔ یہ دست بیعت۔ تلقین اور ارشاد کے لائق ہوتا ہے اور اس سے ذکر فکر۔ مراقبہ۔ مکاشفہ۔ تصوّر۔ تصرّف۔ توجہّ۔ معرفت۔ توحید، تفکر، جامع الجمیعت اور ہدایت رواں ہوتی ہے۔ اور اس کا طالب باطنی تمام مقامات طے کر لیتا ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصوّر سے ذکر لاز دل فکر باوصال نفس۔ حدیث اور تفسیر وغیرہ وجود میں تاثیر کرتے ہیں اور اسے حضوری ذکر اور مشاہدہ نور اور فکر کے سوا اور کوئی راہ معلوم ہی نہیں ہوتی۔ اللہ بس باقی ہوس۔

۵ فقر را تحصیل علمش وصل
می بر آید از جہولت ہم خلل

ترجمہ:۔ فقر کو حاصل کر فقر کے علم سے وصل ہوتا ہے جہالت سے خلل ونقصان ظاہر ہوتا ہے۔

خلوت از دل طلب کن کن طلب
در خاک خلوت می نشیند بے ادب

ترجمہ:۔ خلوت میں دل سے کُن کی حقیقت کو طلب کر ورنہ خلوت میں خاک پر بے ادب بیٹھتے ہیں۔

نیست پردہ از خدا خلوت نماند
ہر کہ را اللہ حاضر خود بخواند

ترجمہ:۔ اللہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں تو خلوت میں نہیں رہتی جس کسی نے اللہ کو حاضر جانا تو اسکو خود طلب کر

گر د تو مرد صادقی میدان بیا
ہر کہ در خلوت نشیند از ہوا

ترجمہ:۔ اگر تو کامل مرد صادق ہے تو میدان میں آ کر طلب کر اسکے بعد جو خلوت میں بیٹھا وہ خواہش نفسانی ہے۔

اکثر خلوتیں محض خلقت کو رجوع کرنے۔ موکل جنو نیت کو مسخر کرنے اور دنیاوی

Marfat.com

مال و اسباب جمع کرنے کی خاطر کی جاتی ہیں۔ ایسے خلوت نشین شیطان کے تابع ہوتے ہیں۔ نعوذ باللہ منہا۔ ؎

حجرہ و جحت خلوت پذیر
فقر را خلوت بود روشن ضمیر

ترجمہ:۔ حجرہ اور خلوت تنہائی اختیار کر۔ خلوت فقیر کو روشن ضمیر نورانی دل کر دیتی ہے۔

پردہ را بردار روشن راز بین
اولش بین خویش بین بعد از یقین

ترجمہ:۔ پردہ کو اُٹھا اور اللہ کے رازوں کو واضح صاف طور پر دیکھ۔ پہلے اس کو دیکھ پھر اپنے آپ کو دیکھ اس کے بعد یقین کر۔

ذاکر کے ابتدائی مراتب

خاص الخاص ذکر کی یہ خاصیت ہے کہ اس سے ایسا ذوق پیدا ہو جو ازل سے ابد تک رہے اور ذاکر عارف باللہ اور واصل بن جائے اور ذکر سے فنائے نفس اسے حاصل ہو۔ نہ اس کے وجود میں طمع، حرص، حسد اور خواہش رہتی ہے اور نہ ریا اور طمع۔ ذاکر کو اللہ ہی کافی ہے۔ ذاکر کے ابتدائی مراتب یہ ہیں کہ وہ ذکر اور فکر میں ہمیشہ لگا رہتا ہے اور دائمی طور پر اسے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہوتی ہے اور حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے جواب باصواب حاصل کرتا ہے ہر صبح و شام حاضر رہنے اور ہم سخن ہونے کا نام حضوری ہے نہ کہ دم بند کرنا اور لقمہ گوشت کو ہلانا۔ وجود میں مستی اور مغروری کا ہونا اللہ تعالیٰ سے دوری اور مقہوری ہے۔ ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں نامنظور ہوتا ہے۔ مخلوق خدا میں مشہور ہو جاتا ہے۔ ؎

باہو خویش را از خلق پوشد ہر کہ مرد
ذاکراں بسیار بہر از سیم و زر

ترجمہ:۔ باہو مردان خدا اپنے آپ کو مخلوق خدا سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔ بہت سے لوگ سونے چاندی کے

Marfat.com

ذاکر کا اللہ تعالیٰ سے ملاپ

تمام ذکر الٰہی اسم اللہ ذات کے تصوّر سے مرتبہ بہ مرتبہ، درجہ بہ درجہ اور منصب بہ منصب جاری ہوتے ہیں اور عمل میں آتے ہیں۔ مرشد کامل ذکر کل جاری کرتا ہے اور ہر قسم کی مشکلات حل کرتا ہے۔ اس قسم کا ذاکر عالم۔ فاضل اور صاحب تحصیل ہوتا ہے ایسے شخص کو طالب کرنا مشکل ہے ورنہ ہزار ہا جاہل کو ایک ہی نگاہ سے دیوانہ اور مجنون بنا دینا کچھ بھی مشکل نہیں۔ ذکر اس بات کا نام ہے کہ مستی میں ہوشیار اور حضوری میں باشعور رہے۔ اس قسم کا ذاکر اسم اللہ ذات کے تصوّر سے بسبب اللہ تعالیٰ سے رل جاتا ہے۔

توجّہ کی اہمیّت و افادیّت

توجّہ کے بغیر ذکر اور فکر رواں نہیں ہوتا۔ توجّہ بغیر کوئی طالب مطلب حاصل نہیں کر سکتا۔ توجّہ بہت ہے۔ جب تمام قسم کی توجّہ ایک میں جمع ہو جائے تو ہمیشہ دیدار میں مستغرق رہتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ذکر، فکر، مراقبہ، مکاشفہ، محاسبہ، مجادلہ، محاربہ، قبض، بسط، سکر اور صحو ابتدائی حالات ہیں۔ مبتدی طالب کو کبھی صحیح، کبھی غلط، کبھی فیض، کبھی فصل، کبھی جمعیّت، کبھی خطرات اور کبھی خلل واقع ہوتا ہے۔ الہام کے یہ سب مراتب خط کی طرح نصف ملاقات ہوتی ہے۔ جو شخص توجّہ کے ذریعے توجّہ تک پہنچا دے تو بھی سمجھ کہ یہ سلوک کے خام مراتب ہیں اور اسے عارفین کا رستہ معلوم ہی نہیں۔ ؎

توجّہ ترک گیرد تا بیابی
توجّہ سربسر باشد حجابی

ترجمہ: توجہ ترک کر دے تاکہ تو اس کو پا سکے کیونکہ توجّہ مکمل حجاب و پردہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

مراد اوست اللہ راہ رازم
بیک نظرش بہ نور غرق سازم

ترجمہ:۔ اگر اس کی مراد اللہ ہے تو میں راستہ کا راز دار ہوں ایک نظر میں اس کو اللہ کے نور میں غرق کر دوں گا۔

کسے از ذات باذاتش رسیدہ
بجز عین العیان دیگر ندیدہ

ترجمہ:۔ جس آدمی نے اپنی ذات کو اس کی ذات میں فنا کر دیا عین العیان کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا۔

زندہ قلب کی کیفیّت

خاص الخاص ذکر بمنزلہ زہر ہے۔ جس شخص کے وجود میں ذکرِ حقیقی کا زہر اثر کرتا ہے اُس کا نفس مردہ ہو جاتا ہے۔ ذکر مقامِ فکر تک نہیں پہنچنے دیتا کیونکہ نفس کو فنائے مطلق حاصل ہو جاتی ہے۔ جس ذکر سے نفس فنا ہوتا ہے اس سے دل کو زندگی اور بیداری حاصل ہوتی ہے۔ جہالت سے نکل کر عقل اختیار کرتا ہے۔ لایحتاج ہو جاتا ہے۔ پشتِ ناخن پر دونوں جہان کا تماشا کرتا ہے۔ دل کی اس قسم کی عام زندگی ہے اللہ تعالیٰ کے سوا باقی تمام مراتب سے نکلنا گندگی ہے۔ بندگی یہی ہے کہ ذاتِ الٰہی میں مستغرق رہے اور دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوتا ہے۔ اگر قلبی ذاکر میں یہ صفات نہ پائی جائیں تو وہ صاحب نفاق اور دنیا کا کتا ہے۔ اگر قلب زندہ ہے تو ہمیشہ بیدار ہے اور قرب وحضور دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوتا ہے۔ جس کا قلب زندہ ہے وہ فنائے نفس سے گزر کر روحانی بقا حاصل کرتا ہے ہمیشہ لقاء کی طرف متوجہ رہتا ہے اور اس کے وجود میں طمع، حرص، حسد، کبر اور خواہش نہیں رہتی اور شریعت میں ناخبر ہوتا ہے۔ جس شخص کا قلب ذکرِ الٰہی سے بیدار ہوتا ہے وہ عین العیان اور ہمیشہ دین کا پکا ہوتا ہے۔ جس شخص کا دل زندہ ہے دونوں جہان اس کی نگاہ میں نکتہ سے

Marfat.com

بھی کم ہیں۔ اور ازل سے ابد تک بیدار اور نظارہ رہتا ہے۔ جس شخص کا قلب زندہ ہے وہ اسم اللہ ذات کے تصوّر کا بوجھ جو دونوں جہان کے بوجھ سے زیادہ ہے اٹھاتا ہے جیسا کہ اس آیت شریفہ سے معلوم ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

"ہم نے امانت زمین اور آسمان کے پیش کی۔"

ذاکر فنا فی اللہ اور عارف باللہ ہوتا ہے۔

اقسام ذکر

ذکر کی بہت سی اقسام ہیں:۔

۱۔ ذکر مخفی۔	۲۔ ذکر اثبات	۳۔ ذکر تصوّر اسم اللہ ذات
۴۔ ذکر نجات	۵۔ ذکر حیات	۶۔ ذکر درجات
۷۔ ذکر خفی انا	۸۔ ذکر یخفی	۹۔ ذکر معرفت
۱۰۔ ذکر مشاہدہ	۱۱۔ ذکر قرب	۱۲۔ ذکر خون جگر نوش کرنا۔
۱۳۔ ذکر فضیلت	۱۴۔ ذکر وجدانی	۱۵۔ ذکر سلطانی
۱۶۔ ذکر لامکانی	۱۷۔ ذکر قربانی	۱۸۔ ذکر رہبر
۱۹۔ ذکر عامل	۲۰۔ ذکر سودا	۲۱۔ ذکر روشن ضمیر اور بر نفس امیر

۲۲۔ ذکر سے قرآن و حدیث اور تفسیر کا علم منکشف ہوتا ہے

۲۳۔ ذکر سے وصال لازوال۔ نیک خصلت۔ ماضی۔ حال اور مستقبل کے حقائق بغیر رجعت اور خلل کے حاصل ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا اذکار کے علاوہ دیگر اقسام یہ ہیں:۔

Marfat.com

۱۔ ذکر قلبی	۲۔ ذکر روحانی	۳۔ ذکر ضمیر
۴۔ ذکر جانی	۵۔ ذکر جوہر	۶۔ ذکر نور ایمان
۷۔ ذکر جلالی	۸۔ ذکر جمالی	۹۔ ذکر احوالی
۱۰۔ ذکر قالی	۱۱۔ ذکر سری	۱۲۔ ذکر اسراری

۱۳۔ ذکر نام اللہ تعالیٰ۔

ہر ایک ذکر میں کلماتِ ربانی ہیں۔ اگر زمین آسمان اور بہشت کے تمام دریا سیاہی بن جائیں اور روئے زمین کے تمام درخت گھاس وغیرہ قلم بن جائیں اور اٹھارہ ہزار عالم کی مخلوق کیا انسان کیا جن اور کیا فرشتے۔ دیو۔ حور۔ پری وغیرہ سب لکھنے لگیں اور زمین آسمان کے تمام طبقات کاغذ بن جائیں اور ازل سے ابد تک لکھتے رہیں، تو بھی اسم اللہ ذات کا ثواب قیامت تک نہیں لکھ سکتے۔ جو شخص اسم اللہ ذات کو با اخلاص لیتا ہے اُس کو اللہ تعالیٰ کے سوا بھول جاتا ہے ؎

از علم اللہ بخواں اللہ شناس
ہر حلم در عمل آید بے قیاس

ترجمہ:۔ جان بوجھ کر اللہ اللہ پڑھ اور اس کو پہچان کیونکہ ہر عمل میں حلم بردباری بے اندازہ ہونی چاہیئے۔

علم اللہ نور روشن راہبر
اسم اللہ بہ بود از سیم زر

ترجمہ:۔ اللہ کا علم نور ہے اس کی روشنی میں راستہ طے کر اللہ کا نام سونے چاندی سے بہتر ہوتا ہے۔

ہر مشکل کا حل

اسم اللہ ذات کلمات ہیں جن سے ہر مشکل حل ہو سکتی ہے۔

حدیث نبوی ہے:۔

Marfat.com

تَفَکُّرُ سَاعَتِہٖ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْن۔

" ایک ساعت کی سوچ بچار دونوں جہان کی عبادتوں سے بڑھ کر ہے۔"

فکر سے فنائے نفس، فرحت رُوح، رات اور لذت نہیں حاصل ہوتی ہے۔

تاوقتیکہ معرفتِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم حاصل نہ ہو۔

اقسامِ تفکّر

جاننا چاہیئے کہ تفکر دس اقسام میں منقسم ہے۔ بعض کو با توفیق، بعض کو با تحقیق عین العیان، بعض اس سے عارف باللہ اہل راز ہوجاتے ہیں۔ رُوح کو بقاء اور نفس کو فنا حاصل ہوتی ہے۔ لامکانی مکان پر نگاہ رہتی ہے۔ تفکرّ تصدیقی، تفکر تحقیقی اور تفکر دریائے عمیقی۔

مذکورہ بالا تفکرات کے علاوہ اگر کسی اور قسم کا تفکر ہے تو وہ زندیقی ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصور سے وجود میں قربِ الٰہی۔ مشاہدہ۔ توحید اور حضوری آتی ہے اور منکشف ہوتی ہے۔

ذکر کے تفکر سے فرحت فیض نصیب ہوتی ہے۔

علم رحمت الٰہی کے تفکرّ سے ثواب حاصل ہوتا ہے۔

جہاد نفس اور جہاد دارحرب کے تفکر سے تمیز پیدا ہوتی ہے۔

زمین و آسمان اور قدرتِ ربانی کے تفکر سے فضل و کرم ربی نصیب ہوتا ہے۔

تفکرّات نماز

نماز میں دس فکر ہیں:

اذان بمنزلہ صور اسرافیل ہے۔

Marfat.com

نماز کے تفکرات بمنزلہ قیامت ہیں۔ لیکن ختم بخصوری تفکر سے لقائے رب العالمین نصیب ہوتا ہے۔

ارشاد نبوی ہے:۔

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ

"نماز مومن کی معراج ہے۔"

بر زبان صمد است در دل تو صنم
زیں نمازے تو نمی آید شرم

ترجمہ:۔ زبان پر صمد ہے اور دل میں بت ہے ایسی نماز پڑھنے سے تجھ کو شرم نہیں آتی۔

اللہ ترا بیند تو ہم حاضر بہ بین!
در نمازے عارفاں حاضر یقین

ترجمہ:۔ اللہ تجھکو دیکھ رہا ہے تو بھی اسکو حاضر جان کر دیکھ عارفوں کی نماز میں اسکے موجود ہونیکا یقین ہوتا ہے۔

در رکوع الہام در سجدہ شنید
در نمازے جز خدا حاضر مبین

ترجمہ:۔ رکوع میں ان کو الہام ہوتا ہے اور سجدہ میں اسکا کلام سنتے ہیں۔ نماز میں خدا کے سوا کسی اور کو حاضر نہ جان۔

باھو کعبہ در دل کہ دل با کعبہ بر
کعبۂ دل نور اللہ سجدہ بر

ترجمہ:۔ باھو کعبہ دل میں ہے تو دل کو کعبہ کی طرف جھکا۔ دل کے کعبہ میں اللہ کا نور ہے اس کے سامنے سجدہ کر۔

ایک نماز وقتی ہوتی ہے۔ دوسری نماز دائمی۔ اس قسم کی نماز کلید کونین اور کلمات راز ہے۔

تفکر راز فیض وفضل الٰہی ہے۔ اس میں قرب حق۔ کلمات ربانی، کلمات رحمانی، کلمات قرآنی اور اسرار ربانی حاصل ہوتے ہیں۔ اسم اللہ ذات کے

Marfat.com

کلمات کی شرح نہیں ہو سکتی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا۔

"یارسول اللہ! فرما دیجیے کہ اگر سمندر سیاہی بن جاویں تو قبل اس کے کہ کلمات ربی ختم ہوں سمندر ختم ہو جائیں۔ خواہ ایسے ہی اور سمندر ان کی مدد کے لیے استعمال کیے جائیں۔"

جو ذاکر ذکر الٰہی اور کلمات ربانی کا دعویٰ کرتا ہے وہ قلبی اور خفیہ ذکر کرتا ہے اسے سانس روکنے، پاس انفاس اور ذکر الٰہی سے سانس اندر باہر کرنے کی ضرورت نہیں۔ ذاکر کو راز حقیقی اور تحقیقی مشاہدہ، استغراق نور، فنا فی اللہ فی النور اللہ قرب حق حاصل ہوتا ہے اس کا باطن معمور اور بارحمت ہوتا ہے۔

قلب باذکرش در آید غرق ذات
آنچہ باشد غیر حق زاں شد نجات

ترجمہ:۔ دل اس کے ذکر سے اس کی ذات میں غرق ہو جاتا ہے۔ اللہ کے سوا دل میں جو کچھ ہوتا ہے اس سے نجات مل جاتی ہے۔

زندہ مردہ اور مردہ زندہ ہونا

ذکر، فکر، مراقبہ، توجہ اور تصوّر کے ابتدا میں فنائے نفس، بقائے روح اور مراتب ممات کا مشاہدہ کر لیتا ہے اور وہ موت کے مختلف درجات مثلاً عالم نزع، سوال و جواب قبر، پل صراط سے گزرنا، حساب کتاب اور حشر نشر۔ بہشت میں داخل ہونا، شراباً طہوراً کا پینا اور لقائے الٰہی سے مشرف ہونا اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے۔

Marfat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا

"مرنے سے پہلے مر جاؤ"

ذاکر کا وجود زندہ مردہ ہو جاتا ہے اور مردہ زندہ ہو جاتا ہے۔
ذِکر کا ذاکر ہونا کوئی آسان کام نہیں۔
ذکر اسرار ربّانی اور مشاہدۂ الٰہی ہے۔

نفس را رسوا کنم بہر از خدا
بر ہر درے قدمے زنم بہر از خدا

ترجمہ :- خدا کے لیے میں نفس کو ذلیل و رسوا کرتا ہوں ۔ خدا کے واسطے ہر دروازے پر سوال کرنے کے لیے قدم رکھتا ہوں۔

Marfat.com

کشف کی تشریح

اقسامِ کشف

کشف چار اقسام میں منقسم ہے:

۱۔ کشف القلوب ۔

۲۔ کشف نفسانی ۔

۳۔ کشف شیطانی ۔

۴۔ کشف دنیاوی ۔

کشف کی چوتھی قسم مردود ہے کیونکہ دنیا مردود ہے ۔

کشف القلوب کی یہ خاصیت ہونی چاہیئے کہ قلب سے کثافت دُور کر دے اس کشف والا روشن ضمیر اور نفس پر حکمران ہوتا ہے اور فنا فی اللہ ہو جاتا ہے ۔ اس قسم کی کشف باعث سعادت ہے کیونکہ یہی مقصد حقیقی ہے نیز کشف مجذوب مجبوب ہے اور کشف محبوب ہے ۔ یہ معرفت الٰہی اور مطلوب تک پہنچا دیتی ہے ۔ ذاکرین کو کشف اسم اللہ ذات کی تاثیر سے حاصل ہوتی ہے ۔

Marfat.com

ارشادِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:۔

ذکر اللہ فرض من قبل کل فرض

"ہر فرض سے پہلا فرض اللہ کا ذکر ہے۔"

ذاکر مُرشد طالب کو پہلے ہی روز تمام مراتب دکھا دیتا ہے۔ اگر مُرشد طالب پر منکشف نہ کر سکے تو اس سے تلقین ذکر حاصل نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ یہ ناقص، ناتمام اور خام ہے۔

ذکرِ حقیقی کیا ہے؟

جاننا چاہیئے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خاص الخاص اور ذکرِ حقیقی ہے۔ اس کا ذکر جلالیت کے سبب جہالت کو باہر نکال پھینکتا ہے اور مشاہدۂ تجلیات ذات اور عین جمال سے جمعیت بخشتا ہے۔ ذکر دل سے بُرے خیالات اور بُرے خصائل دُور کر کے معرفتِ الٰہی اور وحدتِ وصال میں مستغرق کر دیتا ہے۔ یہ ہیں ذکر کے مراتب۔ صاحب حقیقت ذاکر کے احوال لازوال اور لا یزال ہوتے ہیں۔

ذکر سے قربِ الٰہی کا حصول

جاننا چاہیئے کہ ذکر اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر ورد و وظائف ہے ویسے تو تمام مخلوقات خاص و عام ذاکر ہے۔ تمام مخلوق اللہ اللہ پڑھتی ہے لیکن ان کے وجود میں اسم اللہ تاثیر نہیں کرتا اور نفع نہیں دیتا اور قرار نہیں کرتا اور نہ جمعیت بخشتا ہے کیونکہ وہ اسم اللہ ذات کی ماہیّت، کنہ اور خاصیت نہیں جانتے۔ اسم اللہ ذات دونوں جہان پر قادر ہے۔ جو شخص اسم اللہ ذات کُنہ سے پڑھتا ہے وہ ہر ایک پر

Marfat.com

امیر ہوتا ہے۔ جو شخص اسم اللہ ذات کی قدر کرتا ہے۔ اسے یہ قدر دانی فقر، معرفت اور ذاتِ نور کے مشاہدہ تک پہنچا دیتی ہے اور قرب الٰہی حاصل کرا دیتی ہے۔ ؎

ہر کہ خواند اسم اللہ عالم است
ہر کہ داند اسم اللہ کامل است

ترجمہ:۔ جو اللہ کا نام پڑھتا ہے وہ عالم ہے جو اللہ کا نام جانتا ہے وہ کامل ہے۔

چوں کامل و عالم شود عارف تمام
غرق فی اللہ گشت فانی صبح و شام

ترجمہ:۔ تو جب عالم کامل ہو گیا تو پورا عارف ہو جا کہ فنا فی اللہ ہو کر صبح و شام اس میں غرق رہ۔

ذاکر کا عارف باللہ ہونا

جو شخص ذکر الٰہی کا ذاکر ہے وہ عارف باللہ ہو جاتا ہے اور اُسے فیض اور رحمت الٰہی حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ خاصیت ذکر دوام اور فکر دوام کی ہے۔ اسم اللہ ذات نور ہے۔ ذاکر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا منظور نظر ہوتا ہے۔ اللہ کی طرف سے

ذاکر کے لیے چار مراتب کا حصول

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ذاکر کو چار مراتب نصیب ہوتے ہیں:

۱۔ مرتبہ رحمت

۲۔ مرتبہ راز

۳۔ مرتبہ فیض

۴۔ مرتبہ فضل

Marfat.com

گواہانِ ذاکر

ذاکر کے چار گواہ ہوتے ہیں دو زندگی میں دو ممات میں۔ جس کے یہ چار گواہ نہیں اُس کو ذاکر نہیں کہہ سکتے بلکہ وہ خسارہ اُٹھانے والا ہے۔

گواہانِ حیاتی

زندگی کے مندرجہ ذیل دو گواہ ہوتے ہیں:۔

۱۔ خلقِ خدا کو یکبارگی اسم اللہ ذات کے تصوّر سے معرفت الٰہی اور مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچا دے۔

۲۔ نفس کو طمع، حرص و ہوا سے باز رکھے۔

گواہانِ مماتی

مماتی کے مندرجہ ذیل دو گواہ ہوتے ہیں:۔

۱۔ پہلا گواہ یہ کہ مرنے کے بعد قلب ذکرِ الٰہی سے جوش کر اُٹھے اور ہر ایک بال سے اللہ اللہ سِرّ ہُو سرّ ہُو ھوالحق کی آواز آنے لگے اور اس کی قبر پر جو شخص جائے اُسے زندگی قلب حاصل ہو جائے اور ذاکر بن کر عزت و عظمت اور رُوح کی پاکیزگی حاصل کر سکے۔ نیز اسے یہ قدرت حاصل ہوتی ہے کہ قبر سے نکل کر سوال کا جواب باصواب دیکھ کر پھر قبر میں غائب ہو جاتا ہے اور ماضی حال اور مستقبل کے حالات سے واقف کرا دیتا ہے۔ اس قسم کا ذاکر دعوتِ قبور کا عامل اسم اللہ ذات کے تصوّر میں ماہر اور ذات الٰہی میں غرق اور صاحب حضوری قادری ہی ہوتا ہے۔ قادری کے سوا اگر کوئی اور اس قسم

Marfat.com

کا دعویٰ کرے تو وہ سراسر جھوٹا، مدعی اور لاف زن ہے۔ پس معلوم ہوا کہ کامل کے لیے راز و ریاضت، مستی و ہوشیاری، خواب و بیداری، گویائی و خموشی، قبض و بسط، سکر و صحو وصال و فراق، حیات و ممات، پیٹ بھر کر کھانا، بھوکا رہنا اور فنا و بقا برابر ہے۔ کیونکہ کامل ہر چیز کا رتبہ کل سے منکشف کر کے پھر کل میں آجاتا ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :-

اَلنِّھَایَتُ ھُوَالرُّجُوْعُ اِلَی الْبَدَایَتِ

"ابتداء کی طرف لوٹ آنا انتہا ہے"

کامل کے لیے ابتدا و انتہاء اور خاک اور زر برابر ہے۔

قلب نہ باجنبش نہ باآواز
قلب نوری باحضوری حق براز

ترجمہ :- دل نہ حرکت سے نہ آواز سے ہے بلکہ نورانی دل اللہ کے حضور میں اس کا مقام رازدار ہے۔

نظر کن در قلب تو باقرب حق
شد غلام تابع ملک و طبق

ترجمہ :- تو اللہ کا مقرب ہو کر دل میں نظر کر اس کا غلام ہو جا تاکہ تیرے تابع زمین و آسمان ہو جائیں۔

اہلِ قلب کی کیفیت

قلب میں سے نور ذات کی تجلیات آفتاب کی طرح چمکتی ہیں۔ اگر قلب دن رات ذکر عام سے جنبش کرتا رہے تو وہ آواز محض ناسوتی کثافت کی وجہ سے ہے۔ اگر یہ حالت ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ ناسوت کا مقام ہو گیا ہے کیونکہ اہل قلب صاحب مشاہدہ و رازہ ہوتے ہیں۔ جب قلب پر رحمت الٰہی کی نگاہ ہوتی ہے تو مشاہدہ کا آغاز ہوتا ہے اور وہ شیطان کی دو انگلیوں سے رہا ہو کر رحمت کی قدرت میں آجاتا ہے

Marfat.com

اور قالب میں شریف رُوح کو جمعیت حاصل ہو جاتی ہے اور قلب کی کثافت دُور ہو جاتی ہے اور نفس مَر جاتا ہے یا نفس عاجز اور کمزور ہو جاتا ہے۔ قلبی ذکر کے بہت سے طریقے ہیں اس واسطے مرشد بذاتِ خود قلوب کا طبیب ہونا چاہیئے تاکہ قلب کی ہر بیماری کا علاج کر سکے اور صحتِ کلی عطا کر سکے۔ جو مرشد خود بیمار دل والا ہے وہ دوسرے کا علاج کیا کر سکتا ہے اس کا معالجہ بے اعتبار ہے۔ طمع اور حسد قلب کو اس طرح خراب کرتا ہے جیسے کیڑا گندم کو خراب کرتا ہے یعنی اس کا مغز کھا جاتا ہے اور صرف چھلکا ہی چھلکا باقی رہ جاتا ہے۔ یہ مراتب نفاق کے ہیں اس صورت میں قلب، نفس اور شیطان باہم متفق ہوتے ہیں۔ پس معلوم ہُوا کہ بعض ذکر قلب تحقیق ہیں کیونکہ اسم اللہ ذات کے تصوّر سے باتوفیق ہے اور بعض ذکر قلب محض نفاق اور جُدائی جیسا کہ چھاچھ میں دہی پانی سے الگ ہو جاتا ہے۔ بعض طالبوں پر قلبی ذکر تاثیر کرتا ہے اور دم کے ساتھ رواں ہوتا ہے۔ بعض طالبوں کے لیے ذکر قلبی نفس امارہ کے متصل ہوتا ہے اور کبھی منافق، کبھی مشرک، کبھی کافر، کبھی مسلمان کبھی با جمعیت اور کبھی پریشان ہوتے ہیں۔ بعض طالبوں کو ذکر قلبی دل کے متصل ہوتا ہے جو اس بات پر دال ہے کہ ذاکر قرآن و حدیث کے مطابق اور صراطِ مستقیم پر ہے۔ یہ مراتب ولایت کے ہیں۔ بعض طالبوں کو ذکر قلبی رُوح کے متصل ہوتا ہے جس سے ازل کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے اور بطور الہام آواز آتی ہے اور ذاکر روشن ضمیر اور عارف باللہ فقیر ہو جاتا ہے۔ بعض طالبوں کو ذکر قلبی ذکر توفیق الٰہی کے متصل ہوتا ہے جس سے وہ ہمیشہ ذات حضور کے مشاہدہ میں رہتے ہیں۔ مذکورہ بالا تمام مراتب اسم اللہ ذات کے حاضرات سے منکشف ہوتے ہیں۔ جب قلبی ذاکر مشاہدہ حق کی ابتدا میں ہوتا ہے تو وجود سے تمام بُرائیاں دُور ہو جاتی ہیں اور جہالت کافور ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

دل کعبہ اعظم است بکن خالی از بتاں
بیت المقدس است مکن جائے بت گراں

مراتب روحانی کا حاصل ہونا

جس شخص کو شوق، شفقت، اشتیاق اور آزمائش ہے اُسے سرِّ الٰہی، رحمت، لطف، کرم، جمعیت اور مراتب روحانی حاصل ہوتے ہیں اور وہ فی اللہ لاہوت، لامکان اور قربِ الٰہی کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ جس کام میں نفسانی طمع ہو شیطان کا دخل ہو اور دنیاوی مراتب کی ترقی کا خیال ہو اس کو ذوق و شوق نہیں کہیں گے۔ ایسے کام سے شامت، شر، رجعت اور پریشانی حاصل ہوتی ہے۔

کامل شخص کی نشانی

کامل شخص اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں) کی آواز سنتا ہے، نیز کراماً کاتبین جو نیک و بد اعمال لکھتے ہیں اُن کی آواز سنتا ہے۔ قبر کی آواز کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ سنتا ہے اور وقت کو ضائع نہیں جانے دیتا کہ اَلْوَقْتُ سَيْفٌ قَاطِعٌ (وقت کاٹنے والی تلوار) ہے، وارد ہے کامل کی نگاہ قیامت کے حساب پر ہوتی ہے اور صفائی قلب کی وجہ سے نورِ الٰہی میں مستغرق رہتا ہے۔ رؤیت ربانیت اسے حاصل ہوتی ہے۔ بدعت اور نامشروع چیزوں سے استغفار کرتا ہے، سخاوت و بخشش کرتا ہے۔ اس کا سینہ سدرۃ المنتہیٰ اور اس کا نفس مطمئنہ ہوتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً

Marfat.com

مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي۔

"اے نفس مطمئنہ تو اپنے رب کی طرف راضی خوشی لوٹ آ اور میرے بندوں میں شامل ہو کر میری جنت میں داخل ہو جا۔"

ترا ہوائے بہشت آرزو است
مرو درپے آرزوئے ہوا

ترجمہ: تجھ کو جنت کی خواہش اور آرزو ہے تو آرزو اور خواہش کے پیچھے مت جا۔

ذکر کیا ہے؟

جاننا چاہیئے کہ ذکر اس بات کا نام ہے کہ اسم اللہ ذات سے دائمی آشنائی ہو۔ چنانچہ جب اسم کا نام سُنے تو اہل اسم کو بعینہ دیکھ لے۔

مشاہدہ کیا ہے؟

مشاہدہ یہ ہے کہ شب و روز نور ذات کی تجلیات میں مستغرق رہے۔

ذکر کا کمال

ذکر سے طالب کو نور ذات کی تجلیات کا مشاہدہ ہوتا ہے۔

الہام و پیغام کیا ہے؟

الہام و پیغام یہ ہے کہ توجہ، وہم، خیال اور دلیل کے ذریعے رب جلیل سے جواب باصواب حاصل کرے۔

Marfat.com

حضوری کی اقسام

حضوری سات اقسام میں منقسم ہے۔ سات جسموں سے ہوتی ہے، سات مقاموں سات اعلاموں، سات اسموں اور سات طلسموں سے ہوتی ہے۔

حضوری کی پہلی قسم

حضوری کی پہلی قسم یہ ہے کہ حضوری فرشتہ جو خواب یا مراقبہ میں ہوتی ہے۔ احمق اور کم عقل لوگ جمیعت جنونیت کو حضور خیال کر کے قرب الٰہی کہتے ہیں۔

حضوری کی دوسری قسم

حضوری کی دوسری قسم یہ ہے کہ نفس جس سے وجود میں نور کا ظہور ہونے لگتا ہے اور خلقت رجوع کرتی ہے۔ احمق لوگ اسے بھی حضوری خیال کرتے ہیں۔

حضوری کی تیسری قسم

حضوری کی تیسری قسم یہ ہے کہ حضوری شیطان جس میں انسان شراب خور اور تارک الصلوٰۃ ہو جاتا ہے۔ اس کو حضور مردود کہتے ہیں کیونکہ شریعت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور باطن محمود ہونے سے محروم رہتا ہے۔

حضوری کی چوتھی قسم

حضوری کی چوتھی قسم یہ کہ حضوری ارواح اولیاء اللہ کہ شرک و کفر سے نکلتا ہے۔

Marfat.com

حضوری کی پانچویں قسم

حضوری کی پانچویں قسم یہ ہے کہ حضوری اصحاب کبار جو باتصدیق اور بایقین واعتبار ہوتا ہے اور جس کے سبب مردہ دل لوگوں سے دُور بھاگتا ہے۔

حضوری کی چھٹی قسم

حضوری کی چھٹی قسم یہ کہ انبیاء اصفیاء مرسل نبی خصوصًا حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس کی وجہ سے ارواح سے ملاقات ذکر الٰہی کا تصور و تصرف دل کی زندگی اور نفس کی ممات حاصل ہوتی ہے۔

حضوری کی ساتویں قسم

حضوری کی ساتویں قسم از خود فنا۔ اس میں اسم اللہ ذات کے تصور سے لائق عزت اور شرف بلقاء الٰہی ہو جاتا ہے۔ لقاء الٰہی کی مثال ہم نہیں دے سکتے کیونکہ وہ خود بے مثل و بے مثال ہے۔

مراتب فقر

فقر کے مراتب غرق فنا فی اللہ نور حضور میں مستغرق ہونا متحیر۔ عبرت حاصل کرنے والا حق پر نگاہ رکھنے والا عارف باللہ۔ اللہ تعالیٰ کا منظور نظر۔ وجود مغفور ہمیشہ ذکر دنیا سے لب بند رکھنا۔ اہل دنیا سے گمنام اور باطن میں مشہور ہونا ہیں ؎

ہر کہ گوید من حضورم زاں گواہ
یک حضوری راہ دیگر قرب اللہ

ترجمہ:۔ جو کوئی کہے میں حضوری میں رہتا ہوں تو اس بات کے گواہ ہو جاؤ کیونکہ ایک مرتبہ کی حضوری اللہ کے قرب کے لیے راہیں کھول دیتی ہے۔

Marfat.com

اہلِ حضور کا وردِ خاص

اہلِ حضور کو کبھی حرمت و عظمت کبھی مجلس کی خلوت نصیب ہوتی ہے اس کا نفس خراب ہو جاتا ہے کبھی اسے چین نہیں آتا۔ اس کا ایک ہی مذہب و ملت یعنی دائمی ورد ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ

"میں اپنا کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ بیشک اللہ تعالیٰ بندوں کو دیکھنے والا ہے۔"

جاننا چاہیئے کہ تو کامل قادری سے ابتداء میں انتہا کو طلب کر کیونکہ حضور ابتدا بھی ہے۔

ذکر کے مراتب بارجعت و زوال ہیں۔

فکر کے مراتب خام خیالی ہے۔

مذکور کے مراتب نا منظور ہیں۔

الہام کے مراتب ناتمام ہیں۔

حضور کے مراتب بھی دور ہیں۔

مشاہدہ کے مراتب نفسانی خواہشات میں داخل ہیں۔ جب تک ان مراتب سے گزر نہیں جاتا، نورِ الٰہی میں مستغرق نہیں ہوتا۔ جب تک انسان اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰه۔ (جب فقر انتہائی مرتبے کو پہنچ جاتا ہے تو وہی اللہ ہے) کی پہچان نہیں کرتا۔ اس کے لیے یکتا اور غنی ہونا مشکل ہے۔

جاننا چاہیئے کہ بہت سے لوگ محض غلطی و غلاظت و گمراہی کی وجہ سے خود کو

Marfat.com

قادری کہتے ہیں۔ مثلاً رافضی وغیرہ صرف اس طریقے کو بطور پناہ اختیار کرتے ہیں۔ قادری اور اہل زندیق میں بآسانی تمیز ہو سکتی ہے۔

باہو قادری را می شناسد بانظر
ہمچو زرگر می شناسد سیم و زر

ترجمہ:۔ باہو قادری کو پہلی نظر میں پہچانا جاتا ہے جیسے سنار سونے چاندی کو پہلی نظر میں پہچان جاتا ہے۔

قادری عارف خدا روشن ضمیر
قادری قادر بود بر ہر امیر

ترجمہ:۔ قادری عارف باللہ روشن ضمیر ہوتا ہے قادری تمام امیروں سے زیادہ قادر ہوتا ہے۔

باہو قادری را می شناسد از قدر
قادری ہرگز نباشد گاؤ خر

ترجمہ:۔ باہو قادری کو اس کی قدرت و منزلت سے پہچانتا ہے۔ قادری گدھے بیل کی مثل ہرگز نہیں ہوتا۔

قادری شد اولیاء ہم باخدا
قادری دائم بصحبت مصطفےٰ

ترجمہ:۔ قادری اللہ کا ولی ہوتا ہے۔ قادری ہمیشہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہتا ہے۔

باہو ہر کہ ایں راہے نداند خود نما
قادری ہرگز نباشد سر ہوا

ترجمہ:۔ باہو جو کوئی ان راستوں کو نہیں جانتا وہ اپنا آپ دکھانے والا ظاہر پرست ہے۔ قادری کے سر میں خواہشات دنیا ہرگز نہیں ہوتیں۔

معرفت سے بے بہرہ نابینا کی مانند ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ کامل قادری اگر ظاہر میں ذکر جہر کرے اور کلمہ کی پانچ ضربیں دل پہ پہنچائے تو ایک لحظہ

Marfat.com

میں بے خود ہو کر حسب ذیل پانچ مقامات پر پہنچ جائے۔ مقام ازل، مقام ابد، مقام دنیا، مقام عقبیٰ اور مقام توحید فنا فی اللہ۔ انھیں پانچ ضربوں سے معرفت فقر اور توحید کی تحصیل پوری پوری ہو جاتی ہیں۔ یہ اَمر یقینی ہے کہ اگر ہزار اندھے ایک مجلس میں ہوں اور ان میں صرف ایک دیکھنے والا ہو۔ تو وہ ایک ان ہزار کے احوال کی حقیقت معلوم کرے گا اور وہ ہزار اس ایک کے احوال سے بے خبر رہیں گے۔ خواہ وہ ہمیشہ ہم صحبت رہیں۔ پس جس شخص کو باطن میں معرفتِ الٰہی حاصل نہیں۔ وہ نابینا اور بے بصر ہے خواہ ظاہر میں حلال کھائے اور سچ بولے۔ جس شخص کو باطن میں معرفت الٰہی حاصل ہے اس کے قیل و حال میں تاثیر ہوتی ہے۔

ہم قال ہم احوال ہم عارف خدا
فقر با تاثیر حاضر مصطفےٰ

ترجمہ: عارف باللہ کا قال (گفتگو) حال (حالت) فقر کے اثر سے ہوتا ہے اور وہ بارگاہ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں حاضر ہوتا ہے۔

مسکین کون؟

جاننا چاہیئے کہ غریب محی الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہتے ہیں۔ یہاں غریب سے مراد وہ ہے جو دنیاوی اور اُخروی غم و غلاظت سے آزاد اور اللہ تعالیٰ کے سوا سب سے آزاد ہو اور دونوں جہان کو چھوڑ کر قرب الٰہی کے درپے ہو اور جس کا باطن صفا اور جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منظور نظر ہو مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی نہ آنکھ جھپکی اور نہ اُس نے نافرمانی کی؛ مسکین اُس شخص کو کہتے ہیں جس کے وجود کو سکون۔ قرار اور جمعیت حاصل ہو اور خود فنا فی اللہ ہو۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ

اے اللہ تو مجھے مسکین ہی زندہ رکھ اور حالتِ مسکینی میں موت دے اور میرا حشر مساکین کیساتھ کر۔

Marfat.com

فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ۔ اے اللہ! مجھے بحالت مسکینی زندہ رکھ۔ مار اور مساکین کے زمرہ میں میرا حشر کرنا۔

فقر کی رفاقت میں

درویش محی الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دنیا کو تین طلاق دیں اور اللہ تعالیٰ سے یگانگت پیدا کی اور فقیر محی الدین کا خطاب درگاہِ الٰہی سے پایا اور فقر کو ہمیشہ اپنا رفیق بنایا۔

حروف فقر کی تخصیص

لفظ فقر تین حروف میں منقسم ہے:۔

حرف ف سے فنا

حرف ق سے قریب

حرف ر سے راستی راہ

نیز

فقر کی ف سے فنائے نفس

فقر کی ق سے قہر بر نفس

فقر کی ر سے راضی برضا قضائے خدا۔

نیز

فقر کی ف سے فخر

فقر کی ق سے قرب

فقر کی ر سے راز

Marfat.com

یہ مرتبہ فقر کا محمدی محب کو نصیب ہوتا ہے۔

نیز

فقر کی ف سے فضیحت۔

فقر کی ق سے قہر خدا۔

فقر کی ر سے منہ کے بل گرانے والے فقر کا رد۔

نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فَقْرِ الْمُکِبّ

"میں منہ کے بل گرانے والے فقر سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔"

فقیر کی بے مثل بادشاہی

فقیر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا منظورِ نظر اور دونوں جہان کا بادشاہ اور دنیاوی بادشاہ سے بدرجہا بہتر ہے۔

سلطان الفقر کی پیروی

جاننا چاہیے کہ معرفت اور فقر کے مختلف مراتب کے لیے صحابہ، انبیاء اور اولیاء اللہ میں سے ہر ایک نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی لیکن ماسوا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے کوئی بھی فقر کی تمامیت کو نہیں پہنچا اور کسی نے سلطان الفقر کی انتہا پر قدم نہیں رکھا مگر حکم الٰہی اور بہ اجازت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شاہ محی الدین رضی اللہ عنہ فقر کے ابتدائی اور انتہائی مراتب اور سلطان الفقر کو عمل قبض اور اپنے تصرف میں لائے۔

طریقہ قادری کے لیے منزل کا حصول

طریقہ قادری میں ترک، توحید، توکل، تجرید، تفرید، توجّہ اور کامل تفکّر پایا جاتا ہے۔

Marfat.com

اسم اللہ ذات کے تصور بغیر جو کچھ خواب یا مراقبہ میں دیکھتا ہے سب خام خیالی ہے اور سراسر مردودگی اور سیاہی قلب ہے اور اسم اللہ ذات کی مشق مرقوم وجودیہ سے جو تصوّر، تصرف، توجہ، تفکر اور توحید حاصل ہوتی ہے۔ وہ مشاہدہ، معرفت، قرب اور وصال الٰہی ہے۔ کیونکہ وہ نیک اعمال اور احوال کی رو ہوتا ہے۔ نیز بر سیہ اولیاء اللہ کی قبر پر دعوت پڑھنے اور اسم اللہ ذات کے تصوّر سے باطنی حضور اور توفیق با تحقیق حاصل ہوتی ہے ؎

از ازل تا ابد بینی بایک نظر
تا شوی عارف خدا ثانی خضر

ترجمہ:۔ ازل سے ابد تک ایک نظر میں دیکھ لیتا ہے تاکہ وہ عارف باللہ اور حضرت خضر کا پیروکار ہو جاتا ہے۔

ایں مراتب فقر را از مصطفےٰ
شد نصیب قادری باطن صفا

ترجمہ:۔ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے فقر کے یہ درجات قادری کو نصیب ہوتے ہیں اور باطن کی صفائی حاصل ہوتی ہے۔

کامل قادری کا عین العیان ہونا

کامل قادری کو خواب یا مراقبہ کی ضرورت نہیں وہ دونوں جہان کا تماشا عین العیان رکھتا ہے۔ اس قسم کا شخص آگاہ، نظر نگاہ اور عین القلب اور عین العیان ہوتا ہے اور اسے نورِ ذات کی تجلیات اور قرب و قدرت سبحان حاصل ہوتی ہے۔

غیر قادری کے دعویٰ کی اہمیت

قادری کے علاوہ اگر کوئی اور شخص دعویٰ کرے تو وہ لاف زن ہے۔ فقیر

Marfat.com

رازمیں ہوتا ہے اور راز اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ سے اور الہام دائمی طور پر۔

شیطان کے علم کی خرابی

کیا تجھے معلوم نہیں کہ شیطان عالم متعلم، فاضل اور ہر علم کو جاننے والا تھا۔ لیکن اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ (میں اس سے بہتر ہوں) نے اسے خراب کیا۔

علمِ آدم علیہ السلام

حضرت آدم علیہ السلام کو گو ظاہری علم نہ تھا لیکن باطن میں محبت الٰہی کا بیج بویا ہوا تھا آخر عالم ہو گئے اور اسم اللہ ذات کی توفیق کے سبب کوئی ظاہری یا باطنی علم پوشیدہ نہ رہا۔ مقابلہ کے وقت ابلیس لعین ہو گیا اگرچہ اس نے نہایت محنت اور ریاضت کی۔ آدم علیہ السلام ایک لحظہ میں معرفت کی راہ قربِ الٰہی کو پہنچ گئے کیونکہ انھیں بارگاہِ خداوندی سے علم لدنی عطا ہوا تھا اور آپ کے خاص الخاص بیٹوں کی بھی یہی کیفیت ہے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:۔

وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ

"اور ہم نے بنی آدم کو معزز کیا"

اس طرح کے فقرا کو تصوّر، تصرّف، فنا فی اللہ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے اور خود صاحب عطا ہوتا ہے۔

حدیث نبوی میں ہے:۔

خُلِقَتِ الْعُلَمَآءُ مِنْ صَدْرِیْ وَخُلِقَتِ السَّادَاتُ مِنْ صُلْبِیْ وَخُلِقَتِ الْفُقَرَاءُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔

"علماء میرے سینے سے، سادات میری پیٹھ سے اور فقراء نور الٰہی سے پیدا ہوئے۔"

Marfat.com

ارشاد نبوی ہے کہ:۔

خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی کُلَّ شَیْءٍ مِّنْ طِیْنِ الْاَرْضِ وَخُلِقَتِ الْفُقَرَآءُ مِنْ طِیْنِ الْجَنَّۃِ۔

" اللہ تبارک و تعالیٰ نے اور تمام مخلوق زمین کی مٹی سے پیدا کی اور فقراء بہشت کی مٹی سے پیدا کیے"۔

اسی لیے فقراء کو جمعیت، غنایت اور ہدایت حاصل ہوتی ہے اور وہ لا یحتاج، بے حرص، بے حسد، بے کبر، بے طمع اور بے ریا ہوتا ہے۔ اس لیے کہ تلقین کے وقت پہلے ہی دن اسم اللہ ذات سے فقیر کو پانچ حکمتوں کے مناصب جو سکوت سے حاصل ہوتے ہیں اور پانچ حکم جو علم میں ہیں اور پانچ علم جو خلق میں ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

لَا تَخَلَّقُوْا اِلَّا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔

اللہ تعالیٰ کے اخلاق کے سوا اور کسی کے خلق کو اختیار نہ کرو"۔

خزائن الارشاد

دست بیعت اور ارشاد میں جو پانچ خزانے ہیں وہ اسم اللہ ذات کے تصور سے تصور سے حاصل ہوتے ہیں نیز اس سے دونوں جہان کا تصرف حاصل ہوتا ہے اور اسم اللہ ذات کے پانچوں معمے عین بعین مستی میں معلوم ہو جاتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ یُحْیِ الْقَلْبَ وَیُمِیْتُ النَّفْسَ۔

" زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔ دل کو زندہ کرتا ہے

Marfat.com

اور نفس کو مار ڈالتا ہے:۔

فنا بقا سے اور بقا فنا سے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا

"مرنے سے پہلے مر جاؤ۔"

اس پر صادق آتا ہے اور وہ ہمیشہ نور حضور میں مستغرق اور اس سے مشرف ہوتا ہے اور اُسے نور ذات کی تجلیات ہوتی ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى

"جو دنیا میں اندھا ہے وہ عقبیٰ میں بھی اندھا رہے گا۔"

پانچ طلسمات اور اُن کی حقیقت

پانچوں طلسمات اور پانچوں کیمیا یعنی کیمیائے سعادت، کیمیائے ارادت، کیمیائے اجازت، کیمیائے عبادت اور کیمیائے نظر جو وجود کے تابنے کو سونا بنا دیتی ہے اور کیمیائے دعوت قبور اور انبیاء اور اولیاء اللہ کی روحانیت کو اپنے قبضے میں لانا قرآن مجید اور اسم اعظم کی برکت سے ہوتا ہے۔ یہ مراتب بلندی فقیر کے ہیں۔ فقیری کوئی آسان کام نہیں۔ مراتب فقر میں مشاہدہ، حضور اور اسرار ربانی کی سیر شامل ہے۔

نفس کی حقیقت کا انکشاف

جاننا چاہیئے کہ نفس کی مخالفت کرنی چاہیئے کیونکہ نفس زیادہ علم پڑھنے، ریاضت تقویٰ، عبادت، تلاوت، نماز، نوافل، مسائل، علم فقہ، اطاعت، تصرف فی سبیل اللہ حج اور غزا سے فنا نہیں ہوتا بلکہ مذکورہ بالا افعال میں سے ہر ایک فعل سے نفس میں

Marfat.com

اور فتنہ و فساد بڑھ جاتا ہے اور اسے فرحت حاصل ہوتی ہے، ہرگز تابع نہیں ہوتا اور نہ مرتا ہے۔ ننگ و ناموس کی لذت، غوغا، غلاظت، نجس، نجاست اور دنیاوی غفلت سے بے منصوبہ باز اور صاحب فراست ہو جاتا ہے کیونکہ نفس حیلہ جو اور مکار ہے اور وہ صرف رجوعات خلق کے لیے حیلہ اور خلوت اختیار کرتا ہے۔ یہ خلوت میں خطرات کا مصاحب اور شیطان کا یگانہ بن جاتا ہے اور رحمان سے بیگانہ ہو جاتا ہے۔ نہایت شہرت کی وجہ سے نفس کی قید میں پھنس جاتا ہے۔ یہ یقینی امر ہے کہ نفس دنیاوی دوزخ کے عذاب سے اور دوزخ کی آگ بڑے شوق اور رغبت سے اختیار کرتا ہے لیکن ایک لحظہ اور ایک دم کے لیے بھی اسم اللہ ذات کا تصوّر پسند نہیں کرتا۔ نفس کے لیے اسم اللہ ذات کا تصوّر دوزخ کی آگ سے بڑھ کر ہے نہ ہی نفس دعوت روحانیت اختیار کرتا ہے۔ پس معلوم ہُوا کہ نفس کی مخالفت اسی وقت کی جا سکتی ہے جبکہ انسان اللہ تعالیٰ میں مستغرق ہو جائے اور قبور کی دعوت کا عامل ہو کیونکہ یہ دونوں نفس پلید کو بالکل جلا دیتے ہیں۔

ارشاد نبوی ہے کہ:-

نَارُ الْقُلُوْبِ اَبْرَدُهَا۔ دل کی آگ جہنم کی آگ کو بجھا دے گی:

”جو دل معرفت و توحید الٰہی کی آگ سے نہ جلے وہ نار جہنم سے جلتا ہے۔“

ب

چناں شد مرا آتش منزلم
کہ آتش گرفتہ ز آتش دلم

ترجمہ:- جہنم میری منزل اور مقام کیسے ہو سکتا ہے کہ میرے دل کی آگ سے اس کو آگ لگ جائے گی وہ خاکستر ہو جائے گا۔

نفس امارہ میں چہار خصائل کا حصول

جاننا چاہیئے کہ نفس امارہ میں چار خصلتیں پائی جاتی ہیں:-

Marfat.com

پہلی خصلت

پہلی خصلت یہ کہ سیری کے وقت فرعون بن جاتا ہے۔ اور اس میں انانیت آجاتی ہے۔

دوسری خصلت

دوسری خصلت یہ کہ بھوک کے وقت باؤلا کتا بن جاتا ہے۔

تیسری خصلت

تیسری خصلت یہ کہ سخاوت کے وقت قارون بن جاتا ہے۔

چوتھی خصلت

چوتھی خصلت یہ کہ شہوت کے وقت چوپایہ بے عقل بن جاتا ہے۔

ترا بانفس کافر کیش کارے است
بدام آور کہ ایں طرفہ شکارے است

ترجمہ: تجھ کو اس کافر نافرمان نفس کیساتھ کونسا کام ہے اسکو جال میں بند کر کہ یہ عجیب وغریب شکار ہے۔

اگر مارِ سیاہ در آستین است
بہ از نفسے کہ با تو ہم نشین است

ترجمہ: اگر کالا سانپ تیری آستین میں ہے تو اس نفس سے بہتر ہے جو تیرا ہمنشین ہے۔

جاننا چاہیئے کہ اگر انسان ظاہری علوم کی تحصیل کرے اور علم رسم رسوم سے واقف ہو تو صرف اُس کی زبان پاک ہوتی ہے اور وہ صحیح طور پر اقرار کر لیتا ہے

Marfat.com

لیکن تصدیق باطنی سے بے خبر رہتا ہے اور اس کا دل منافق رہتا ہے۔ جو مسلمان صاحب نفس امارہ ہے وہ منافق۔ لیکن جسے تصدیق قلبی و باطنی حاصل ہے اور حیّ و قیوم کے ذکر فکر اور علم سے بہرہ ور ہے۔ جو شخص دونوں سے جاہل ہے وہ مشرک اور کافر سے بدتر ہے پس معلوم ہوا کہ عالم کے لیے علم وبال ہے تاوقتیکہ علم کے ذریعے نیک اعمال حاصل نہ کرے اور ساتھ ہی قرب و وصال اور معرفتِ الٰہی اسے حاصل نہ ہو۔ فقیر کے لیے ذکر باعث زوال ہے تاوقتیکہ ذکر سے اسے مشاہدہ حضور، نورِ ذات اور یقین جمال حاصل نہ ہو۔

رجعاتِ علم

جاننا چاہیئے کہ علم میں دو رجعتیں ہیں وہ یہ ہیں:۔

پہلی رجعت

پہلی رجعت یہ کہ مخلوق کی طرف رجوع کرنا۔

دوسری رجعت

دوسری رجعت یہ کہ رجعب کبریٰ جو علم کی عنایت کے سبب ہدایت و معرفت الٰہی اختیار نہ کرے اسی لیے اَلْعِلْمُ حِجَابُ الْاَکْبَرُ (علم بہت بھاری حجاب ہے) واقعہ ہوا ہے۔

ان دونوں رجعتوں کا علاج کامل فقیر جانتا ہے۔

رجعتوں میں علوم کا شمار

ان دونوں رجعتوں میں بائیس ہزار اور بارہ لاکھ علوم ہیں۔ جب عالم ان رجعتوں

Marfat.com

سے رہا ہوتا ہے وہ بھی عالم ہوتا ہے اور اولیا بھی۔ لیکن اس سے رہائی کا علاج کامل فقیر ہی جانتا ہے اور وہ بھی اسم اللہ ذات کے وسیلے سے۔

ذکر میں رجعات کا حصول

ذکر میں سات کروڑ بائیس ہزار رجعتیں ہیں۔ نصف میں انانیت میں جو ننگ و ناموس کی خاطر ہو اور نصف میں جس سے غیب کے حالات منکشف ہوتے ہیں اور اس غیب میں طالب کو مطلب تک نہ پہنچا سکے۔ یہ محض عیب ہے اور اُم الکتاب اور فقر محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے بعید ہے۔ جو ان آفات سے بچتا ہے اُس کے لیے ظاہری اور باطنی علوم ایک ہو جاتے ہیں۔ ظاہری علوم میں عالم باتوفیق بن جاتا ہے اور باطن میں عارف باللہ۔ زبان سے اقرار کرتا ہے اور دل سے تصدیق۔ جو شخص اس مقام پر پہنچتا ہے اس کا نفس امارہ حقیقی مسلمان اور واقعی مطمئنہ ہو جاتا ہے۔ اے نفس امارہ کی قید میں پھنسے ہوئے اور معرفتِ الٰہی سے بے خبر! یہ ہے خلافِ نفس جس کے ذریعے حرص و ہوا سے بچ سکتے ہیں اور یہ مراتب اسم اللہ ذات کے تصوّر سے حاصل ہو سکتے ہیں بشرطیکہ عامل کامل فقیر قادری ہو۔

اہلِ معرفت اور اہلِ محبّت کے درجہ کا تعیّن

جاننا چاہیئے کہ جب محشر برپا ہو گا اور اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق میدان محشر میں کھڑی ہو گی تو اس وقت اہلِ معرفت اور اہلِ محبت کا درجہ سب سے بڑھ کر ہو گا۔

لفظ 'چوبیس' کی وضاحت

جاننا چاہیئے کہ دن رات میں چوبیس گھنٹے ہیں اور انسان دن رات میں چوبیس

Marfat.com

ہزار سانس لیتا ہے۔ کلمہ طیبہ کے چوبیس حروف ہیں۔ اس حساب سے کلمہ طیبہ کی طے میں ہر دم چوبیس ہزار مقام، ایک لحظہ میں طے کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فقیر کی خاموشی لاہوت سے ہے اس کی گویائی کلام الٰہی سے ہے۔ اس کی توجہ اذنِ الٰہی سے قُمۡ بِاِذۡنِ اللہ ہے۔ فقیر کی جلن حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ کی آگ سے ہے اور اس کے دل کی موج نوح نبی اللہ کا طوفان ہے۔ اس کے نفس کی قربانی اسمٰعیل ذبیح اللہ سے ہے۔ گناہ کے عوض نفس پر ظلم کرنا آدم صفی اللہ سے ہے۔ اس کا شوق جرجیس صلوٰۃ اللہ سے ہے۔ اس کا علم معرفت اور جمعیت ہے اور اس کا خُلق خُلقِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ ظاہر و باطن میں سیر و سفر کرتا ہے اور ہمیشہ توحید میں غرق رہتا ہے اور توحید ہی پر اس کی نگاہ رہتی ہے۔ ؎

بے قراری و عشق بے نمکین
جز بمردن نباشدش تسکین

ترجمہ: یہ بے قراری اور عشق کی بے کیفی مرے بغیر اس کو تسکین نہیں ہو سکتی۔

ملک دانا کہ مست ایں جام اند
چوں بمیرند وہم نیاز مند

ترجمہ: دانا عقلمند کی ملکیت جام عشق کی مستی ہے جب وہ مر جاتے ہیں تو جامِ عشق کی زیادہ ضرورت

پس معلوم ہوا کہ فقیر اور فقیر کا طالب روشن ضمیر اور دونوں جہان پر امیر اور حکمران ہوتا ہے اور اس کی نگاہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ ؎

مارا شد نصیبے فقر رحمت را نہ نور
روز ازلش یافتم با حق حضور

ترجمہ: میرے مقدر میں فقر رحمت اور نور کا راز لکھا ہوا ہے میں نے ازل کے دن ہی اللہ کی حضوری حاصل کر لی تھی۔

Marfat.com

روح ما را از نبی تلقین شد
از ہدایت راستی بادین شد

ترجمہ:- میری روح کو نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے تلقین فرمائی ہے جس سے ہدایت اور دینداری حاصل ہوتی ہے۔

صاحب سجادہ اور طالب فقیر میں فرق ہونا

جاننا چاہیئے کہ صاحب سجادہ اور طالب فقیر میں کیا فرق ہے۔ اہل سجادہ سجادگی کے لیے دعویدار مدعی اور مدعا علیہ اور گواہ ہیں۔ طالب فقیر نہ دنیاوی مال و اسباب چاہتا ہے اور عزت و جاہ اس لیے نہ اسے گواہ کی ضرورت ہے۔

اَلْمُفْلِسُ فِیْ اَمَانَ اللّٰہِ

"مفلس پناہ الٰہی میں ہوتا ہے"

سجادہ کے لیے اسباب کا حصول

سجادہ کا اسباب چھ اشیا ہیں:-

۱. مُصلّٰے	۲. عصا	۳. قینچی
۴. دستار	۵. جُبّہ	۶. تسبیح

طالب فقیر کے لیے چھ اشیا کا حصول

طالب فقیر کے پاس بھی چھ ہی چیزیں ہوتی ہیں:- محبت، معرفت اور مشاہدہ کا مصلّٰی جو اللہ تعالیٰ کی لازوال بخشش ہے۔

فقیر کے سر پر نور الٰہی کی دستار ہوتی ہے کیونکہ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر یہ خاص احسان ہوتا ہے کہ وہ حضور الٰہی

Marfat.com

میں مستغرق رہتا ہے۔ فقیر کے پاس جمعیت اور عین الجمال کا جُبہ ہوتا ہے جس کے سبب اسے قُرب اور وصال حاصل ہوتا ہے۔ طالب فقیر کی تسبیح نفس کو ذبح کرنا، ترک، توکل، تجرید اور تفرید ہے۔ وہ پہلے ہی روز حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مراتب حاصل کر لیتا ہے۔

مراتب سجادگی فقیر سے حاصل ہوتے ہیں

فقیر کا طالب اپنے پاس مقراض نہیں رکھتا۔ کیونکہ سر کے بال کاٹنے والی قینچی حجاب ہے۔

فقیر باطن میں معرفت الٰہی تک پہنچا دیتا ہے۔

فقیر کا طالب ہاتھ میں عصا نہیں رکھتا کیونکہ اس کے ہاتھ میں دونوں جہان کے مراتب کا عصا ہوتا ہے۔

صاحب سجادہ سجادگی کے مراتب فقیر سے حاصل کرتا ہے لیکن صاحب سجادہ سے فقر حاصل نہیں ہوتا۔

فقر از فقر است فخرش از فقر
گر ترا چشم است جانب ما نگر

ترجمہ: فقر فقر سے ہے ان کو فقر پر فخر ہوتا ہے۔ اگر تیرے پاس آنکھ ہے تو میری طرف نظر کر کے دیکھ لے۔

ما فقیری یافتیم از مصطفیٰ
فقر فی اللہ یافتیم قرب از الٰہ

ترجمہ: میں نے فقیری مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پائی ہے۔ فقر سے مقام فنا فی اللہ اور قرب الٰہی حاصل کیا ہے۔

احتیاجم نیست کس از نیک و بد
فقر را وردیست دائم با صمد

ترجمہ: مجھے کسی کے اچھا بُرا کہنے کی پرواہ اور ضرورت نہیں ہے۔ فقر کے حصول سے ایک ورد ملتا ہے اور ہمیشہ اللہ کا قرب میسر ہوتا ہے۔

Marfat.com

اَلْفَقْرُ لَا یَحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللہ

"فقیر ماسوا اللہ اور کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔"

اے عامل عالم! تو کامل فقیر کو نگاہِ حقارت سے نہ دیکھ کیونکہ فقیر احکم الحاکمین کے حکم سے صاحب حکم ہوتا ہے۔ فقیر کا سوال حضرت خضر اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے مشابہ ہے۔ اس میں عین حکمت ہوتی ہے۔

فِعلُ الحَکِیمِ لَا یخلوا عن الحِکمَۃِ

"حکیم کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔"

ب
با حکم حق بردررود بہر از سوال
نفس را رسوا کند بہر از وصال

ترجمہ:۔ اللہ کے حکم سے ہر دروازے پر سوال کرنے جاتا ہے۔ نفس کو ذلیل کرتا ہے تاکہ وصال حاصل ہو جائے۔

فقر با ذاتست در ذاتست نور
فقر را قرب است وحدت با حضور

ترجمہ:۔ فقر ذات کے ساتھ وابستہ ہے اور اسکی ذات میں نور ہے۔ فقر کو قربِ خدا حاصل ہوتا ہے وحدت میں حضوری کے ساتھ۔

نارِ جہنم کا سرد ہو جانا

اہلِ معرفت اور فقیر فنافی اللہ اہل توحید کا یہ حال ہوتا ہے کہ جذب جلالیت کی گرمی سے جلا ہوا نفس پر غضب اور قہر کرنے والا ہوتا ہے اس کے لیے اس کا رستہ ہی کافی ہوتا ہے اُسے کسی اور کی حاجت نہیں رہتی وہ حرص و ہوا کو ترک کیے ہوئے ہوتا ہے۔ جب یہ لوگ قیامت کے دن پُل صراط سے قدم رکھیں گے اور ان کی نگاہ دوزخ کی آگ پر پڑے گی تو آگ سرد ہو کر بجھ جائے گی اور اہل دوزخ کو آرام و قرار نصیب ہو گا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا:۔

Marfat.com

"اے فقیرانِ فی اللہ اور اہلِ توحید! جن لوگوں نے تمھیں بھوک کے وقت کھانا کھلایا یا آرام پہنچایا تھا یا پیاس کے وقت پانی پلایا تھا یا ننگا پن میں کپڑا پہنایا تھا ان کا ہاتھ پکڑ کر بہشت میں لے جاؤ۔"
تو اس وقت یہ لوگ ایسا ہی کریں گے۔

حدیثِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:۔

حُبُّ الْفُقَرَآءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ

"فقراء کی محبت جنت کی کنجی ہے۔"

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي۔

"اے نفس مطمئنہ! تو راضی خوشی اپنے رب کی طرف لوٹ آ۔ اور میرے بندوں میں شامل ہو کر میری جنت میں داخل ہو جا۔"

جوہر ایمانی کے ظہور کا دن

نفس مطمئنہ یا انبیاء کا ہوتا ہے یا خاص خاص اولیاء اور فقراء کا۔ فقراء میں باطن کی صفائی اور قوت ہوتی ہے۔ اُن کی عظمت و عزت، ان کا قرب و منصب، ان کی ولایت و ہدایت، ان کی دستگیری، ان کی جمعیت اور ان کے نور ایمان کا جوہر یوم محشر معلوم ہو گا۔

فقر حاصل می شود نظر از فقر
نظر فقرش بہ بود از سیم و زر

ترجمہ:۔ فقیر کی نظر سے فقر حاصل ہوتا ہے۔ فقیر کی نظر سونے چاندی سے بہتر ہوتی ہے۔

Marfat.com

حُبُّ الْفُقَرَآءِ حُبُّ الرَّحْمٰنِ

"فقراء کی محبت اللہ تعالیٰ کی محبت ہے"

وُجود میں یکتائی کا حُصول

جاننا چاہیئے کہ طاعت و بندگی، سعادت و عبودیت اور تمام نیک اعمال کا ثواب جو ظاہری اعضاء کے متعلق ہیں۔ حقوق حسنہ کا ادا کرنا سب کچھ قادری میں پایا جاتا ہے۔ نیز باطنی ذکر فکر، مشاہدہ انوار، استغراق ربوبیت اور معرفت اس میں پائی جاتی ہے۔ جو شخص ان مراتب سے گزرتا ہے وہ غرق فی التوحید نور الحق۔ محقق و مواحد حقیقی اور فقیر باخدا ہوتا ہے۔ یہ فقر کے انتہائی مراتب ہیں کہ اس کی قبر قرب الٰہی ہے۔ اس کی خاک خاک جنت۔ اس کا لقا لقائے بقا ہوتا ہے۔ جو شخص یہ انتہائی مراتب حاصل کر لیتا ہے۔ نفسانی خواہشات سے رہا ہو جاتا ہے اور ذاتِ الٰہی سے مل جاتا ہے اور معبود واجب الوجود کے ساتھ ایک وُجود ہو جاتا ہے۔

گواہان فقیر مست

جاننا چاہیئے کہ فقیر مست کے چار گواہ ہوتے ہیں وہ یہ ہیں:

پہلا گواہ

پہلا گواہ یہ کہ دنیاوی محبت اس کے دل سے اُٹھ جاتی ہے کیونکہ اس کا نفس ہمیشہ اس کے سامنے سولی پر چڑھایا جاتا ہے اور وہ اس کی آہ و زاری اور فریاد اپنے کانوں سے سنتا اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے۔

Marfat.com

دوسرا گواہ

دوسرا گواہ یہ کہ اس کی زبان ننگی تلوار کی طرح ہوتی ہے۔ گو اس کے لب بند ہوتے ہیں لیکن ہوتا ہوشیار ہے۔ ہمیشہ زبان سے استغفار پکارتا ہے۔

تیسرا گواہ

تیسرا گواہ یہ کہ اس کی ملاقات انبیاء اور اولیاء اللہ کی اَرواح سے ہوتی ہے اور وجود سے اللہ تعالیٰ کے سوا باقی سب خواطر کی نفی کرتا ہے۔

چوتھا گواہ

چوتھا گواہ یہ کہ وہ نفس پر غالب ہوتا ہے اور ذاتِ حق کے سوا اور کسی سے اسے لطف ہی نہیں آتا۔

یہ مراتب بدعتی اہل شکر و شرب، تارک الصلوٰۃ، مست مردود، بے نماز کفار اور یہود کو نصیب نہیں ہوتے۔

حدیث نبوی

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:

لَا فَرْقَ بَیْنَ الْکُفْرِ وَالْاِسْلَامِ اِلَّا بِالصَّلٰوۃِ

"کفر اور اسلام میں صرف نماز کا فرق ہے۔"

جو شخص پانچ وقت نماز با جماعت ادا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار کا اُمیدوار ہے اور جو سجدہ بجا نہیں لایا وہ دنیا اور عقبیٰ میں ذلیل و خوار ہے۔

Marfat.com

شہادت کی موت

ارشادِ نبوی ہے :۔

من مات فی حبّ اللہ فقد مات شہیدًا

"جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں مر گیا وہ شہادت کی موت مرا"

مرشدے نامرد صورت زن نما

از طالباں زر طلب باشد بے حیا

ترجمہ :۔ مرشد ناقص نامرد ہے عورتوں کا ہم شکل ہے کہ مریدوں سے پیسہ مانگے بے حیا ہوتا ہے۔

(امیر الکونین)

Marfat.com

قلب کے ذکر کی تشریح

اقسامِ قلب

قلب چھ اقسام میں منقسم ہے :۔

قلب کی پہلی قسم یہ کہ جو شیطان کی دو انگلیوں میں ہے۔

قلب کی دوسری قسم قلبِ نفاق۔

قلب کی تیسری قسم قلبِ غفلت پُر خون و غلاظت۔

قلب کی چوتھی قسم قلبِ پُر خطرات و وسوسہ و اہمات۔ ایسے قلب میں خناس و خرطوم رہتے ہیں جن کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :۔

خَنَّاسِ ۔ اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ۔

"خناس وہ ہے جو انسانی سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے اور وہ جن اور انسانوں کی قسم ہے۔"

Marfat.com

قلب کی پانچویں قسم زندہ قلب عارف ہے۔
قلب کی چھٹی قسم قلب ذاکر جو دور مدور مع اللہ اور قدرت سبحان اللہ کا حافظ جب صاحب قلب ملک قلب میں آتا ہے اور قلب اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پڑھتا ہے تو ایک دم میں ستر ہزار ختم قرآن مجید کا ثواب ملتا ہے۔ اس قسم کا قلب مقلب القلوب اور رحمان کی دو انگلیوں میں ہوتا ہے۔ اس طرح پر قلب کو نور ایمانی اور روشنضمیری کا لباس عطا ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِہِمُ الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ

"یہ وہ لوگ ہیں جن کے قلوب میں ایمان لکھا گیا ہے اور اُن کو اپنے رُوح سے اللہ تعالیٰ نے مدد دی ہے"

پھر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ

"قیامت کے دن نہ مال نفع دے گا نہ اولاد مگر وہ شخص نفع میں رہے گا جو اللہ تعالیٰ کے پاس قلب سلیم لائے گا"

ؔ نظر کن در قلب یابی قربِ حق
زیر پائے تو بود فلک و طبق

ترجمہ:۔ دل پر نظر کر اللہ کا مقرب ہو جائے گا تیرے پاؤں کے نیچے زمین و آسمان کے چودہ طبق ہوں گے۔

قلب حق نور است زاں روشنضمیر
صاحب قلب است برنفس امیر

ترجمہ:۔ دل اللہ کا نور ہے اس سے روشنضمیری حاصل ہوتی ہے۔ صاحب دل نفس پر حکومت کرتا ہے امیر حاکم ہوتا ہے۔

Marfat.com

قلبِ سلیم کیا ہے؟

صاحب قلب پر تمام الہام، واردات علم غیبی اور فتوحات وارد ہوتی ہیں۔ دنیا اور اہل دنیا سے دُور بھاگتا ہے اور اسے سلطان الفقر اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰه جب فقر انتہائی درجے کو پہنچ جاتا ہے تو وہی اللہ ہوتا ہے؛ حاصل رہتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ

"اور اللہ تعالیٰ نے انسانی بدن میں صرف ایک دل پیدا کیا ہے"۔

اسے قلبِ سلیم کہتے ہیں کہ جس میں سلامتی ہو، نور ایمانی ہو اور فی اللہ ذات ہو۔ قلبِ سلیم میں خطرات کا گزر نہیں اور وہ رحمان کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے شیطان سے رہا ہوتا ہے۔

قلب کی اقسام مخصوصہ

قلب تین اقسام میں منقسم ہے:

۱۔ قلب سلیم ۲۔ قلب منیب ۳۔ قلبِ شہید

یہ تینوں اوصاف دل میں اسم اللہ ذات کے تصوّر سے آتے ہیں اس سے قلب کو دائمی زندگی نصیب ہوتی ہے۔ موت سے خلاصی پاتا ہے اور معرفت، قرب، اور توحید الٰہی میں یگانگت کا مرتبہ حاصل کرتا ہے اور فنا فی اللہ ہو کر آفتاب کی طرح روشنضمیر ہو جاتا ہے۔

زندہ قلب کسی صغیرہ یا کبیرہ گناہ کے عوض نہ سلب ہوتا ہے نہ مردہ۔ ان مراتب والے دل کو قلزم کونین کہتے ہیں۔ جس طرح دریا کسی پلیدی سے ناپاک نہیں ہوتا اسی

Marfat.com

طرح وہ دل کسی گناہ سے ناپاک نہیں ہوتا۔ اوّل تو زندہ قلب سے کوئی قصور یا خطا سرزد نہیں ہوتی۔ اگر بفرض محال ہو بھی جائے تو وہ اُسی وقت توبہ کر کے استغفار پڑھتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ

"بیشک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے اور پاکیزہ رہنے والے کو پیار کرتا ہے۔"

حدیث قدسی میں ہے:۔

انین المذنبین احب الی من تسبیح المقربین

"میرے نزدیک مقربین کی تسبیح سے بیماروں کی آہ وزاری عزیز ہے۔"

قلبی ذاکر دائمی طور پر مریض کی طرح ہوتا ہے کیونکہ نہ اسے خوبصورتی پسند آتی ہے نہ راگ، نہ آواز، نہ مطالعہ علم، نہ دنیا اور نہ ملکِ سلیمانی۔ اگر اسے کچھ دیوے تو بھی وہ منظور نہیں کرتا۔ نہ اسے حکومت پسند آتی ہے۔ اگر زندہ قلب کو دنیاوی بادشاہی دی جائے تو بھی وہ پسند نہیں کرتا۔ زندہ قلب والے کے پاس دن رات کے تصرف کے لیے درم ہوتے ہیں۔

ارشادِ نبوی ہے:۔

اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ

"دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔"

حقیقی قلبی زندگی

مجھے ان جاہل اور احمق لوگوں پر تعجب آتا ہے جو باوجود دنیا مردار کی طلب

Marfat.com

ہیں کتوں کی طرح مارے مارے پھرتے ہیں اور پھر قلبی ذاکر ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ قلب کی زندگی ذکر، جمعیت، جان، شوق، شفقت، توفیق، تصدیق، صدق، تحقیق، طریقت تحقیق اور طریق انبیاء اور اولیاء کے فقر کا نتیجہ ہے۔ عام لوگوں کو قلب کے زوال ہی کیا خبر۔

بر زبان اللہ در دل گاؤ خر
ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

ترجمہ:۔ زبان پر اللہ اللہ اور دل میں گائے بیل کا خیال یہ کیسی تسبیح ہے اور کب باثر ہو سکتی ہے۔

مُردہ قلب کیا ہے؟

جو قلب روشن ضمیر نہیں وہ مطلق محجوب اور بے خبر ہے۔ وہ قلب نہیں اور نہ یہ خاصہ اس گوشت کے ٹکڑے کا ہے بلکہ قلب ایک وسیع چیز ہے۔ جس میں تمام معرفت جمع ہے اور اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کے روز ازل سے ایسا کشادہ ہے کہ اس میں رحمتِ الٰہی سما سکتی ہے لیکن وہ رحمتِ الٰہی میں نہیں سماتا۔ اس پر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ رہتی ہے کیونکہ فیض، فیض، راز اور رحمت قلب سے ظاہر ہوتے ہیں۔

ذکر اور ذاکر کے حروف کی تاثیرات

جاننا چاہیئے کہ ذکر کے تین حرف ہیں اور ذاکر کے چار۔ دونوں کے سات ہوئے۔ ان سات حروف کی تاثیر سے ساتوں اعضاء پاک ہو جاتے ہیں۔ قبر، خاک اور رحمت حیات کا درجہ پاتے ہیں اور اسے جان کنی۔ قبر کے عذاب۔ قبر سے نکلنے، قیامت کے دن حساب گاہ۔ وزن، ترازو، نیک و بد اعمال، پلصراط سے

Marfat.com

گزرنا، بہشت میں آنا، حور و قصور کا دیکھنا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک سے شراباً طہوراً پینا۔ پھر پانچ سو سال رکوع اور پانچ سو سال سجود میں رہ کر لقائے الٰہی سے مشرف ہونا اور دیدار الٰہی میں مستغرق رہنا۔ سب کچھ دکھلایا جاتا ہے جب مراقبہ کرتا ہے تو ذکر کے شروع میں ممات کے یہ چودہ مقامات مراقبہ حیات میں دیکھتا ہے اور جب آنکھ کھولتا ہے تو حیران رہ جاتا ہے۔

ارشاد نبوی ہے:۔

اَللّٰھُمَّ زِدْنِیْ تَحَیُّرًا

"اے اللہ تو میری حیرت کو زیادہ کر"

مشاہدات میں مستغرق رہنا

جس وقت اسم اللہ ذات کے تصور کے ذکر کے تجلیات میں غرق ہوتا ہے تو اسے حضور، مشاہدہ اور دیدار نصیب ہوتا ہے تو پھر کسی حال میں قول و فعل میں ایک ساعت یا لحظہ یا لمحہ کے لیے بھی مشاہدہ ذات سے باز نہیں رہتا۔ یہ مراتب اُس شخص کے ہیں جو مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کی موت مرتے ہیں۔ اور زندگی میں زندہ قلب، زندہ جان، مقدس رُوح اور مردہ نفس ہوتے ہیں۔ یہ مراتب فنا بقا اور نفسانی خواہشات سے نکلنا ہے۔ اس قسم کا شخص صاحب توفیق، بحق رفیق اور عین العیان ہوتا ہے اور رسم رسوم سے گزر جاتا ہے۔ عارف باللہ فقیر نظار، ذکر، نفس پر سوار اور ذات الٰہی کا دیدار کرنے والا ہوتا ہے۔ ذاکر بننا آسان کام نہیں بلکہ ذاکر وہ ہوتا ہے جو ہمیشہ مشاہدات ربانی میں مستغرق رہے۔ اور ظاہر میں مردہ اور باطن میں زندہ ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

Marfat.com

مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی۔

"جو شخص دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہے۔"

باور مکن بر مرشدے کاذب جہان
می شود باور بدیدن عین آن

ترجمہ: دنیا کے جھوٹے مرشد پر یقین مت کر اس کی آنکھ سے پانی کے برسنے کا اعتبار کیا جا سکتا ہے۔

در تصور اسم اللہ ذات بین
تا شود باور بحق حق الیقین

ترجمہ: اسم اللہ کے تصور سے اسکی ذات کا مشاہدہ کر تاکہ تجھ کو حق الیقین کیساتھ اسکا یقین ہو جائے۔

کے تواند بست نقش آب در
مرشد محرم کند مثل خضر

ترجمہ: پانی پر نقش کیسے بنا سکتا ہے واقف کار مرشد تجھکو حضرت خضر علیہ السلام کی مثل کر دے۔

باہو شد مریدے از خدا طالب نبی
تا بتاثیر اسم اللہ شد غنی

ترجمہ: باہو اللہ کا مرید اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر طالب بیعت ہوا ہے اور اللہ کے نام کی تاثیر سے غنی اور بے پرواہ ہو گیا ہے۔

ذاکر کا دیوانہ ہو جانا

اسم اللہ ذات کے تصوّر کے شروع میں ذکر، فکر، توجہ، مراقبہ، معرفت اور نور توحید اور ذاتِ حق کا دیدار ہوتا ہے۔ جو ذاکر ان صفات سے موصوف نہیں وہ ذکر فکر سے رجعت کھا کر دیوانہ ہو جاتا ہے یا مجذوب ہو کر غضب و غلاظت میں رہتا ہے اگرچہ وہ لوگوں کی نظروں میں صاحبِ عظمت ہی کیوں نہ ہو۔ مجذوب کشف القلوب باطن میں معرفتِ الٰہی سے محروم اور محجوب رہتا ہے۔ عام لوگ مست مجذوب کو

Marfat.com

دوست رکھتے ہیں۔

حصول درجات کا مرکز کون؟

جاننا چاہیئے کہ جو شخص معرفت الٰہی کا انتہائی مرتبہ حاصل کر لیتا ہے اور نور ذات اور دیدار ذات میں مستغرق ہو جاتا ہے۔ وہ بدن پر شریعت کا لباس پہنتا ہے اور کامل بن جاتا ہے اور شب و روز شریعت میں ہی کوشش کرتا ہے۔ اگر کوشش نہ کرے تو ناقص ادھورا اور ناتمام رہ جاتا ہے۔ جس طالب کے وجود میں تصور اثر کرتا ہے اسے یکبارگی ولی اللہ، عارف باللہ، فقیر فنافی اللہ یا جامع بقاباللہ کے مرتبے پر پہنچا دیتا ہے کیونکہ تمام انتہائی اور ابتدائی مراتب اسم اللہ ذات میں موجود ہیں۔ یہ بھی مرشد کامل کو نصیب ہوتے ہیں ؎

مرشد باشد چنیں عامل حضور
طالباں را برد وحدت غرق نور

ترجمہ: مرشد ایسا عامل حضوری والا ہونا چاہیئے کہ طالبوں کو وحدت تک لے جاکر نور میں غرق کر دے۔

ذاکرِ قلب اور اہلِ کلب میں امتیاز

قلبی ذکر اور ذاکر چار چیزوں کے متعلق ہے۔ جس میں یہ چاروں پائی جاتی ہوں وہ ذاکرِ قلب ہے ورنہ اہلِ کلب۔

قلبی ذاکر کے چار راہ چار ہمراہ اور چار گواہ ہوتے ہیں

قلبی ذاکر کا پہلا گواہ

قلبی ذاکر کا پہلا گواہ یہ ہے کہ مرنے کے بعد قلب کی زبان کھل جائے اور ذکر الٰہی میں

Marfat.com

جوش و خروش دکھائے جسے اہل جنازہ اور اٹھانے والے سبھی سنیں یعنی قلب بآواز بلند یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ کہے اور فریاد و جوش و خروش کرے۔

قلبی ذاکر کا دوسرا گروہ

قلبی ذاکر کا دوسرا گروہ یہ ہے کہ اس کی موت، زندگی، کھانا، پینا، مجاہدہ اور خواب قرب و مشاہدہ الٰہی ہو اور اس کی زبان سیفِ الٰہی ہو۔

قلبی ذاکر کا تیسرا گروہ

قلبی ذاکر کا تیسرا گروہ یہ ہے کہ اسے ہمیشہ انبیاء اور اولیاء اللہ کی ارواح کی ملاقات نصیب ہو چنانچہ ان سے مصافحہ کرے۔ سوال کا جواب باصواب حاصل کر سکے۔

قلبی ذاکر کا چوتھا گروہ

قلبی ذاکر کا چوتھا گروہ یہ ہے کہ وہ دنیا اور آخرت میں لایحتاج اور بے نیاز ہو معرفت الٰہی میں مستغرق اور دونوں جہان میں بے غم ہو۔

اہلِ کلب بہت ہیں لیکن ان صفات سے موصوف قادری بہت کم ہیں۔

وصال الٰہی ہونا

قادری کے بغیر اگر کوئی اور شخص ان صفات سے موصوف ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ سراسر جھوٹا ہے۔

ذاکر قلب کو حضور میں پہنچا دیتا ہے۔

اہلِ قلب ذاکر کو قربِ حق حاصل ہوتا ہے۔ اسے وہم وحدانیت کا اور خیال

Marfat.com

معرفت اور وصال الٰہی کا ہوتا ہے لیکن اس مطلب کے لیے پہلے نفس کو قتل کر پھر بڑی خوشی سے قلب کی زندگی حاصل کر۔

نفس کو قتل کس طرح کرنا چاہیئے؟ اس کو قتل کرنے سے معراج نصیب ہوتی ہے۔ مشاہدہ اور معرفت کے معراج کا کون سا طریقہ ہے؟ اسم اللہ ذات کی مشق مرقوم وجودیہ ہے جس سے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے یعنی آنکھوں سے دیکھ کر نفسانیت کو چھوڑنا اور پھر عین العیان دیکھ لینا ہے۔ یہ اُس قلب کے مراتب ہیں جو زندہ ہو اور ذکر الٰہی سے جوش خروش کرے اور گو لب خاموش ہوتے ہیں لیکن ذاکر خونِ جگر نوش کرتا ہے اور قدرت الٰہی سے الہام سنتا ہے۔ دنیا اور اہل دنیا کی مجلس فراموش کر کے شیطانی وسوسوں اور توہمات کو چھوڑ دیتا ہے اور ذات حق میں مستغرق ہو جاتا ہے۔ جو شخص اس طرح خطرات آفات اور بلیات سے رہا ہو کر حق تعالیٰ پہ نگاہ رکھتا ہے وہ نیک بخت ضرور بالضرور حق رسیدہ ہو کر منظور نظر خدا ہو جاتا ہے۔ یہ مراتب زندہ قلب کے ہیں انھیں احمق لوگ جو بمنزلہ تیلی کے بیل ہیں کیا جانیں۔

زندہ قلبی قلب دانی از کجا
دست بیعت کردہ با مصطفیٰؐ

ترجمہ:۔ دل کی زندگی اور دل کے بھید کو کیسے جان سکتا ہے کیا اس نے مصطفیٰؐ کے ہاتھ بیعت کی ہے۔

زندہ قلبی قلب دانی از کجا
از نظر منظور وحدت باخدا

ترجمہ:۔ دل کی حیاتی اور دل کی رازداری اسکو کیسے حاصل ہوسکتی ہے کیا وہ اللہ کی وحدت کا منظور نظر ہے۔

زندہ قلبی قلب دانی از کجا
باطنش معمور کلی دل صفا

ترجمہ:۔ زندہ دلی اور رازداری کیسے مل سکتی ہے۔ کیا اس کا باطن پوری طرح نور سے معمور اور دل صاف ہے۔

Marfat.com

زندہ قلبی قلب دانی از کجا
قلب دانی زاں ذکر و از کبریا

ترجمہ:۔ دل کا زندہ ذاکر ہونا اور دل کے بھید کو جاننا کس کو میسر ہے۔ قلوب کے بھید کو وہ جان سکتا ہے جسکو ذکر کی دولت اللہ کی طرف سے ملی ہو

زندہ قلبی قلب دانی از کجا
زندہ قلبش با ادب شد با حیا

ترجمہ:۔ دل کی زندگی اور اسکی معرفت ہر کسی کو کیا میسر ہے جسکا دل زندہ ہوتا ہے وہ باادب اور باحیا ہوتا ہے۔

زندہ قلبی قلب دانی از کجا
زندہ قلبش باز دارد از ہوا

ترجمہ:۔ دل کی حیاتی اور دل کے رازوں کا علم ہر کسی کو کب حاصل ہو سکتا ہے۔ زندہ دل زندہ دل والے کو

باہو کے بود ایں زندہ قلبی خرس خر
طالب دُنیا کہ بر درمے نظر

ترجمہ:۔ باہو یہ دل کی زندگی ریچھ اور گدھے کو کب حاصل ہوتی ہے کیونکہ طالب دنیا کی نظر روپیہ پیسہ پر ہوتی ہے۔

زندہ قلب کی ظاہر نشانی

وہ لوگ زندہ قلب نہیں جن کے دل غلاظت اور خون سے پُر ہیں اور ان کی زبان انانیت سے آلودہ ہے۔ ان لوگوں کے مراتب زبوں ہیں۔

زندہ قلب خدا رسیدہ ہوتے ہیں اور ان کی زندگی ہی خدا سے ہوتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کو عین العیان دیکھ لیتے ہیں۔

کامل قادری کی ظاہر نشانی

کامل قادری غرق فی التوحید، علوم میں قوی اور قلبی قوت والا ہوتا ہے۔ انھیں اسرار

Marfat.com

ربانی معلوم ہوتے ہیں۔ حضوری مشاہدہ حاصل ہوتا ہے۔ ان کے ظاہر و باطن وجود۔ قالب اور قلب سب پاک ہوتے ہیں۔

صاحب قلبی ذاکر کی ظاہری پہچان

صاحب قلبی ذاکر کی بڑی پہچان یہ ہے کہ اس کے دل سے ماسوا اللہ کے خیالات مٹ جاتے ہیں۔

ذاکر قلبی کی ہڈی سے عذاب قبر میں تخفیف ہونا

ایک روز حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک قبرستان میں سے گزرے۔ تمام ارواح نے آپ سے التجا کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت سالوں سے ہم عذاب میں مبتلا ہیں۔ آپ نے جب یہ سُنا تو سخت حیران ہوئے یہانتک کہ آنسو جاری ہو گئے۔ پھر کچھ دیر بعد آپ نے تبسم فرمایا اور روئے مبارک پر خوشی کے آثار نمودار ہوئے۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا یا رسول اللہ! اس رنج و غم اور تبسم اور خوشی میں کیا حکمت ہے۔ آپ نے فرمایا جب میں قبرستان میں داخل ہُوا تو تمام ارواح نے شکایت کی کہ ہم عذاب میں پھنسے ہوئے ہیں۔ میں ان کے عذاب کی وجہ سے حیران تھا کہ اتنے میں کوّے نے کسی ذاکر قلبی کی ہڈی لا کر قبرستان میں پھینک دی جس سے تمام اہل قبور سے عذاب میں تخفیف ہو گئی اور یہ قبرستان گلشن و گلزار بن گیا۔ ؎

قلب بالا عرش قالب زیر خاک
احتیاج نیست قبرش جان پاک

ترجمہ:۔ دل عرشِ اعظم کے اُوپر جسم مٹی کے نیچے اس کی پاک جان کو قبر کی ضرورت نہیں ہے۔

Marfat.com

گم قبر گم نام بے نام و نشان
جُثہ را باخود برند در لامکان

ترجمہ:۔ اسکی قبر لاپتہ گمنام اور بے نام و نشان ہے تلاش کرنیوالے کو وہ اپنے قریب لامکاں میں

باہو بہر از خدا ایں رہنما
ایں مراتب یافتند از مصطفےٰ

ترجمہ:۔ باہو ان رہنمائے حق نے یہ حصہ اللہ تعالیٰ سے پایا ہے اور یہ مرتبے و درجات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پائے ہیں۔

قلب حقیقی کیا ہے؟

اگر راہ باطنی کے سلک سلوک میں اس قسم کی نعمتِ عظمیٰ سعادتِ کبریٰ، معرفتِ توحید، قربِ خدا، مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ہر ایک نبی اور ولی کی رُوح سے مصافحہ کرنا۔ مقامِ ترک، توکل، ذکر، فکر، حضور باطن معمور، تجرید، تفرید، تصوّر، تصرّف، فنا، بقا، اور توفیق بالتحقیق نہ ہوتی تو سب کے سب سالک گمراہ ہوتے۔

یہ امر یقینی ہے کہ نفس پرست بکثرت ہیں اور خدا پرست کم۔ اس گوشت کے لوتھڑے کو قلب نہیں کہتے یہ تو ہفت اندام کا لباس ہے۔ جو قلب خاص اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے اور اس میں اخلاص پایا جاتا ہے وہی قلبِ سلیم ہے ایسا دل بحق تسلیم اور شیطان لعین سے فارغ ہے۔

تعلّق بالقلب

قلب مندرجہ ذیل پانچ مقامات سے تعلق رکھتا ہے:۔

۱۔ مشاہدہ بے مجاہدہ۔
۲۔ راز بے ریاضت۔

Marfat.com

۳۔ محبت بے محنت۔

۴۔ بے تکلف و بے تقلید۔

۵۔ استغراق فی التوحید۔

یہ باتیں فضل الٰہی اور عارف باللہ مرشد کی عنایت سے ہوتی ہیں۔

ارشاد نبوی ہے:۔

غَمِّضْ عَيْنَيْكَ يَا عَلِيُّ وَاسْمَعْ فِي قَلْبِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

"اے علی! آنکھیں بند کر کے اپنے دل میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سن"

دو چشم خویش را بربند چوں باز
درونت تا دہد گم گشتہ آواز

ترجمہ:۔ باز کی طرح اپنی دونوں آنکھوں کو بند کرلے تاکہ تیرے اندر آواز بازگشت آئے۔

دو چشم باعیانی راز گردد
بظاہر باطن جاں باز گردد

ترجمہ:۔ وہ دونوں ظاہری آنکھوں سے چھپا ہوتا ہے مگر باطن و جان کے سامنے ظاہر ہوتا ہے۔

چو ظاہر باطنش باعین بیند
بآں بیند باوہم خود نشیند

ترجمہ:۔ جب باطن کی آنکھ سے وہ بالکل ظاہر دیکھتا ہے۔ اسکا دیدار کرے اور اپنے خیال میں اسکے سامنے بیٹھے۔

کسے منکر شود زیں راز فی اللہ
ہر آں کافر شود نعوذ باللہ

ترجمہ:۔ جو فنا فی اللہ کے راز کا منکر ہو وہ نعوذ باللہ کافر ہوتا ہے۔

Marfat.com

پاک و مُطہر قلب کا کمال

جس کا ظاہر باطن ہو جائے اور باطن ظاہر ہو جائے اُس کا ظاہر و باطن اسم اللہ ذات اور اسم اعظم کی برکت اور کلمہ طیبہ کی برکت سے پاک ہو جاتا ہے اور اس پر حالات منکشف ہونے لگتے ہیں کیونکہ اگر قلب پاک ہو تو وہ نفس پر غالب ہوتا ہے۔ ایسے شخص کا مراقبہ اور خواب بے حجاب اور عین العیان ہوتے ہیں۔ اس کے ساتوں اعضاء بمنزلہ دو آنکھوں کے ہو جاتے ہیں یعنی نفس، قلب، جسم، رُوح، جُثہ وغیرہ نور ہو کر توفیق الٰہی کی دو آنکھوں کا کام دیتے ہیں اور ساتوں اعضاء بذاتِ خود راز ہو جاتے ہیں۔ جب یہ کیفیت ہو جائے تو انسان کامل ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں رہتا۔ اسم اللہ ذات کے تصوّر سے عین العیان دیکھ لیتا ہے۔ اور اسے قربِ الٰہی، نور ذات اور اعمال بے مثل و بے مثال بغیر مراقبہ و خواب نصیب ہوتے ہیں۔ جتنا شعور زیادہ ہوگا اتنا ہی رویت ربوبیت کا مشاہدہ زیادہ ہوگا۔ یہ مراتب اُس شخص کے ہیں جو عین العیان یکتا اور غرق فی اللہ ہو۔ یہ مراتب روزِ ازل سے ہی عطا ہوتے ہیں۔

مقاماتِ فقر

جاننا چاہیئے کہ فقر کے مندرجہ ذیل دو مقام ہیں،

۱۔ مقام عبرت۔

۲۔ مقام عین۔

مقام عبرت کیا ہے؟

مقام عبرت والا فقیر بتدی ہوتا ہے اور جو کچھ مراقبہ میں دیکھتا ہے اسے ظاہری آنکھ

Marfat.com

سے نہیں دیکھتا اور جان بلب ہو کر شب و روز افسوس کرتا ہے۔ ان میں سے بعض تو نہایت افسوس کی وجہ سے دیوانہ اور مجنون ہو کر رجعت کھاتے ہیں اور مجذوب ہو جاتے ہیں۔

مقامِ عین کیا ہے؟

مقامِ عین والا منتہی ہوتا ہے اسے ظاہر و باطن تمام چیزیں عین بعین دکھائی دیتی ہیں کیونکہ ایسے شخص کے لیے مراقبہ یا خواب محض حجاب ہے۔ پس معلوم ہوا کہ صاحبِ عبرت کو قدرت و قربِ الٰہی سے الہام ہوتا ہے اور صاحبِ عین اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰہ کے درجے کو پہنچ جاتا ہے۔ صاحبِ الہام کو فقرِ عین کی اُمید ہوتی ہے۔ جو شخص فقرِ عین کے مرتبے پر پہنچ کر قبضۂ خداوندی میں آجاتا ہے وہ ازل، ابد، دنیا اور عاقبت کی قیود سے بری ہو جاتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ عین العیان فقر کی نگاہ مقامِ ازل، مقامِ ابد، مقامِ دنیا، مقامِ عقبیٰ اور حور و قصور اور جنت سے گزر کر لقائے الٰہی سے مشرف ہونے کے مقام پر جا ٹھہرتی ہے اور وہ دیدارِ الٰہی کے بغیر کسی چیز کی طرف نہیں دیکھتا۔ ؎

خوش ببیں دیدار را با عین ذات
ہر مقامش دنیا و از عقبیٰ نجات

ترجمہ: اسکی عین ذات کا دیدار بخوشی کر۔ اس سے دنیا اور آخرت دونوں جگہ نجات ہے۔

ہر کہ فی اللہ غرق شد اہل از کرم
ہر کہ بیند غیر حق ہم بت صنم

ترجمہ: جو فنا فی اللہ ہو گیا وہ اہلِ کرم سے ہے جسکی اللہ کے سوا کسی اور پر نظر ہے وہ بت پرست ہے۔

باہو نظر بر دیدار شد دیدار شد
ہر کہ غیر او بہ بیند خوار شد بس خوار شد

ترجمہ: باہو جس کی نظر دیدار پر ہے اُس کو دیدار میسر ہوا جو اس کے سوا کسی اور کو دیکھے وہ بس ذلیل و خوار ہوا ہے۔

Marfat.com

جاننا چاہیئے کہ جب قلب اللہ تعالیٰ کے نام سے جنبش کرے اور کلمہ طیبہ پڑھے تو پھر اس سے دنیا اور آخرت کی کوئی چیز مخفی نہیں رہتی۔ مجھے ان بیوقوفوں پر بڑی حیرانی ہے جو دم بند کر کے اس گوشت کے ٹکڑے کو حرکت دیتے ہیں اور خام تفکر کے ساتھ معرفتِ الٰہی سے بے خبری کو وصال کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سینے، شکم اور دماغ میں فلاں مقام سِرّ ہے فلاں مقام خفی اور فلاں مقام مخفی اور یہ مقام قلب، یہ مقام رُوح، یہ مقام نفس، یہ مقام قربانی اور یہ مقام سلطانی ہے۔ ایسے لوگ خام خیالی اور بے تفکر اور بے احوال ہیں۔ وہ رحمانی باطنی مقامات اور دنیاوی اور شیطانی خطرات میں تمیز نہیں کرتے۔ ایسے لوگ ہرگز ہرگز اہل قلب کہلانے کے مستحق نہیں۔ بلکہ بے حد اور اہل کلب ہیں اور بسبب تقلید طالب دنیا ہیں۔

جز بدیدارے دگر راہے ندید
ایں مراتب رابعہ حضرت بایزید

ترجمہ:۔ دیدار کے سوا دوسرا کوئی رستہ نہیں دیکھا۔ یہ مرتبہ حضرت رابعہ بصریہ اور حضرت بایزید کو حاصل ہے۔

Marfat.com

توحید کے ذکر کی تشریح

اہلِ توحید اور اہلِ تقلید میں فرق

اہلِ توحید صاحبِ ہدایت، عنایت اور تحقیق ہوتے ہیں۔
اہلِ تقلید صاحبِ دنیا اہلِ شکایت اور مشرک ہوتے ہیں۔
جاننا چاہیئے کہ تقلیدی ذکر، مرشد خام صاحب تقلید اور سکر اور ذکر کی گرمی سے وجود میں مستی پیدا ہوتی ہے اور فکر سے فضیحت اور انانیت۔ اس کی ابتدا نفس اور شیطان رجیم سے ہوتی ہے کیونکہ اس میں انانیت اور حرص و ہوا ہے۔ یہ دونوں مراتب دیوانگی اور مستی قلبی ذکر اور صراط مستقیم پر چلنے سے باز رکھتے ہیں نیز طریقت بحق تسلیم اور رحمت و قربِ الٰہی سے باز رکھتے ہیں۔

ثابت اور اثبات میں فرق

جب تک ذاکر اللہ تعالیٰ کا منظورِ نظر نہ بنے تب تک اُس پر ذکر ثابت نہیں ہوتا اور

Marfat.com

جب تک وہ اسم اللہ ذات کے تصوّر سے معرفت، تجلیات، توحید، اِلَّا اللّٰہُ با مراقبہ استغراق، مجلسِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دائمی حضوری حاصل نہ کرے تب تک اس پر ذکر کا اثبات نہیں ہوتا۔

ذاکر کی ابتدائی زندگی کی کیفیّت

ذاکر کی ابتدائی زندگی مجلسِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حضوری ہے اور اللہ تعالیٰ کا منظورِ نظر ہونا ہے۔ جس میں یہ دونوں باتیں نہیں پائی جاتیں وہ ذکرِ الٰہی کی راہ سے بےخبر ہے کیونکہ ظاہری و باطنی درجات فقط یہی دونوں چیزیں ہیں جو باشعور اہل علم کے نصیب ہوتی ہیں۔ جاہل اس راہ پر چل نہیں سکتا۔ وہ کج رفتار اور بد آثار ہوتا ہے۔

اقسامِ علم

جاننا چاہیئے کہ علم دو اقسام میں منقسم ہے وہ یہ ہیں:۔

۱۔ علم ظاہری

۲۔ علم باطنی

کیا تجھے معلوم نہیں کہ شیطان علوم ظاہری کا بڑا جیّد عالم تھا۔ ظاہری پڑھنا شیطانی درد کو رفع کرنا ہے۔ حضرت آدم علیہ السّلام اور حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معرفت اور توحید کا علم حاصل تھا اور وہ اس علم کے عالم متبحر تھے۔

علم باطن حاصل کرنے کے فوائد

علم باطنی پڑھنے سے معرفت میں معراج، قربِ حق اور جمعیّت جان حاصل ہوتی ہے اور دونوں جہان کا امیر بن جاتا ہے اور عین العیان سے دونوں جہان

Marfat.com

کا تماشا دیکھتا ہے۔ جو شخص ظاہری علم، شیطان اور نفس کا مخالف ہو کر باطنی علم حاصل کرتا ہے وہ عالم، عامل اور ولی اللہ ہو جاتا ہے۔ جو شخص علم باطنی اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سے ظاہری علم قرآن وحدیث، تفسیر حاصل کرتا ہے وہ فقیر عارف باللہ ہو جاتا ہے۔

ظاہری اور باطنی علم کے حصول کی تخصیص

جاننا چاہیئے کہ ظاہری علم اُستاد سے اور باطنی علم مرشد سے حاصل کرنا چاہیئے بشرطیکہ مرشد صاحب راز ہو اور اسے حَیُّ قَیُّوْمُ کے علم سے کماحقہ واقفیت ہو۔ اور وہ قرآن حکیم کے مطابق دنیا نفس اور شیطان کا دشمن ہو

عالم عامل اور غیر عامل میں تخصیص

عالم رشوت لیتا ہے، ریا کرتا ہے اور اگر عامل نہیں تو شیطان کے موافق اور قرآن کے مخالف ہے۔ دنیا۔ نفس اور شیطان کا دوست ہے اور اللہ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دشمن ہے اور مجلس محمدی سے دور ہے تو کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ کو یاد کر اور بیہودہ اور باطن اشیاء اور رشوت کو ترک کر معرفتِ الٰہی اور حق اختیار کر پھر تجھے قربِ حق اور مراتبِ قلب نصیب ہوں گے۔ یہ باتیں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں کو نصیب ہوتی ہیں۔

پانچ طریقوں کا حصول

مرید قادری کو پانچ با توفیق طریقے نصیب ہوتے وہ یہ ہیں :۔

Marfat.com

پہلا طریقہ

پہلا طریقہ یہ کہ اویسی، اسے ظاہری مرشد کی ضرورت نہیں رہتی۔ اسی کو تلمیذ الرحمٰن یعنی شاگرد الٰہی کہتے ہیں۔ ایسا شخص نفس پر امیر فنا فی اللہ، فقیر غالب الاولیاء اور ہمیشہ توحید میں مستغرق رہتا ہے۔

دوسرا طریقہ

دوسرا طریقہ یہ کہ وہ تلمیذ النبی عارف باللہ قادری ہوتا ہے۔

تیسرا طریقہ

تیسرا طریقہ یہ کہ سروری قادری ولی اللہ ہوتا ہے۔

چوتھا طریقہ

چوتھا طریقہ یہ کہ قادری سروری، قطب الاقطاب، غوث بے حجاب اللہ، بے حجاب خلق اللہ، راہنما، صاحب ارشاد جاودانی، کامل، مکمل اکمل، جامع نور الہدیٰ اور فنا فی اللہ ہوتا ہے۔

پانچواں طریقہ

پانچواں طریقہ یہ کہ صاحب ورد، صاحب تلاوت، قائم اللیل، صائم الدہر، صاحب ذکر جہر اور ہمیشہ نفس پر غالب و قاہر ہوتا ہے۔

جو شخص چار پردوں اور بتیس مراتب میں رہتا ہے اسے شیطان ان پردوں

Marfat.com

ہے جو نور محمدی لازوال میں مستغرق رہے اور نور فی اللہ اور کل الوصال میں مستغرق رہے اور مراتب میں خراب کرتا ہے اور جو ان سے گزر جاتا ہے وہ فقیر فی اللہ، نفس پر امیر اور نور بن جاتا ہے اور حجاب ازل سے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ اور قَالُوْا بَلٰی کی آواز سنتا ہے۔ نور ذات کا مشاہدہ کرتا ہے، حضوری راز دیکھتا ہے اور ماسوی اللہ کی طرف نگاہ نہیں کرتا۔
جس طرح وہ ترک توکل اور توحید کے ذریعے دنیاوی حجابوں سے نکلتا ہے اسی طرح بلاحساب و بلاعذاب ابد کے پردوں سے نکل جاتا ہے۔ نیز اسی طرح حور وقصور کے تماشے سے درگزر کر کے فنافی اللہ ہو جاتا ہے اور دیدار الٰہی کرتا ہے۔ پھر فیض حق اور فرحتِ روح اسے حاصل ہوتی ہے۔ اس کا نفس مر جاتا ہے۔ قلب زندہ ہو جاتا ہے۔ اور مشاہدہ اسرار کی قوت اس میں آجاتی ہے۔ فقیر حقیقی، تحقیقی، صدیقی، بحق رفیقی، جوہر نور، منظور نظر الٰہی اور حاضر مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا ہے۔

ب

فقر در ذات است شد در ذاتِ نور
ہر کہ بیند روئے فقرش شد غفور

ترجمہ:۔ ذات کے نور سے فقر اس کی ذات میں ہے جس نے فقیر کا چہرہ دیکھ لیا ہے اسکی مغفرت ہو گئی۔

می شناسد ذات ذات از نظر
خوش نیاید فقر را ایں سیم و زر

ترجمہ:۔ مرشد کی نظر سے ذات اللہ کی ذات کو پہچانتی ہے۔ فقیر کو یہ سونا چاندی پسند نہیں آتا۔

قادری فقیر کی حقیقت

قادری فقیر کا طریقہ تمام طریقوں پر غالب ہے۔ فقیر وہی ہے جو کشف و کرامت سے گزر جائے کیونکہ اس میں تکبرّ، خود پسندی، ننگ و ناموس اور دنیاوی شہرت و شور و غوغا ہے۔ فقیر وہ ہے جو مجاہدہ سے گزر کر مشاہدہ، معرفت اور قرب حق تک پہنچے۔ فقیر وہ ہے جو نفس اور قلب اور روح کے درجات سے نکل کر فنا فی اللہ اور

Marfat.com

فنا فی التوحید کے مقام پر پہنچے۔ جو شخص یہ تمام مقامات عبور کر لیتا ہے اُس کا وجود پُختہ اور فقرِ حق کے مراتب کے لائق ہو جاتا ہے اسے پھر ورد وظائف، تلاوت، ذکر، فکر، مراقبہ، مکاشفہ، مجادلہ، محاسبہ، محاربہ اور استغراق کی ضرورت نہیں رہتی۔ وہ ہر مرتبے کو چھوڑ دیتا ہے۔ پھر اس کی آنکھ کھلتی ہے اور لامکان پر پہنچ کر عین العیانی ہو جاتا ہے ؎

ہر پردہ را دریدم عین العیانی رسیدم
خوش لامکاں بدیدم عارف فقیر باللہ

ترجمہ: میں نے ہر پردے کو چاک کر کے عین ذات تک رسائی حاصل کر لی۔ میں نے عارف فقیر باللہ کو لامکان

یا فقر من فقیرم ہم شاہ ہم امیرم
با مُرشدے با پیرم عارف فقیر باللہ

ترجمہ: میں فقر کے ساتھ فقیر بھی ہوں امیر بھی بادشاہ بھی میں مرشد اور پیر والا عارف باللہ فقیر ہوں۔

کشتم ز نفس فانی گذشتم ز جسم جانی
رفتم بلامکانی عارف فقیر باللہ

ترجمہ: میں نے اس فانی نفس کو قتل کر دیا اور جسم و جان سے گزر گیا۔ عارف فقیر باللہ ہو کر لامکان میں پہنچا۔

توفیق اور تحقیق اور رفیق کیا ہے؟

جاننا چاہیئے کہ ہر قسم کی طاعت توفیق الٰہی سے ہے اور مقامات کا طے کرنا طریق تحقیق سے ہے۔ اپنے آپ سے فانی ہونا اور عین بعین حق رسیدہ ہونا بحق رفیق ہے۔ جو شخص صفات کے مراتب طے کر کے ذات میں فانی ہو اُس کی زندگی اور موت یکساں ہو جاتی ہے۔ اس قسم کے مراتب کامل قادری کو ہی نصیب ہوتے ہیں۔

Marfat.com

فقیر کون ؟

فقیر وہی ہے جو ذکر، فکر، مذکور، مشاہدہ، حضور، انانیت اور غرور سے گزر کر ہمیشہ غرق فی النور ہے کہ وہاں پر علم عار ہے۔

قاری بے خبر ہے اور اسم میں مشغول ہونا بے شعوری ہے اور ہمیشہ حضور میں رہنا ہوشیاری ہے۔ عقل و شعور کی حضوری میں گنجائش نہیں۔ ؎

نہ آنجا حضورش ذکر مذکور
فنا فی نور توحید فی النور

ترجمہ:۔ اس مقام پر نہ حضور ہے نہ ذکر ہے نہ ذکر کیا ہوا ہے۔ جو اس کی توحید کے نور میں

چو اوّل نور آخر نور گردد
بجز نورش حضورش را نور ورزد

ترجمہ:۔ جب اوّل و آخر نور ہو جائے تو اس کے حضور میں اس کے نور کے سوا اور کونسا نور

در آید ذات فی اللہ ذات دانی
صفاتش در نگنجد لامکانی

ترجمہ:۔ تو اس کی ذات کو جانتا ہے جو اللہ کی ذات میں فنا ہو گیا اسکی صفات لامحدود ہیں وہ لامکانی ہے۔

نہ آنجا علم رسم و حرف خوانی
عیانی نور فی اللہ عین عیانی

ترجمہ:۔ نہ اس جگہ علم ہے نہ نقش ہے نہ حرف ہے کہ تو پڑھ سکے تو اللہ کے نُور میں فنا ہو کر اصل حقیقت کو حاصل کر لے گا۔

عارف باللہ کون ؟

ماضی، حال اور مستقبل کے حالات معلوم کرنا نجومیوں کا کام ہے۔ فقیر وہی ایسا شخص ہی کامل، عارف باللہ اور صاحبِ قربِ الٰہی ہوتا ہے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

Marfat.com

ظاہری و باطنی طریق کی تشریح

فقر لازوال کی منزل

جاننا چاہیئے کہ تمام کشف و کرامات، تمام علمائے عامل، تمام مرشد کامل، تمام پیر مکمل، تمام عارف اکمل، تمام اولیاء جامع، تمام ولی ہدایت نور الہدیٰ، تمام واصل مقرب الحق باطن صفا، تمام قطب الاقطاب، تمام غوث الارباب، تمام ذاکر با ذکر، فکر صاحب مذکور، تمام اہل مشاہدہ غرق نور ذات حضور، تمام ابدال، تمام اوتاد، تمام اخیار، تمام صادق، حلال کھانے والے، تمام صاحب ذوق، دیدار الٰہی کے متلاشی و متوجہ، تمام اہل الہام، تمام اہل مجلس و ملاقاتِ انبیاء و اولیاء اللہ، تمام حقیقی طالب، تمام اہلِ محبت جو فی سبیل اللہ جان تک قربان کرتے ہیں، تمام اہل تقویٰ، تمام اہل فتویٰ، تمام شب زندہ دار، تمام دائمی روزہ رکھنے والے، تمام عزا و

Marfat.com

وجہاد کرنے والے، تمام اہل سخاوت وکرم جو ہمیشہ فی اللہ مال خرچ کرتے ہیں۔ تمام عاشق، تمام تن جلے، تمام اہلِ خوف، جو ہمیشہ روتے رہتے ہیں اور ان کی جان کباب رہتی ہے۔ اور تمام درویش سب کے سب فقر لازوال کے ابتدائی مراتب کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔

در تصرف عالمم کامل تمام
احتیاج از کس نیارم خاص و عام

ترجمہ:۔ تمام عالم پورے کے پورے میرے قبضہ و تصرف میں ہیں۔ کسی خاص یا عام آدمی سے مجھے کچھ حاجت نہیں ہے۔

طالب از مرشد طلب دیدار کُن
دیدہ در دیدۂ مرشد راز کُن

ترجمہ:۔ طالب مرشد سے دیدار طلب کر۔ مرشد کے دیدار میں اس راز کو حاصل کر۔

Marfat.com

ولایت، فقر، فنا فی اللہ کے مختلف درجات کی تشریح

درجات کی پسندیدگی

جب آدمی اللہ تعالیٰ میں مشغول ہو کر زبان، نفس، قلب، روح اور سر ذکر کرتا ہے اور وصال الٰہی کی خواہش کرتا ہے تو ذکر الٰہی کی وجہ سے صفائی کے سبب اس کے وجود میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوتا ہے کہ:۔

"اے میرے بندے جو کچھ تو چاہتا ہے۔ مانگ۔ میں تجھے دوں گا۔"

اس وقت بعض غوث کا مرتبہ پسند کرتے ہیں، بعض قطب کا، بعض ولی کا اور بعض مرشد کا، بعض طبقات کی سیر کا تاکہ عرش سے لے کر تحت الثریٰ تک دیکھ سکیں۔ گویا یہ ہر ایک کے لیے فرداً فرداً انتہائی مراتب ہیں لیکن فقیر منجم کے ان مراتب کو پسند نہیں کرتا۔ پس جس وقت فقیر کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندے تو مانگ میں تجھے دوں گا تو وہ عرض کرتا ہے:۔

"الٰہی! میں ان درجات میں سے کچھ بھی نہیں چاہتا میں تو فقط تیری ذات کا طالب ہوں اور تجھ سے تجھی کو چاہتا ہوں۔"

Marfat.com

اس وقت اللہ تبارک و تعالیٰ عین لطف و کرم سے فرماتا ہے:۔

"اے میرے بندے! میں نے تجھے فقر، قرب، معرفت، مشاہدہ، راز بے مجاہدہ، توحید بے تقلید، مقام جامع جمعیت یعنی نور الہدیٰ اور سلطان الفقرأ بخشا اور تجھے عارف کیا جیسا کہ اس حدیث قدسی سے معلوم ہوتا ہے۔

حدیث قدسی میں ہے:۔

من طلبنی وجدانی ومن وجدانی احبنی ومن احبنی عرفنی ومن عرفنی عشقنی۔ ومن عشقنی قتلہٗ ومن قتلہٗ فعلی دیتہٗ وانا دیتہٗ۔

"جس نے مجھے طلب کیا پا لیا۔ جس نے مجھے پا لیا مجھ سے محبت کی، جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے مجھے پہچان لیا۔ جس نے مجھے پہچانا وہ مجھ پر عاشق ہوا۔ اس کو میں نے قتل کیا۔ جس کو میں نے قتل کیا پس اُس کا خون بہا میرے ذمے ہے اور میں اس کا خون بہا ہوں۔"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ۔

"مجھے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور عمدہ وکیل ہے۔ اُسی کی ذات عمدہ مالک اور اچھا مددگار ہے۔"

جو شخص ان مراتب پر نہیں پہنچتا وہ مقام نعم البدل کو تحقیق نہیں کر سکتا اس لیے رجعت کھا کر دیوانہ اور مجذوب ہو جاتا ہے جس نے نعم البدل کو پا لیا اس نے تمام مقامات کو اپنے قبضے میں کر لیا۔ ؎

ہر حقیقت می شناسد از خدا
دائمی ہم صحبتِ با مصطفٰےؐ

ترجمہ:۔ وہ ہر چیز کی حقیقت کو اللہ کے عطا کردہ علم سے پہچانتا ہے وہ ہمیشہ محمد مصطفیٰ کی

Marfat.com

فکر کسے کہتے ہیں؟

جو شخص فکر کے اس انتہائی مقام پر پہنچتا ہے۔ وہ بدن پر شریعت کا لباس پہنتا ہے اور دن رات شریعت میں کوشش کرتا ہے۔ جو شخص معرفت الٰہی میں یگانہ ہو جاتا ہے وہ مجذوب یا دیوانہ نہیں ہوتا اور سوائے ذات حق کے کسی اور مقام کی طلب نہیں کرتا۔ ورد ذکر کا محتاج ہے جس طرح کہ دعوت اور ذکر فکر کے محتاج ہیں۔ فکر فنائے نفس کو کہتے ہیں۔ مذکور کو حضور کی ضرورت ہے جس طرح کہ تجلیات ذات اور اہل حضور تصور کے محتاج ہیں اور صاحب تصور کو تفکر کی ضرورت ہے اور صاحب تفکر توجہ کا محتاج ہے صاحب توجہ دلیل کا محتاج ہے اور صاحب دلیل کو خیال کی ضرورت ہے اور صاحب خیال کو وہم کی حاجت ہے اور صاحب وہم کو آگاہ کی اور آگاہ کو اسم اللہ ذات کے تصرف کی۔ بس یہ انتہا ہے۔ اس سے ذات و صفات کے مقامات مدنظر رہتے ہیں یہ وہ مقام ہے جو وہم و گمان کے خیال میں بھی نہیں آسکتا اس کو مکان لاحد کہتے ہیں جو اس مرتبے پر پہنچ جاتا ہے وہ فقر کو پورا کر لیتا ہے لیکن فقر کے طالب کو ابتداء میں ہی نصیب ہو جاتا ہے کیونکہ پہلے ہی روز اسم اللہ ذات کے تصرف سے ولایت قلب میں داخل ہوتا ہے

ولایت قلب کا کمال

جب طالب اللہ ولایت قلب میں آتا ہے تو اُسے دونوں جہان اس طرح دکھائی دیتے ہیں جیسے مچھر کا پَر جہاں پر بیٹھتا ہے دونوں جہان کا تماشا ہاتھ کی ہتھیلی پر یا پشتِ ناخن پر دیکھتا ہے۔ فقیر ہمیشہ مقام لاہوت کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ جب طالب اللہ ولایت قلب اور تماشائے کونین وغیرہ کو اپنے تصرف اور قبضے میں لا کر طے کرتا ہے تو اس کا وجود پختہ اور زندہ ہو جاتا ہے۔ پھر اسم اللہ ذات کے حاضرات سے عصائے الٰہی کے

Marfat.com

ملک میں آکر ولایت قلب اور دونوں جہان کا تماشا مچھر کے پَر کی طرح دیکھتا ہے۔ جب فقیر ان دونوں پر غالب آجاتا ہے تو تقریباً ہر ایک مرتبہ اسے حاصل ہوجاتا ہے اور یہ فنائے نفس پر منحصر ہے۔

فقیر کا حقیقی مقام

فقیر کا مرتبہ فنا فی التوحید ہوتا ہے وہ ریا اور تقلید سے فارغ ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور سے مشرف اور اس کا منظور نظر رہتا ہے۔ فقیر کے مراتب یقینی ہیں کیونکہ وہ ہمیشہ ذاتِ الٰہی میں مستغرق رہتا ہے اور دیدار سے مشرف رہتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اَحۡسِنۡ كَمَاۤ اَحۡسَنَ اللّٰهُ اِلَيۡكَ

"جس طرح اللہ تعالیٰ نے تجھ پر احسان کیا ہے تو بھی اسی طرح احسان کر۔"

فقیر کا ابتدائی اور منتہی علم کیا ہے؟

فقیر کا ابتدائی علم فقہ، فنائے نفس، علم عربی، تفسیر، فضیلت اور فیض ہے اور علم منتہی توحید، معرفت اور فضل ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَاللّٰهُ يَخۡتَصُّ بِرَحۡمَتِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ‌ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ۔

"اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اُسے اپنی رحمت سے مخصوص کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ صاحب فضل عظیم ہے۔"

پس معلوم ہوا کہ علم فقہ اور علم فضیلت نفس کو مطیع کرنے کی خاطر ہیں لیکن نفس

Marfat.com

سرکش سوائے علم توحید و تصوّف کے مطیع نہیں ہوتا۔

قلب کا زندہ ہو جانا

توجہ، معرفت، تفکر، تصوّر، تصرف اور اسم اللّٰہ ذات کی مشق وجود بہ مرقوم سے زندہ قلب ہو جاتا ہے اور دنیا و آخرت میں زندہ رہتا ہے۔ عارف فقیر وہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے جو صاحب مراقبہ، مراقبہ کے وقت دیکھتا ہے اور اس کی نگاہ لامکان پر ہوتی ہے ؂

باہو ہر کہ اینجا می رسد فقرش تمام
آنچہ باشد غیرِ حق اہل از صنام

ترجمہ:۔ باہو جو اس جگہ پر پہنچ گیا اس کا فقر مکمل ہو گیا۔ اگر اس کے نزدیک اللہ کے سوا اور بھی کچھ ہے

باہو در توحیدش ذات آید نُور شد
نور با نورش رسد مغفور شد

ترجمہ:۔ باہو جو ذات اس کی توحید میں فنا ہو گئی وہ نُور ہو گئی۔ جب نورِ اللہ کے نور میں فنا ہو گیا تو مغفور ہو گیا۔

عارف کے لیے الہام کا حصول

عارف ولی اللہ فقیر کو قدرتِ الٰہی سے الہام ہوتا ہے اور وہم، خیال اور دلیل کے ذریعہ معرفت، قرب اور وصال حاصل ہوتا ہے اور اسے مقام عین العیان اور لامکان حاصل ہوتے ہیں۔ یہ مراتب جمعیت جاودانی کے ہیں۔

فقر کیا ہے؟

فقر کیا ہے؟ مجلس محمدی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہونا اور اولیاء اور انبیاء

Marfat.com

علیہم السلام کی ارواح سے مصافحہ کرنا، تمام مومن مسلمانوں کی ارواح سے ملاقات کرنا اور ہمیشہ اسم اللہ ذات کے تصور میں غرق رہنا ہے اور مشاہدہ معرفت اور حضور میں مصروف رہنا۔

فقیر اور مراتبِ قُرب

فقیر مراتبِ قرب سے دُور ہوتا ہے اس لیے کہ مراتبِ قبور اور مراتبِ حضور پختگی، پاکیزگی، جمعیت اور وسیع حوصلے والے کے ہاتھ ہوتے ہیں۔

فقیر کا وجود لامکان اور غرق فی التوحید ہوتا ہے۔ فقر فی التوحید اور توحید فی الفقر اور مبدل فی اللہ اسی بات کا نام ہے۔ فقر کے مراتب لامکان پر پہنچنا اور مغفور جان ہونا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ

"تاکہ اللہ تعالیٰ تیرے اگلے پچھلے گناہ بخش دے۔"

جو شخص ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے اُسے فقر کے سبب ہر ایک مقام نصیب ہوتا ہے چنانچہ لامکان میں آتا اور غرق فی التوحید ہوتا ہے۔

طالب اللہ کیا ہے؟

طالب اللہ لایزال اور بے مثال اور بے مثل ملک میں آتا ہے کیونکہ فقر کے مراتب میں داخل ہے کہ وہ لامکان میں آئے جو وہم، فہم، عقل، نقل اور تحریر و تقریر میں نہیں سما سکتا۔

طالب اللہ توحید میں غرق اور لامکان میں رہنے والا ہوتا ہے وہ جمعیت کل اور

Marfat.com

توجہ سے ہر مشکل کو حل کرنے والا ہوتا ہے کیونکہ یا تو اس کی جان لامکان میں ہوتی ہے یا یہ کہ لامکان جان کے نور میں ہوتا ہے۔ اگرچہ طالب اللہ ان دونوں مراتب کا عالم ہوتا ہے اور عزق فی التوحید رہتا ہے لیکن ظاہر و باطن کی مثال نہیں دے سکتے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَّهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۔

"اس کی مانند کوئی شے نہیں اور وہ سنتا ہے دیکھتا ہے۔"

اور اس آیت کے بموجب جان کا نور اور لامکان ایک ہو جاتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ

"اور وہ تمھارے ساتھ ہے جہاں کہیں تم ہو۔"

یہ مراتب لامکانی فقیر کے ہیں۔

ارشاد ربانی ہے:۔

وَفِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔

اور وہ تمھاری جانوں میں ہے کیا تم نہیں دیکھتے۔"

اور یہ مراتب بھی لامکانی فقیر کے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ۔

" اور ہم اس سے شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔"

یہ مراتب بھی لامکانی فقیر کے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (جدھر تم رُخ کرو ادھر ہی اللہ تعالیٰ کا رُخ ہے) سلک سلوک کی چابی فقر کی ابتدا و انتہا اور مکان و لامکانِ فقر حسب ذیل مشق وجودیہ مرقوم ہے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

Marfat.com

نقش صورتِ وجودیہ

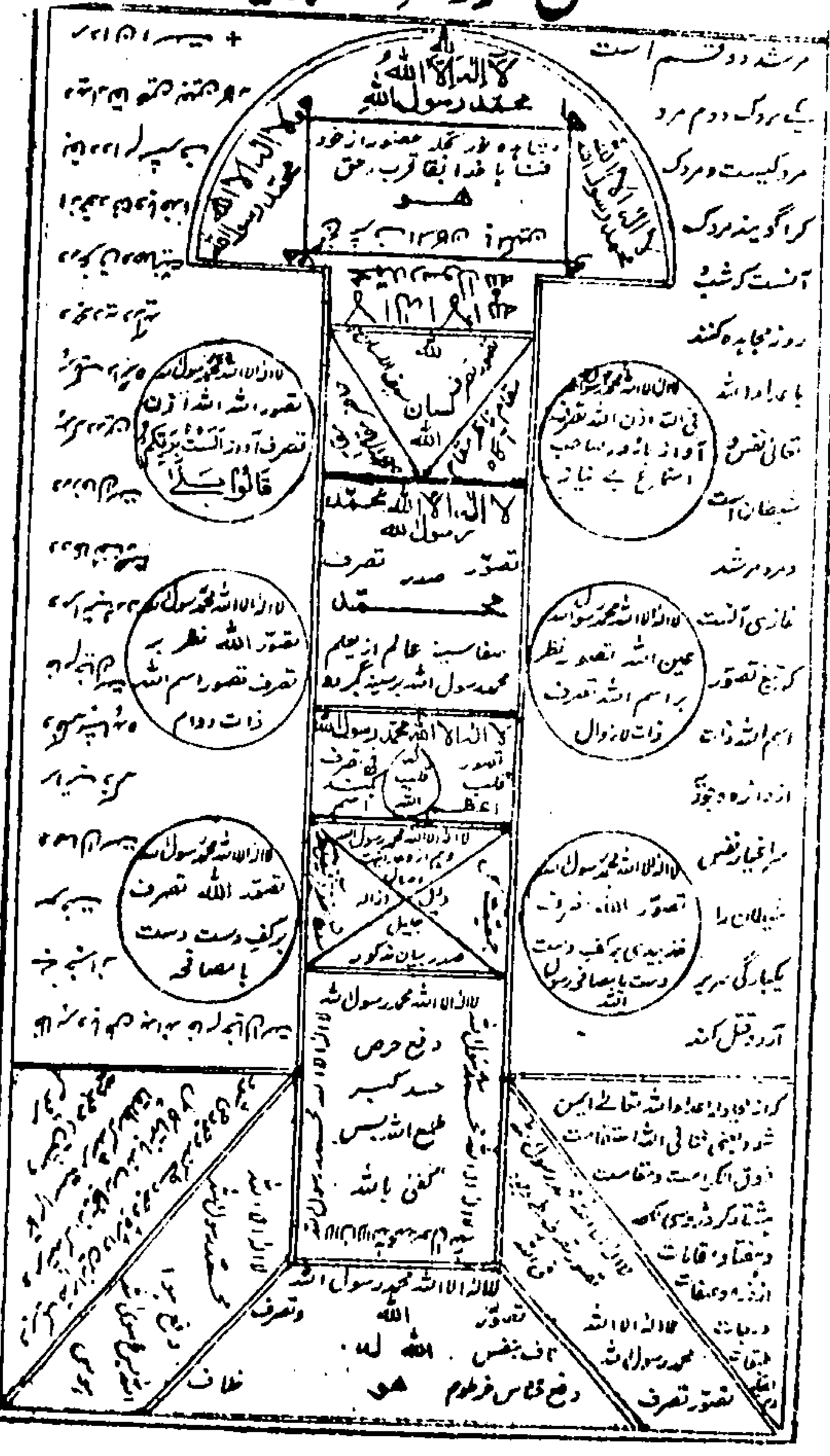

Marfat.com

اَقسامِ مُرشد

مرشد دو اقسام میں منقسم ہے :

پہلی قسم :۔ مردک

دوسری قسم :۔ مرد

مردک مرشد

مردک مرشد وہ جو شب و روز مجاہدہ کرائے اور دشمنی الٰہی یعنی نفس اور شیطان سے جنگ کرائے ۔

مردِ مُرشد

مردِ مُرشد وہ ہے کہ جو غازیوں کی اسم اللہ تصور کی تلوار سے دشمنوں کے سر جُدا کرکے اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے بے کھٹکے ہو جائے یعنی ذات و صفات کے اسی کروڑ تیس لاکھ اور ستر مقامات ایک دم اور ایک قدم میں اس دائرہ سے طے کرے اور زندہ وجود ہو جائے جو مرشد اس مقام پر پہنچا دے وہ کامل اور تمام ہے ۔ اور جو مشق وجودیہ نہیں جانتا وہ معرفت سے بے خبر اور خام خیال ہے ۔ ورد و وظائف کے مراتب معرضِ زوال میں ہیں ۔ جو شخص اس دائرہ وجودیہ میں آتا ہے وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ رہتا ہے اور مشرف بہ لقائے الٰہی ہوتا ہے ۔ جس کے وجود کو بقا نہیں وہ لقائے و معرفت الٰہی سے ہتی پاتا ہے ۔ اے احمق قرآن مجید میری حجت ہے جیسا کہ حدیث پاک سے ظاہر ہے ۔

Marfat.com

ارشادِ نبوی ہے :۔

اِنَّ قُرْاٰنُ حُجَّۃَ اللہِ عَلَی الْخَلَائِقِ

" بیشک قرآن مخلوق کے لیے اللہ تعالیٰ کی حجت ہے۔"

جو شخص دنیا میں آثارِ قدرت نہیں دیکھتا وہ قیامت کے دن بھی اندھا ہی رہیگا۔

تمام مقامات مجمل طور پر جمعیت میں ہے اور مقامِ جمعیت اس دائرے میں ہے۔

گر نبودے وجود اصلِ خدا
کے رسیدے بنام وصلِ خدا

ترجمہ:۔ اگر اللہ کا اصل وجود نہ ہوتا تو اس کے نام سے واصل باللہ کے مرتبہ کو کون حاصل کر سکتا ہے۔

لذّات کا تلخ ہو جانا

جب واصل باللہ اور غرق فی وحدانیت اور غرق فی اللہ ہو جاتا ہے اور دریائے محیط میں غوطہ لگاتا ہے تو پھر باہر آنے پر اس کی مثال قائم نہیں ہو سکتی۔ حضور کی لذت کے آگے دونوں جہان کی لذات تلخ معلوم ہوتی ہیں۔

دُکاندار گمراہ فقیر

اہلِ دکان فقیر ظاہر آراستہ اور باطن پریشان اور قربِ الٰہی سے محروم مثل حیوان ہوتا ہے۔ اس قسم کے گمراہ فقیر ہوتے ہیں جو شب و روز بادشاہوں اور امیروں کو تسخیر کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ بعض فقیروں کا ظاہر آراستہ ہوتا ہے اور باطن میں مغرور ہوتا ہے یعنی کسی مفلس نے اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی نہیں کہا۔ دنیاوی محبت کی کثرت گناہ کی طلب اور دل کی تاریکی بڑھاتی ہے۔ اس قسم کے فقیر اہلِ تقلید اور معرفت اور توحید سے محروم ہوتے ہیں۔

Marfat.com

فقیر مرد کی نشانی

فقیر مرد وہ ہیں جو پیٹ کو پانی سے پُر کرتے ہیں اور جب چاہتے ہیں اِلّا اللہ کی معرفت اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہ مراتب مردانِ خدا کے ہیں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا

اُس کے سوا اور کوئی معبود نہیں اُسی کو وکیل بناؤ۔

از دلم الہام دانی ہم سخن
نحنُ اقرب یافتم از جان زتن

ترجمہ: تو جانتا ہے میں اس سے بات کرتا ہوں میرے دل پر الہام ہوتا ہے کیونکہ نحن اقرب کے راز کو میں نے دل وجان سے پالیا معلوم کر لیا ہے۔

قادری کے مراتب قلب کا حصول

کامل قادری کو قلب کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ اول قلب سلیم اور پھر بحق تسلیم۔ پھر آواز کن اور آواز کن سے علم غیبی لاریبی اور اسرار و واردات وغیرہ اسم اللہ ذات کے تصوّر سے حاصل ہوتے ہیں اور ماضی، حال اور مستقبل کے حالات کا الہام ہوتا ہے اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک کے تمام حالات معلوم اور منکشف ہوتے ہیں۔ اور تصوّر و تصرف میں آتے ہیں۔

الہام کے معنی اور قلب کی اقسام

الہام کے معنی ہیں بلا حاصل کیے قلب غیر میں القائے خیر کرنا۔ قلب کی کئی اقسام ہیں۔ بعض قلب معہ نفس اور جسم ہیں۔ بعض خزائن الٰہی کے متعلق طلسم کی

Marfat.com

طرح ہیں۔ بعض اسم اللہ ذات کے تصوّر کی تاثیر سے فنا فی اللہ ہیں۔ علاوہ ازیں قلب السجود، قلب توفیقی، قلب صدیقی، قلب تحقیقی، قلب تصدیقی اور قلب زندیقی ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ

ترجمہ:۔ اور انہوں نے کہا ہمارے دلوں پر غلاف چڑھے ہوتے ہیں۔ ان کے کفر کی وجہ سے اللہ کی ان پر لعنت ہے بہت کم لوگ ان میں سے ایمان لانے والے ہیں۔

اہلِ محبّت کون؟

قلب المحبوب اہل محبت ہیں اور یہ علم الیقین ہے۔ قلب مجذوب عین الیقین قلب مردود پر غلاظت، خطرات، شہوات اور ناشائستہ خیالوں سے بھرا ہوا اور محبوب القلوب رُوح القدس اور حق الیقین ہے۔

قادری را قلب باقرب خدا
ہم جلیس رب حاضر مصطفیٰ

ترجمہ:۔ قادری کا دل خدا کے نزدیک ہوتا ہے وہ رب کا ہمنشین اور بارگاہِ مصطفیٰ میں حاضر ہوتا ہے۔

قلب قلعہ نور توحیدش بداں
ہر کہ آید در قلعہ دارالاماں

ترجمہ:۔ دل نور کا قلعہ ہے توحید کو اس سے سمجھ لے کیونکہ جو کوئی قلعہ میں داخل ہو گیا وہ امن کے گھر میں آ گیا۔

گواہان جمعیت

صاحب جمعیت قادری کے چار قاف گواہ ہیں جس میں قلب اور ذکر قلب کی

Marfat.com

چار علامات نہ پائی جائیں اسے قادری طریق میں قلبی جمعیت حاصل نہیں۔

قلب کی پہلی علامت

قلب کی پہلی علامت یہ کہ قلب قادری یعنی نفس پہ قادر ہونا۔

قلب کی دوسری علامت

قلب کی دوسری علامت یہ کہ علم تفسیر کا تصوّر۔

جو شخص علماء و فقراء کا درجہ رکھتا ہے اس کے وجود میں نہ حرص و ہوا رہتی ہے نہ تکبر و خود پسندی نہ ریا۔

فقیر عارف باللہ ولی اللہ جو مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر رہتا ہے۔ اسے چالیس علوم حاصل ہوتے ہیں۔ بیس ظاہری علومِ فضیلت جو عبادت کے متعلق ہیں اور بیس باطنی جو آفتاب کی طرح روشن ہیں ؎

علم بہر از معرفت روشن ضمیر
علم بہر از یافتن مرشد بہ پیر

ترجمہ: معرفت کے لیے علم حصول دل کو روشن کر دیتا ہے۔ مرشد پیر کامل سے علم پانا اس کا حصہ ہے۔

علم بہر از ذکر و فکر فیض بر
علم بہر از راز توحیدش نظر

ترجمہ: ذکر و فکر علم کا حصہ ہیں جو اسکے فیض تک لیجاتے ہیں علم اسکے راز کا ایک حصہ ہے اس سے

علم بہر از یاد حق یکتا شدن
علم بہرش باطنی وحدت سخن

ترجمہ: علم اللہ کی یاد کا ایک حصہ ہے کہ وہ بے مثل ہو جائے۔ علم اس کا باطنی حصہ ہے کہ وہ وحدت کی بات کرتا ہے۔

Marfat.com

علم را قدرے نداند بے قدر
می فروشد علم را باسیم و زر

ترجمہ:۔ ناقدرا آدمی علم کی قدر نہیں جانتا۔ وہ علم کو سونے چاندی کے عوض فروخت کرتا ہے۔

ہر کہ خواند علم را بہر از خدا
از صرف حاصل شود رحمت رضا

ترجمہ:۔ جس نے علم کو صرف خدا کے لیے پڑھا علم کو پڑھانے سے اللہ کی رحمت اور رضا حاصل ہوگی۔

عالم فاضل بفضلش حق طلب
از علم حلم و بود آداب رب

ترجمہ:۔ عالم فاضل آدمی اللہ کے فضل سے حق کا طلبگار ہوتا ہے۔ علم سے آدمی بہ باادب اور رب کے احکامات کا جاننے والا

قلب را قلبش نکو شد دل سیاہ
ہر چہ خواند بہر دنیا عز و جاہ

ترجمہ:۔ اسکی ضد کیلئے اس کا دل کوشش نہیں کرتا بلکہ دل کالا ہو جاتا ہے کیونکہ اسنے جو کچھ پڑھا وہ دنیا حاصل کرنیکے لیے ہے۔

بر زباں علم را جاہل نفاق
با اہلِ دنیا بہر دنیا اتفاق

ترجمہ:۔ جاہل کی زُبان پر علم کی بات نفاق کی علامت ہے بالاتفاق دنیا دنیادار کا حصہ ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:۔

اتقوا عالم الجاھل قیل من العالم الجاھل یا رسول اللہ قال عالم اللسان و جاھل القلب۔

"عالم جاہل سے ڈرو، فرمایا یارسول اللہ جاہل عالم کون ہوتا ہے۔ فرمایا زبان کا عالم اور دل کا جاہل"

جس شخص کا علم معرفت اور توحید الٰہی عین العیان ہے۔ وہ لوح محفوظ کا

Marfat.com

کا مطالعہ کر کے دونوں جہان کے حالات معلوم کر لیتا ہے۔ مرشد طالب کو تعلیم توجہ اور تلقین کے ذریعہ عین العیان کے مقام پر پہنچا دیتا ہے اور نور الٰہی میں مستغرق کر دیتا ہے اور امان الٰہی میں پہنچا دیتا ہے حتیٰ کہ اسے توجہ، ذکر، فکر، ورد، وظائف اور الہام وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس کو مطلق توحید اور جامع الجمعیت کل کہتے ہیں۔ یہ مراتب قادری فقیر کے ہیں۔

ہر کہ بے مرشد بود آں بے نصیب
نفس عالم پیشوائے شد رقیب

ترجمہ:۔ جس کا کوئی پیر نہیں وہ بدنصیب ہے عالم کا نفس پیر کا رقیب ہوتا ہے۔

(امیر الکونین)

Marfat.com

علم کی تشریح

بے علم عالم اور باعمل عالم کیا ہے؟

جاننا چاہیئے کہ ظاہری اور باطنی علوم معرفت، توحید، تصوف اور سلوک وغیرہ کی بنیاد فقط ایک حرف دال پر ہے۔ بغیر عمل علم کا پڑھنا سراسر گناہ میں مبتلا ہونا ہے باعمل علم اور عالم روشن ایمان ہے اور بے عمل عامل تمام جہان کو گمراہ کرنے والا ہے۔

دال کا علم کیا ہے؟

جاننا چاہیئے کہ صرف دال کا علم لازوال اور معرفت الٰہی، توحید، قرب اور وصال پر دلالت کرنے والا ہے کیونکہ اس سے نور ذات کا مشاہدہ اور احوال کی تجلیات نصیب ہوتی ہیں اور قرآن و حدیث کے موافق حال ہوتا ہے۔

Marfat.com

علم کے معنی اور دال کی حقیقت کیا ہے؟

علم کے معنی ہیں جاننا۔ لیکن جاننا کس بات کا؟ وہ چیز جس پر دال دلالت کرتا ہے۔ دال کونسی چیز ہے اور کس علم پر دلالت کرتا ہے۔ مقام راز و رحمت اللہ میں پہنچاتا ہے۔ وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوٰی ۔ علم کے معنی جاننا اور حلال و حرام میں فرق کرنا اور کفر و اسلام اور حق و باطل اور بدعت و شریعت میں تمیز کرنا ہے۔

علم کے حقیقی معنی

علم کے معنی پانچ دال کا جاننا ہے۔ جو شخص پانچ دالوں کا علم نہیں جانتا۔ اُس کے لیے علم پڑھنا وبال ہے۔ ایسا شخص ظاہری عالم اور باطنی جاہل ہوتا ہے پانچ دال کا علم یہ ہے:۔

علم دال کا پہلا علم

علم دال کا پہلا علم دعاء الخیر، دعا قبولیت بدرگاہِ اللہ۔

علم دال کا دوسرا علم

علم کا دوسرا علم دفع شیطان کا علم۔

علم دال کا تیسرا علم

علم دال کا تیسرا علم زندہ دل اور معرفت دیکھنے والا۔

Marfat.com

علمِ دال کا چوتھا علم

علم دال کا چوتھا علم یہ کہ دنیائے دوں کو تین طلاق دینا ہے کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس بوڑھی دنیا کو تین طلاقیں دی ہیں۔

علمِ دال کا پانچواں علم

علم دال کا پانچواں علم یہ کہ علم دوام غرق فی التوحید اور غالب برنفس۔ اس سے انبیاء اور اولیاء کے ارواح کی مجلس میں داخل ہوتا ہے۔ علماء اور اولیاء کا مرتبہ یہ ہے کہ وہ انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔

قادری کے لیے اعلیٰ منزل کا حصول

قادری کو قوتِ قلب، تصرف علم تفسیر، باطنی تصرف، علم معرفت الٰہی باتاثیر نیز قلب ظاہر شریعت، قوت دین، قوتِ باطنی نیز قرب مع اللہ تا قیامت اور مراتب فنا فی اللہ اور بقا باللہ نصیب ہوتے ہیں۔

قادری کی جلالی حالت

جب قادری جذب جلالیت میں آتا ہے تو اس کی ظاہری صورت ہاتھی اور شیر کی طرح معلوم ہوتی ہے اور رعب جلال ٹپکتا ہے چنانچہ لوگ اس کی شکل دیکھ کر حیران و خوف زدہ ہو جاتے ہیں۔

حضرت سلطان بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں تیس سال تک اللہ تعالیٰ کے ساتھ باتیں کرتا رہا اور مخلوق نے یہی سمجھا کہ میں ان سے محو گفتگو ہوں۔

Marfat.com

قادری کے ظاہر و باطن کی کیفیت

قادری کو ابتدا ہی میں یہ قوت حاصل ہوتی ہے اور اسے الست کی کنہ معلوم ہوتی ہے۔ جب صاحب قلب قادری دونوں لب ہلاتا ہے تو ظاہر میں لوگوں سے باتیں کرتا ہے اور باطن میں اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتا ہے ساتھ ہی اولیاء، انبیاء، مومن اور مسلمانوں کی رُوحوں سے باتیں کرتا ہے اور حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور صحابہ کرام کے ہمراہ بھی رہتا ہے اور تمام ملائکہ سے باتیں کرتا ہے۔ یہ قال کے مراتب ہیں۔ جب قال سے گزرتا ہے تو حال سے مشرف ہوتا ہے اور ذکر فکر سے گزر کر مقام فنا فی اللہ، فی التوحید، تجرید، تفرید، فنا فی النور اور شرف دیدار رویت ربی میں مستغرق ہو جاتا ہے اور یہ بات اسے خواب اور مراقبہ میں نصیب ہوتی ہے۔ نیز مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا والی موت مرتا ہے۔

دستِ بیعت کیا ہے؟

جاننا چاہیئے کہ تلقین ارشاد اور دستِ بیعت، ہدایت لینا اور پیر و مرشد اختیار کرنا فرضِ عین ہے اور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی سنت عظیمہ ہے۔ اور یہ بات صراط مستقیم، واجب، اجابت اور مستحب ہے۔ تلقین اور ہدایت سالک سلوک سے معرفت، قرب اور مشاہدہ ربانی نصیب ہوتا ہے۔

ہدایت باطنی کیا ہے؟

ہدایت باطنی سے ذکر، فکر، تصوّر، تصرّف، توحید اور قرب الٰہی حاصل ہوتی ہے اور انسان نفاق سے نکل کر صفات قلب سے موصوف ہوتا ہے اور اس میں یقین

Marfat.com

ادب، علم اور حلم آجاتا ہے اور واصل باللہ ہوجاتا ہے۔

ہدایت کسے کرنی چاہیئے؟

ہدایت وارشاد اس شخص کو نہیں کرنی چاہیئے جوکہ مردہ دل اور طالب دنیا ہو اور بے صدق، بے یقین اور نفس امارہ کی قید میں مبتلا ہو۔ اور بے دین، بے حیا، بے ادب اور خطرات سے پُر ہو۔ اس لیے تیرے لیئے ضروری ہے کہ ماسوی اللہ دل کے خطرات دُور کردے۔

تعلیم وتلقین خداوندی

جاننا چاہیئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صاحب لولاک علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کو اپنے ید قدرت سے تین مرتبہ تعلیم وتلقین وہدایت وارشاد فرمایا۔

اوّل مرتبہ تعلیم ربانی

پہلی مرتبہ حضور خواجۂ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وجود مسعود کو اسرار ربانی کی تعلیم وتلقین ہوئی۔

دوسری مرتبہ تعلیم ربانی

دوسری مرتبہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پہ گنج مخفی منکشف ہوا اور رُوح مبارک روشن اور واضح ہوئی۔

Marfat.com

تیسری مرتبہ تعلیم ربانی

تیسری مرتبہ باطنی تعلیم و تلقین اور ارشاد فقر معرفت اور تعلیم علم علوم ہوئی اور شب معراج حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشرف ہوئے اور قاب قوسین کے فاصلے سے ہم کلام ہوئے اور دیدار کیا۔ اور یُحِبُّہُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗ وہ اسے محبت کرتے ہیں اور وہ انہیں محبت کرتا ہے، ظہور میں آیا۔ پس معلوم ہوا کہ چار جسم اور وجود مقام نور میں جسم روح مقام رُوح اور جسم بوقت معراج مقام معراج اور قاب قوسین ہیں اور جسہ جسم معہ اصحاب مجلس میں شہر مدینہ کے اندر تھا۔ پس عارف باللہ کامل کو آیات قرآنی احادیث اور کلمہ طیبہ اور اسم اللہ ذات کے حاضرات کی برکت نصیب ہوتی ہے۔ ع

مکن نورش جدا من نور نورم
ازاں نورش شدہ باطن حضورم

ترجمہ:۔ مجھ کو اس کے نور سے جدا مت کر میں اس کے نور کا نور ہوں۔ اس کے نور کا نور ہوا ہوں میرا باطن حضوری بن گیا

نہ نورش نور شد عین العیانی۔
نماندہ بیں زاں عین العیانی

ترجمہ:۔ اس کے نور سے نور ہوا میں اس کی حقیقت کی شعاع ہوں۔ ہمارے درمیان میں فرق نہیں رہا میں اس کا عین ہوں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ

اللہ تعالیٰ ارض و سماوات کا نور ہے اس کے نور کی مثال۔

ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے:۔

خُلِقَتِ الْعُلَمَآءُ مِنْ صَدْرِیْ وَخُلِقَتِ السَّادَاتُ مِنْ صُلْبِیْ وَخُلِقَتِ الْفُقَرَآءُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔

Marfat.com

"عالم میرے لیے، سادات میری بھیڑ اور فقرا نور الٰہی سے پیدا ہوئے۔"

پھر حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:۔

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ۔

"فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔"

دوسرے جسم حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رُوح مبارک کی ہم مجلس ہوئی۔ اس مقام میں رُوح کو مراتب اَمر نصیب ہوئے اور اولی الامر بن گیا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا۔

"تجھ سے رُوح کی بابت پوچھتے ہیں سو کہہ دے کہ روح میرے رب کا اَمر ہے اور یہ کہ ہم نے بہت کم علم عطا کیا ہے۔"

تیرے جثّہ جسم مقام سمع اللہ فنا فی اللہ استغراق معراج اور ملازم وہم صحبت حضور سید یوم النشور علیہ الصّلوٰۃ والسلام ہو اور ہمیشہ مدینہ منورہ میں روضہ مبارک کے اندر معتکف ہو یہ مراتب:۔

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا

"مرنے سے پہلے مر جاؤ۔"

کے ہیں۔ جب اس مرتبے پر پہنچ جاتا ہے تو پھر جس وقت جس مقام کی طرف متوجہ ہوتا ہے اُسے عین العیان سے دیکھ لیتا ہے اور خواب اور مراقبہ کی نسبت زیادہ غالب ہوتا ہے اور خواب سے مراقبہ بڑھ کر ہوتا ہے جس طرف دیکھتا ہے عین بعین دیکھتا ہے ؎

ہر کرا باطن عیاں بادل نظر
ناظران بے بندگی بیند نظر

Marfat.com

قفل کا کھل جانا

جو شخص ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے وہ ایک دم ایک مراقبہ اور ایک غوطہ سے جو وجود میں لگاتا ہے تو پھر اسرافیل کی کرنا اور شور قیامت سے ہی اگتا ہے۔ اس بات پر تعجب نہ کر گو وہ کیسا ہی مستغرق ہو پھر بھی وقتی نماز باجماعت ادا کرتا ہے اور وقت کو ہاتھ سے نہیں دیتا۔ بدن پر شریعت کا لباس پہنتا ہے اور شریعت میں ہی کوشش کرتا ہے۔ اسم اللہ ذات کے تصور کی چابی سے ہر مقام کے قفل کو کھول سکتا ہے اور ہر مقام کے قفل کھولنے سے دونوں جہان کا تماشا دیکھ سکتا ہے اور دکھلا سکتا ہے۔ اس کے لیے یہ بات کچھ بھی مشکل نہیں بلکہ بالکل آسان ہے لیکن حقیقی مسلمان اور عارف باللہ فقیر ہونا مشکل ہے۔ حقیقی مسلمان اس شخص کو کہتے ہیں جسے جانی تصدیق حاصل ہو۔

فقیر عارف باللہ کی اقسام

فقیر عارف باللہ تحقیقی اور عین العیانی دو قسم کا ہے:۔

عین العیانی میں اللہ تعالیٰ کی صفات کے ادنیٰ مرتبے ہر ایک میں کم و بیش پائے جاتے ہیں اور عین العیانی ذات کو مشاہدہ اور استغراق نصیب ہوتا ہے اس کی نفسانیت دنیا میں مردہ پڑی ہوتی ہے اور رُوح نور ذات حق کے حضور میں ہوتی ہے۔

کامل قادری کی صفات

قادری کامل مرشد طالب اللہ کو ایک ہفتہ یا پانچ روز میں ذات و صفات کے

Marfat.com

تمام ظاہری و باطنی مقامات ۔ خزائن الٰہی بلا محنت و مشقت اسم اللہ ذات کے تصور سے طے کراتا ہے اور پہنچا دیتا ہے اگر وہ یہ نہیں کر سکتا تو خام اور نا تمام ہے ۔ طالب اللہ پہ فرض عین ہے کہ مرشد خام سے جدا ہو جائے اور کسی کامل مرشد قادری سے تلقین حاصل کرے ۔

کامل قادری کی نشانی

کامل قادری مرشد وہ ہے کہ سالہا سال کی خلوت و ریاضت سے ایک لحظہ کی نگاہ بہتر ہے اور وہ قرب اور وصال الٰہی تک پہنچا سکتا ہے ۔ مرشد کامل کی ایک مرتبہ کی توجہ ہزاروں ورد و وظائف اور ذکر فکر سے بہتر ہے ۔

مجاہدہ اور مشاہدہ

جاننا چاہیئے کہ مرشد مجاہدہ اور قرب الٰہی میں ہوتا ہے اور اسے مشاہدہ بخشتا ہے ۔ صاحب مشاہدہ کوئی مجاہدہ نہیں کرتا کیونکہ مجاہدہ مشاہدہ کی خاطر ہوتا ہے ۔ جو شخص معرفت ، قرب اور مشاہدہ الٰہی تک پہنچ جاتا ہے وہ ایک دن بھی مجاہدہ نہیں کرتا ۔

طالب قادری کی منزل

جاننا چاہیئے کہ تمام ظاہری اعمال ، تمام ذکر فکر ، تمام اعمال باطنی اور تمام مجاہدہ وغیرہ مشاہدہ میں منکشف ہوتا ہے اور عین بعین دیکھتا ہے اور دکھاتا ہے مستی ، سکر ، صحو ، قبض ، بسط بھی اس سے دُور رہے اور اسے جمیعت ، معرفت ، اور قرب کی وجہ سے ہوشیاری نصیب ہوتی ہے کیونکہ سونا بمنزلہ مجاہدہ اور خواب

Marfat.com

بمنزلہ مشاہدہ ہوتا ہے۔ کامل طالب قادری کھانے پینے سے پیٹ کو پُر کرتا ہے اور حد سے زیادہ کھاتا ہے اور نیز مراقبہ اور خواب میں معرفت اِلَّا اللّٰہُ اور مجلس محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا فیض و فضل ہے۔ اور مرشد کامل رفیق باتوفیق ہے۔ اسم اللہ ذات کی توحید، توجہ، تفکر، تصرف اور تصوّر کی چابی جس کے ہاتھ ہو وہ جس مکان کی طرف متوجہ ہوتا ہے اُسی کا تالا کھل جاتا ہے۔

مرد مرشد برد طالب را نظر
طالب انسان نباشد گاؤخر

ترجمہ:۔ کامل مرشد طالب کو ایک نظر میں پہنچا دیتا ہے۔ طالب خدا انسان گدھا بیل نہیں ہوتا۔

چو از مرشد حاصل شود توحید رب
معرفت توحید از مرشد طلب

ترجمہ:۔ جب تجھ کو مرشد سے اللہ کی توحید کا علم حاصل ہو جائے اس کے بعد مرشد سے توحید کی معرفت طلب کر۔

Marfat.com

ناقص و کامل پیر اور صادق کاذب مُرید کی تشریح

مرشد کامل اور مرشد موصل میں فرق

کامل مرشد میں نوصفات کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ یہ دو قسم کے ہوتے ہیں:

۱۔ مجذوب سالک

۲۔ سالک مجذوب

ان دونوں ہی سے تلقین حاصل کرنے سے آخر طالب مردود ہو جاتا ہے یعنی اگر اسے ترقی ہوتی ہے تو دنیاوی مراتب اور عزت و جاہ میں۔ ایسے لوگ دنیا کو گمراہ کرتے ہیں۔

مرشد کامل محبوب القلب کو قربِ الٰہی سے نہ سکر ہوتا ہے نہ حال نہ مستی نہ قال نہ خام خیال وہ ہمیشہ باجمعیت ہوتا ہے اور مقرب الحق، عارف باللہ اور صاحبِ وصال لازوال ہوتا ہے۔

اگر مرشد موصل اور طالب واصل ہو تو دونوں بے حاصل ہیں انہیں کشف غنا، نفسانی خواہش، خود پسندی تکبر نصیب ہوتا ہے۔

Marfat.com

مرشدوں کے مراتب حسب ذیل نظم میں شمار کیے ہیں ۔ ؎

کامل و اکمل عارف و نور الہدیٰ
جامع صاحب ہدایت ہادی مشکلکشا

ترجمہ :۔ عارف کامل و اکمل ہدایت کا نور ہوتا ہے تمام ہدایات اسمیں جمع ہوتی ہیں ہدایت دینیوالا مشکلوں

طالباں را دستگیر و برد وحدت با نظر
راز بخشد بیریاضت طالبانش بہرہ ور

ترجمہ :۔ طالبوں کی مدد کرتا ہے اور نظر کیمیا اثر سے مقامِ وحدت میں پہنچا تا ہے ۔ بغیر ریاضت و مجاہدے کے راز د

ابتدا لاہوت برد انتہا بالا مکان
عین العیانش عین دہد با آنجہان

ترجمہ :۔ طالب کو شروع میں ہی لاہوت میں پہنچا دیتا ہے اس کا آخر لامکاں میں ہوتا ہے ۔ اس جہان میں طالب

باہو بہر از خدا حق رہبری حق راہبر
طالب مثل است موسیٰ مرشد باشد خضر

ترجمہ :۔ باہو خدا کی طرف سے رہبری کا حق راہبر کا حصّہ ہے طالب موسیٰ علیہ السلام کی مثل ہے اور مرشد حضرت خضر علیہ السلام کی مثل ہوتا ہے ۔

ابتدا و انتہا فقر کیا ہے ؟

ذکر ، فکر ، مراقبہ ، مکاشفہ ، ورد ، وظائف ، دعوت علم ، ہر ایک علم یعنی علم تلاوت قرآن ، علم تفسیر ، علم تاثیر ، اسم اعظم عمل میں لانا اور صفات کے تمام مراتب ، طبقات اور درجات ابتدا و انتہا فقر ہے ۔ اور فقر کو معرفت ، جمعیت اور تلقین حاصل ہوتی ہے ۔ ابتدا اور انتہا سے یہ مراد ہے کہ لاہوت اور لامکان سے شروع ہو کر دریائے توحید میں غرق ہو کر فنا فی اللہ ہو جائے ۔ جو شخص نور توحید کے دریا میں غرق ہوتا ہے وہ پھر اس سے نکل نہیں سکتا ۔ یہ مراتب جمعیت کا مقام ہے اس میں

Marfat.com

انسان کو ایسا رہنا چاہیئے جیسے پانی میں مچھلی۔ ؎

عزق توحیدش بدریا چہ آری خطاب
چوں حباب از خود تہی شد گشت آب

ترجمہ:۔ اس کی توحید کے دریا میں عزق ہونے والوں کو تو کیا کہے گا تو اس کی مثال ایسے ہے کہ جیسے بلبلے کی ہوا نکل گئی تو بلبلہ پانی ہو جاتا ہے۔

پانچ اشیاء کا حصول

جاننا چاہیئے کہ بہت سے طالب شیطان کے بھیجے ہوئے جاسوس ہیں اور صادق مرید ہزاروں میں سے کوئی ایک آدھ ہے۔ صاحب سجادہ کے لیے پانچ اشیاء ضروری ہیں وہ یہ ہیں:۔

۱۔ نفس سے آزاد ہونے کا سجادہ سادہ۔

۲۔ راہ پر استقامت اختیار کرے۔

۳۔ شراب نہ پیئے۔

۴۔ کمینے اور حرام زادے اشخاص کی صحبت سے اجتناب کرے۔

۵۔ دوست بایقین ہو اور نام الٰہی پر سچا ارادہ رکھتا ہو ؎

شد مریدش صادق با بایقیں
خاکپا مژگان کند از محی دین

ترجمہ:۔ غوث اعظم کا مرید یقیناً مرید صادق ہوتا ہے کہ اپنی پلکوں کو غوث اعظم محی الدین جیلانی کے قدموں کی خاک بنا دیتا ہے۔

طالب اللہ کے لیے دس صفات کا حصول

جاننا چاہیئے کہ طالب اللہ میں دس صفات ہونی چاہئیں:۔

۱۔ باادب ہو۔

Marfat.com

۲۔ باحیا ہو۔
۳۔ طلب خدا رکھتا ہو۔
۴۔ نفسانی خواہشات کا تارک ہو۔
۵۔ ماسوی اللہ کو تین طلاق دے۔
۶۔ مرشد کی طاعت میں رہے۔
۷۔ خدا کی راہ میں جان تک قربان کر دے اور مال برضا و رغبت خرچ کرے
۸۔ ہمیشہ خاموش رہے سوائے مرشد کی اجازت کے ظاہر و باطن میں کوئی کام نہ کرے۔
۹۔ باشعور اور اس کے باطن میں فت اور قرب الٰہی کے لائق ہو۔
۱۰۔ زندہ دل اور مردہ نفس ہو۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:۔

اَلطَّالِبُ عِنْدَ الْمُرْشِدِ کَالْمَیِّتِ بَیْنَ یَدَیِ الْغَاسِلِ۔

"طالب مُرشد کے ہاتھ میں اس طرح ہوتا ہے جیسے مردہ غسل دینے والے کے ہاتھ میں۔

جو طالب ان صفات سے موصوف ہے وہ تمام باطنی خوبیاں حاصل کر لیتا ہے اور عارف باللہ، واصل، اہلِ تصوّر، تصرف، فنا فی اللہ اور ہمیشہ اسم اللہ ذات میں غرق رہتا ہے۔ جس میں یہ اوصاف ہوں اسے ورد و ظائف اور دعوت پڑھنے، اچھا برا وقت پہچاننے، ستاروں کو گننے، بروج کا حساب کرنے، دائرے اور نقوش کو پُر کرنے، بادشاہوں کو تسخیر کرنے، جفر کے نقش، دور مدور، بدل قفل، رجعت اور موکل، جن اور رجال الغیب کو رجوع کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ جو فقیر صاحب تصوّر تصرف ہے اور اسم اللہ ذات کے تصور کی چابی اس

Marfat.com

کے پاس ہے وہ ہر مطلب کا قفل کھول سکتا ہے اور سخت سے سخت مشکل حل کر سکتا ہے اور آسان معلوم ہوتی ہے۔ اس قسم کے مراتب والے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق حاصل ہوتی ہے جس طرف توجہ کرتا ہے اُس کا کام بن جاتا ہے۔ ایسے شخص کو ریاضت، چلّہ اور خلوت کی کیا ضرورت ہے کیونکہ جس کی الٰہی تلوار ہے اس کی بات کن کن سے ہوتی ہے۔ وہ جس چیز کو کہتا ہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے ہو جا، ہو جاتی ہے۔ ایسے آدمی کو ریاضت کی ضرورت نہیں۔

لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ

"فقراء کی زبان اللہ کی تلوار ہوتی ہے۔"

مطلب یہ کہ یہ قدرتی تلوار قیامت تک باز نہیں رہتی۔ یقین ہے کہ بادشاہ کا حکم قیامت تک رہے گا اور فقیر کا کہنا اس سے بھی آگے تک اور اہل ایمان کو بہشت میں پہنچا دیگا۔

ارشاد نبوی ہے:۔

حُبُّ الْفُقَرَآءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ

"فقراء کی محبت جنت کی کنجی ہے۔"

فیقر کی دو شقیں ہیں:۔

۱۔ ورد، وظائف، تلاوت اور ذکر و مذکور میں مشغول ہونا۔ اس کو ذاکر کہتے ہیں۔

۲۔ اللہ تعالیٰ میں مستغرق ہونا، فنا فی اللہ ہونا، مشاہدہ اور حضور میں ہونا۔ جب ذکر و فکر سے گزر جاتا ہے تو پھر مستغرق فی اللہ ہوتا ہے اور مشاہدہ حضور اور توحید تک پہنچتا ہے۔

Marfat.com

دعوت کی تشریح

دعوت پڑھنے کے فوائد

جو کچھ قرآن مجید میں سے جانتا ہے پڑھے، جو شخص دعوت کا عامل ہے وہ عامل کامل، مکمل اکمل، نورالہدیٰ، جامع نورالہدیٰ، صاحب امتحان، نفس پر غالب، شیطان پر قاہر، جنونیت اور فرشتوں پر زبردست، صاحب توفیق، مقرب رحمٰن، انبیاء اور اولیاء کا ہم نشین ہوتا ہے اور اسے ولایت، غوث، قطب وغیرہ کا ہر ایک مرتبہ، مطلب اور منصب حاصل ہوتا ہے اور ولی قطب وغیرہ اس سے تلقین حاصل کرتے ہیں اور اولیاء پر غالب اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہمصحبت ہوتا ہے۔ یہ ہیں دعوت کے مراتب، دعوت کے عامل کے قبضے میں اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق ہوتی ہے اور سب اس کے حلقہ بگوش غلام ہوتے ہیں۔ اس پر نہ تعجب کر نہ نکتہ چینی کر اور نہ ہی انکار کر کیونکہ یہ مراتب دعوت کے عامل کو قرآن مجید

Marfat.com

کی آیات، کلمہ طیبہ اور اسم ذات اللہ کے تصوّر کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔ جو شخص اس ترتیب سے دعوت پڑھنا نہیں جانتا۔ بہتر ہے کہ وہ نہ پڑھے تاکہ رجعت میں پڑھ کر دیوانہ و مجنون ہو کر جان خراب نہ کرے۔ ناقص کے لیے اس کا پڑھنا جائز نہیں۔ جب ناقص پڑھتا ہے تو فرشتہ مؤکل، جنونیت، روحانیت اہل قبور نہ اسے سونے دیتے ہیں نہ کھانے اور نہ آرام کرنے دیتے ہیں۔ شب و روز وہ اس کی نظر میں غالب اور لوگوں کی نظر سے غائب ہوتا ہے اور خلاص نہیں ہوتا۔ اگرچہ جان بلب ہو کر توبہ کرے۔ آخر اسے بغیر مطلب حاصل کیے موت نصیب ہوتی ہے۔ ؎

ناقصا گر عاقلی دعوت مخواں
کاملا دعوت بخواں رو در مکاں

ترجمہ:۔ اے ناقص اگر تو عقلمند ہے تو دعوت مت پڑھ۔ اے کامل تو دعوت پڑھ کر مقام و مرتبہ حاصل کر۔

واز ہر علم خواندن بدعوت سخت تر
لائق دعوت بود صاحب نظر

ترجمہ:۔ تمام علوم کا پڑھنا دعوت پڑھنے سے زیادہ سخت ہے۔ صاحب نظر ہی دعوت پڑھنے کے لائق ہوتا ہے۔

دعوت یک دال باشد لازوال
دعوت یک دم بر آید با وصال

ترجمہ:۔ دعوت لازوال کی طرف راہنما ہوتی ہے۔ دعوت فوراً واصل باللہ کر دیتی ہے۔

دعوتے باشد حضوری واز قبور
ہر امر آمر شود اہل الامور

ترجمہ:۔ دعوت پڑھنے والا اہل قبور کو حاضر کر لیتا ہے اہل الامور پر ہر امر و معاملہ میں حکم چلانیوالا ہوتا ہے۔

دعوتے بہتر بود حق راز بر
ہر سخن اورا شود تاثیر تر

ترجمہ:۔ دعوت بہت بہتر ہوتی ہے اللہ کے راز تک پہنچاتی ہے اسکی ہر بات میں بہت زیادہ اثر ہوتا ہے۔

Marfat.com

کامل اہلِ دعوت کون؟

کامل اہلِ دعوت جس طرف نظر کرتا ہے اسے کسی بات کی حاجت نہیں رہتی۔ ماضی، حال اور مستقبل کے حالات اس پر عیاں ہوتے ہیں۔ یہاں پر عیاں ہے اسے زبان سے پڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔

دعوت کا انتہائی مرتبہ یہ ہے کہ ایک ہی بات کرنے سے مشرق سے لے کر مغرب تک ہفت ولایتوں اور ہفت بادشاہوں کو اپنے قبضے میں لا سکتا ہے اور اس کے ذریعہ طالب و مرید کو حلقہ بگوش غلام کر سکتا ہے۔

دعوت کی نسبت جو کچھ تحریر کیا گیا ہے وہ معمولی اور عام ہے۔ اگر اس کی مکمل شرح کی جائے تو کئی بڑی بڑی ضخیم کتابیں درکار ہوں لیکن بطور مَا قَلَّ وَدَلَّ بیان کیا گیا ہے۔

قرآن مجید تمام کا تمام دعوت ہے اس سے اسم اعظم معلوم کر اور تیس حروف میں سے حرف اعظم ڈھونڈ۔ تاکہ تو دنیا و عقبیٰ میں بے حجاب ہوئے۔ اَللّٰہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

تمّت

طالب دعا
میاں اشرف

Marfat.com

توفیق الہدایت

حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ

297.6
22 ت
9476

Marfat.com